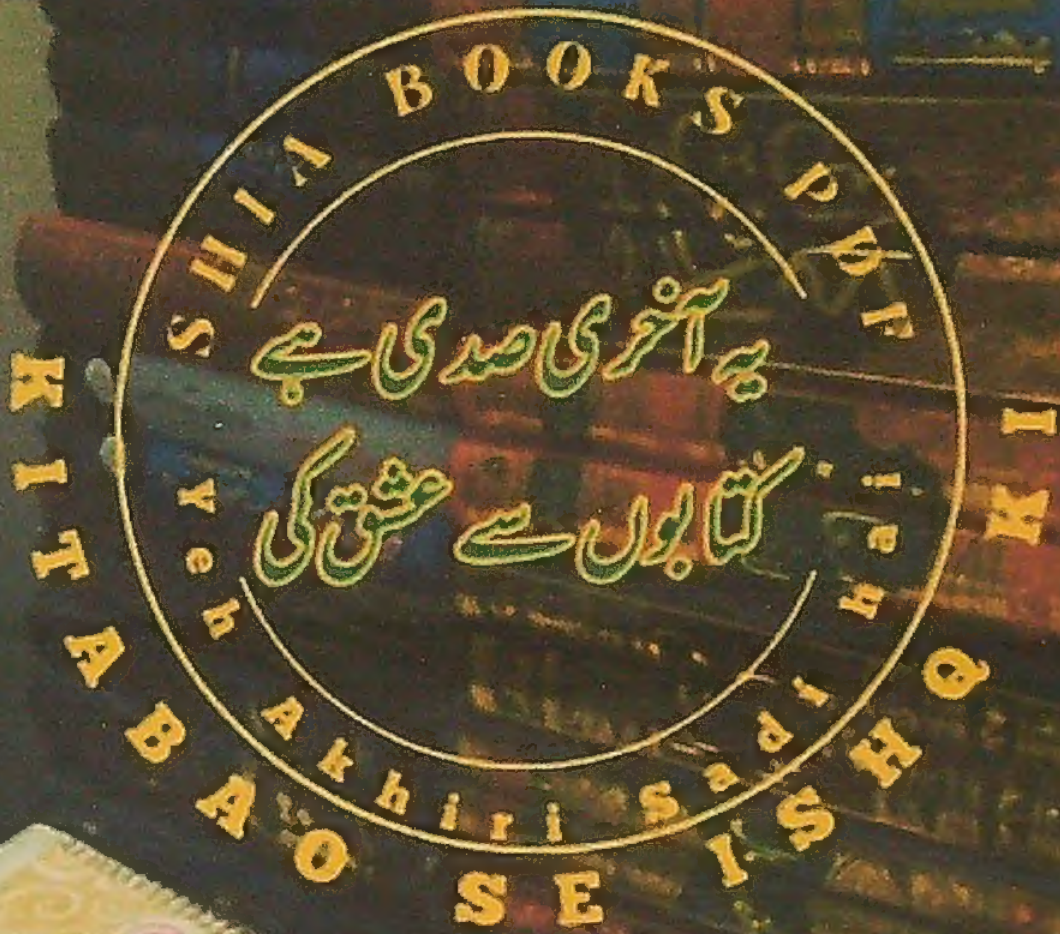


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Shia Books PDF منظر ایللیا



MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

فل جالحق وزيق الباطل ان الباطل كالباطل

رسالة

٢٢

حقیقت مذہب حنفی

بجواب

حقیقت مذہب شیعہ

مؤلفہ

جناب حاجی ذوالقرنین صاحب پریشن کرمانی جعفری
جھنگ سیالوی (سابق حنفی ستی)

جسکو

مینجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور میں

لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں مسموعہ فی پرنٹنگ جھنگ۔ شام کیا۔۔۔

قواعد و ضوابط انجمن تذکرہ المعصومین جہنگ شہر

تمام ضلع جہنگ میں ایک ہی انجمن ہے جو مخالفین مذہب، اہل مذہب، اہل تشیع و اہل سنت
سے جواب دیتی ہے اور اشاعت مذہب شیعوہ کرتی ہے

مقاصد مذہب شیعوہ شیعہ کی اشاعت بذریعہ پختہ کتب، ناپیدہ معصومین علیہم السلام کے
فضائل و مناقب، انصاف، یعنی عدالت، یکساں شہرہ و شائع کرنا، ضلع
جہنگ کے تمام مخالفین مذہب شیعوہ کے اعتراف و اعتراف و جواب دہنا، عید نور و عید غدیر و غیرہ
اور عزاداری سید الشہداء، حسین و علیؑ لعلہ کا حسن عقیدت و مذہب و شوق

سنانا اور ترقی دینا مسابہ و مہم بارہ آہو رکھنا۔

قواعد و ضوابط اس انجمن کا ایک شیعوہ مومن کم سکھ ۲۰ رہا ہوا پر ممبر ہو سکتا ہے۔ وہ
خطام اور رسالت کرام کی تصدیق، ہر ایک پیدہ صاحب کا فرض ہے کہ وہ مذہب اہل حق
اشاعت کرے ۱۲۔ انجمن مذہبی اور تبلیغی ہے پولیس معاملات سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔

۱۳۔ انجمن علمائے کرام شیعوہ مشن جہنگ، یعنی افلاطون زمان و ارسطو سے دور اور محققین
و رئیس المناظرین مولانا موسیٰ امیر الدین صاحب کھوکھڑا اور محقق لٹرائی و عالم دینی جناب مولانا
موسیٰ و حکیم و تاتہ علی محمد صاحب کی رہنمائی میں ہے۔ انجمن کے تمام رسالے اور اشتہار
و کتب انہی زیر نظر و اتہام سے شائع ہوتی ہیں ہر ایک شیعوہ مومن کا اس انجمن کو مدد دینا
میں فرض ہے۔

اعلان۔ تمام ذمہ دارین اور امانت دارین جو جہنگ و غیرہ اور باعث احمدیہ کی درجہ
سلام کے کسی حوالہ کو مذہب شیعوہ میراث عشق یا قناریہ کی کسی شہادت یا حق و کلمہ
و شیعہ یا قناریہ یا پسرہری ان مذکورہ معصومین جہنگ شہر سے جواب دہ صاحب پار
سکتا ہے۔ سبونی قبل ان تصدیق یہ جاری تمام ثابت ہے

راقم سید حسن سکرری انجمن تذکرہ المعصومین جہنگ شہر

حقوق محفوظ ہیں کھردم نہرو
 قل جاء الحق وذهى الباطل ان الباطل كان زهوقا
 FRIDAY
 No. 412

رسالہ حقیقت مذہب حنفیہ

بجواب

حقیقت مذہب شیعہ

جس میں ملاقاتی ثم ذری آبادی کے رسالہ حقیقت مذہب شیعہ حصہ اول کا جواب صواب
 و مدلل کتاب التمداد اعدا میث صحیحہ اور فہرستہ سے یالیہ مذہب حنفی کا اثبات ہے

مؤلف

جناب حکیم و مالکراجی نورین صاحب صابر پشہ حنفی بلانی سابق سنی
 جنگ سیاوی مصنف کتب نوحہ

صاحب الارشاد جناب یحییٰ صاحب نقوی البخاری سکریٹری انجمن تدارک المعصومین
 جنگ شہر و مومنین از کانسند

ملنے کا پتہ

بینچر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغلی

قیمت

تعداد ۱۰۰۰

بار اول

تقریب صد اقس خطی

ازما یجناب عمدۃ العلماء العظام زبدۃ الفقہاء الکرام
فاضل اجل محقق بیدل کاسر اعناق الملحدین مؤتمن امان
الشیاطین استاذ المناظرین مولانا مولوی مرزا احمد علی صاحب
الامرتسی الکربلائی
باسمہ شریف

بسم اللہ ولہ الحمد والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد والہ
میں نے رسالہ اشرفیہ حقیقتہ مذہب خفیہ بحجاب حقیقتہ مذہب شیعہ مؤلفہ
حمید القزائب جناب ڈاکٹر حکیم حاجی نور حسین صاحب مبارک مقلات مدید سے
دیکھا۔ ماشاء اللہ ڈاکٹر صاحب کی ہر نئی تصنیف پہلی پر فوقیت رکھتی ہے اور
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں حمایت مذہب حق میں غیب سے تائید ملتی ہے۔ اس
رسالہ میں ڈاکٹر صاحب نے خوب جولانیاں دکھائی ہیں اور اپنے کلمے مخالف کو
جگہ جگہ پر پکھاتا ہے۔ خداوند عالم انکے علم میں ترقی دے اور انکی خدمت کو
قبول فرمائے۔

مرزا احمد علی الکربلائی - لاہور
موسیٰ دروازہ - کجورگی

مطبوعہ کوپریٹرز پرنٹنگ شپم پریس لاہور باہتمام میاں فیروز الدین صاحب نمبر

بسم الرحمن الرحيم

مہرِ سید

DIJ PRINT

No. 422

الحمد لله الواحد الصمد - والفرد المائم السرمد - والقائم لا بعد ليس
له صاحبة ولا ولد - لم يلد ولم يولد - ليس لسلطانة امد جاكم قبل
الانل وبعد الابد لا يشاركه في امره احد - القاهر مجنود لا يحصيه
عدد - والصلاة على خير خلقه سيدنا محمد والحمدود الاحمد - المحصو
ببلاده بين الاعداء - والمعتوك حرمة حرمة الشريف بيد الاستقيام
روهاية نجدية - وعلى وصية على سيد الاوصياء وعلى الالاتقيا
الى يوم الجزاء انا بعد

خادم العقلمن حاجي وداکتر نور حسین جعفری کربلائی جنگ سیلوی سابق سنی
سنی خفی براوردان ایسانی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یہ اظہر من الشمس ہے -
کہ شیعہ اور سنی کا بھگڑا - مباحثہ و مناظرہ مذہبی تیرو سو سال سے چلا آتا ہے اور
جب تک ظہور امام صاحب العصر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ ہو لے یہ تفرقہ
مجادلیوں ہی ہوتا رہے گا - امن پسند و صلح کل مسلمانوں نے ہر چند کوشش کی
کہ شیعہ اور سنی کا اتفاق و اتحاد ہو جائے مگر اجتماع صدیق کا ملنا محال و مشکل ہے
لیکن یہ کوشش بے فائدہ و بے سود رہی - شاید اس مصاحت و موافقت کا
کچھ اثر ہو بھی جاتا مگر نیم ملاں خطرو ایمان اور اپنی کمائی کھانے والے پیر و مرشد
دو مسلمان فرقوں کو ہرگز نہیں ملنے دیتے - ان دونوں کو لڑا کر اپنا پیٹ پالتے رہتے
ہیں اور مذہب شیعہ سے عوام الناس کو بدظن کرنے کے واسطے سینکڑوں فترو
تمت وستان باندھتے ہیں اور کفر کا فتوے لگا کر خاندان رسالت صلعم کی تہذیبی

و محبت سے پھرتے ہیں۔ حالانکہ تمام فرقے اسلام میں صرف مذہب امامیہ فرقہ شیعہ ہی ناجید ہے جس کے اصول و فروع میں مطابق کتاب اللہ و سنت حضرت ہیں اور یہ مذہب مخصوص من جانب اللہ ہے۔ باقی تمام مذاہب جتنا سے رکائات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات حسرت آیات کی صدیوں بعد پیدا ہوئی اور بادشاہان اسلام کے ایما و خواہش سے مسائل گھڑے گئے اور قاضی مقرر ہوئے لوگوں نے اناس ملے دین ملو کہم ان مولویوں اور قاضیوں کو رب علم شاہی سے اپنا پیشوا و امام بنالیا رفتہ رفتہ یہ فتنہ محض مولوی آمکدین مشہور ہوئے۔ جیسے ضعیف شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اشعری وغیرہ حالانکہ انکی اطاعت و تقلید نہ فرض ہے نہ سنت اور جو اصلی و ارثان اسلام اولاد سید الانام علیہم الصلوٰۃ والسلام مخصوص مامور من اللہ تھے۔ انکو لوگوں نے پھوڑ دیا اور بادشاہان اسلام بنی امیہ و بنی عباس نے انکو شیعہ کہہ کر اولاد تاکہ اصلی مذہب اسلام مٹ جائے اور بادشاہی مذہب و معاویہ شاہی اسلام جاری ہو۔ سو یہ لوگ حقیقی اسلام سے کومیوں دور جا پڑے۔ انہوں نے اپنی اجتہاد اور رائے سے نیا اسلام جاری کر لیا یہ امر مسلم ہے کہ حقیقی اسلام کی بنیاد توحید پر منحصر ہے۔ اسی توحید کی کشن کیواسطے ایک لاکھ چوبیس ہزار سے کم پیش انبیاء و مرسلین علیہم السلام و اوصیائے خاتم مبعوث ہوئے۔ اسی توحید و معرفت الکی جلشائہ کو جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھیلا دیا۔ اسی توحید و عرفان کے واسطے نسل بعد نسل بارہ آمنہ المبارکات سیدالابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مامور من اللہ ہوئے۔ پس اسلام کی اصل جڑ توحید و معرفت پاک پر دروگار ہے اور یہی اسلام کا سب سے بڑھ کر دعویٰ ہے۔ اس مذہب میں دیگر مذاہب کی نسبت حقیقی و خالص توحید و معرفت خداوند کریم ہے۔ باقی تمام مذاہب۔ آریہ۔ سناتن۔ یہود۔ نصارے۔ پیارسی موجد حقیقی نہیں۔ پس اسلام کے فرقوں میں جس مذہب فرقہ میں اصلی توحید و معرفت و شان الوہیت کے انوار چمکتے ہوں۔ وہی مذہب کامل حق پر ہے اور جس

مذہب و فرقہ میں توحید و معرفت و شان ربانی میں گڑبڑ اور نقص ہو وہ مذہب نامہ باطل ہے۔ ہر ایک مذہب کے پرکھنے کے واسطے یہی معیار صداقت ہے اور اصلی کوئی کلام اللہ ہے۔ دین اسلام میں اس زمانہ میں بہتر فرقے موجود ہیں اور ہر ایک فرقہ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ کتاب اللہ و سنت کا پابند ہے اور فرقہ ناجیہ ہے۔ مگر ان میں سے دو بڑے مشہور فرقے شیعہ و سنی ہیں اور باقی فرقے سب کے سب انہی شاخیں ہیں۔ اب ہم شیعہ اور سنی کی توحید و معرفت شان الہی و شان رسالت پناہی کا مقابلہ مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ خود نظر انصاف سے غور کریں گے کہ ان دونوں فرقوں میں سے موثق حقیقی کون ہے اور کون فرقہ حقیقی اسلام پر ہے اور کون فرقہ اسلام سے دور ہے اور صرف زبانی دعوے کرتا ہے جس مذہب میں کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی معرفت ہی نہ ہو وہ زبانی دعویٰ کر کے خاک مسلمان بن سکتا ہے۔ اور حقیقی اسلام کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

نوٹ۔ حقیقی اسلام اور ہے اور مروجہ اسلام اور ہے تمام اسلامی فرقہ توحید و رسالت کے قائل ہیں اور پابند صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ ہیں وہ سب مسلمان ہیں کوئی شرعی دلیل انہو اسلامی مشین و قومیت سے خارج نہیں کر سکتی اگر بنا و شرائط اسلام کلمہ توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج و زکوٰۃ سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور کسی معمولی گنا پہلا ملتا ہے اور اس کے معاونین کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ تو فرمایئے پھر اور شرائط اسلام کیا ہیں۔ جسے کوئی شخص مسلمان ہو سکے۔ اگر گناہ صغیر و کبیرہ کے باعث ہم میں سے مسلمان کافر ٹرائے جاتے ہیں۔ تو غور فرمایئے وہ مسلمان جو فرض نماز۔ روزہ۔ حج و زکوٰۃ کے تارک ہیں اور ہندوستان پنجاب میں انہی تعداد کو درود تک ہے۔ دائرہ حدیث و احادیث میں۔ شراب پیتے ہیں مسلمانوں پر بے جا ظلم کر کے مقتول کرتے ہیں۔ اور فرقہ فساد مچاتے ہیں یہ مسلم نہیں وہ کس تاویل سے کفر سے بچائے جاسکتے ہیں۔ پس ملا ملتان اور دوسرے علماء احناف کو مسلمانوں پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں ذرا ہوش سے کام لینا چاہیئے۔

اصول دین پانچ ہیں۔ توحید۔ عدل۔ نبوت۔ امامت۔ قیامت۔ یہی جزو ایمان
دار کا نام اسلام ہیں۔ ان میں سے ایک کا بھی انکار ہو تو کوئی شخص مومن نہیں کہلا
سکتا۔ سب سے پہلا اصول و بنائے ایمان و اسلام و دین و قیم توحید و معرفت
ذات الہی جل شانہ ہے

۱۔ امدتِ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی ثنائی نہیں۔ خدا کی ذات کے لائق آٹھ صفات بتوتیہ ہیں۔ فستیکم۔ قلندر۔ عالم۔ حی۔ مرید صاحب ارادہ۔ مدد رک نما ہر وبال من ہر چیز کا جاننے والا۔ متکلم۔ صاوق۔ اور آٹھ صفات سلبیہ ہیں۔ جو خدا کی ذات کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں وہ بے مثل ہے۔ مرکب نہیں جو ہر نہیں۔ عرض نہیں۔ عرش پر نہیں وہ لامکاں ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اس کی ذات پر حلول نہیں کہ کسی چیز میں سما جاوے یا اوتار بنکر آئے یا روپ سروپ بدلتا رہے۔ محل حدوث نہیں کہ ہمیشہ بدلتا رہے۔ وہ مری نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اس کا دیدار محال و مشکل امدنا ممکن ہے کیونکہ وہ مجسم نہیں۔ صورت نہیں۔ محدود نہیں۔ مکانی نہیں۔ زمانی نہیں۔ محتاج نہیں وہ بے نیاز ہے۔ صفات زائد اس کی ذات پر نہیں سب صفات اس کی عین ذات ہیں۔ وہ ازلی خالق مالک رازق ہے نہ اس کا باپ ہے نہ ماں نہ بیٹا نہ بھائی نہ اور کوئی رشتہ دار ہے ۲۔ امدتِ تعالیٰ انصاف اور عادل ہے اس کی ذات برائی سے پاک ہے

مذہب سنی میں تو حید معرفت الہی حل شانہ مذہب سنی حنفی۔ الحمد للہ

میں قرآن شریف کے بعد یہ کتابیں زیادہ مستند و متبرمجہ لگی ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح
الکتاب بعد کتاب اللہ الباری، صحیح مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ
مسند امام احمد، منہل موطا امام مالک، تفسیر مفہم التفسیر، تفسیر و منشور سیوطی

تفسیر آیتان تفسیر کبیر - فقہ اکبر - شرح عقائد نسفی وغیرہ - ہایہ - در مختار - فتاویٰ علیہ السلام
فتاویٰ تھانی خاں - شرح وقتیہ وغیرہ - مذہب سنی - حنفی - المحدث اور مرزائی
احمدی کا اسلام انہی پر منحصر ہے اور یہی سند پیش کرتے ہیں - سو میں انکی
چند معتبر کتب احادیث سے توحید و معرفت الہی پیش کرتا ہوں - منصف مزاج
مقابلہ کریں -

۱۔ اللہ تعالیٰ کا قدم دونخ میں - دونخ لوگ دونخ میں ڈالے
جائیں گے - لیکن دونخ یہی کتنی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے - اس کا پیٹ
نہیں بھرنے کا، یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم (رجل) اس پر رکھ دے گا
اس وقت کہے گی بس بس (میں بھر گئی) تفسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری - کتاب التفسیر
سورق - پارہ بیواں ص ۳۲ - مطبع احمدی لاہور - سطر ۵ - وص ۲۴ - العلم ترجمہ صحیح مسلم
مطبع صدیقی لاہور جلد ۶ ص ۲۶۳ و ص ۱۶۲۶ باب جہنم -

۲۔ اللہ تعالیٰ کی صورت - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے (العلم ترجمہ صحیح مسلم
مطبع صدیقی لاہور باب النبی عن ضرب الوجه جلد چھ ص ۲۵۲ و ص ۲۵۲ مشکوٰۃ
کتاب الادب - باب السلام ص ۳۱۹ - انزیری ۲)

۳۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ - انگلیاں - چہرہ - کمر - منہ - منحنی - قبضہ
آکھ - کان - قدم - پندلی - پہلو - سب اعضا ہیں سکناک صرف نہیں - بخاری کتاب
التفسیر سورہ ہود پ ۲۴ - پ ۲۹ - پ ۲۶ - پ ۱۳ - پ ۲۴
العلم ترجمہ مسلم ص ۳۴۹ - مشکوٰۃ باب دولۃ اللہ و حشر

۴۔ اللہ تعالیٰ کی کمر - اللہ تعالیٰ جب سب مخلوقات پیدا کر چکا
اس وقت جسم مجسم ہو کر اٹھ کھڑا ہوا - اور پروردگار کی مکر تمام لی - اللہ تعالیٰ نے
فرمایا لیکن یہ کیا کتاب ہے الخ تفسیر البدی ترجمہ صحیح بخاری پارہ بیواں ص ۳۴ - کتاب

التفسیر الذین کفرو۔ مطبع احمدی لاہور

۵۔ اللہ تعالیٰ کی پندلی۔ قیامت کے دن پروردگار اپنی پندلی کھولے گا۔ ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت اس کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑے گی۔ لوگ رہ جائیں گے رجو دنیا میں رگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے سجدہ اور عبادت کیا کرتے تھے الخ تفسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پٹ ص ۲۵۷۔ کتاب التفسیر والتعلم۔ مطبع احمدی لاہور، المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب البشارت ص ۲۵۲

مشکوٰۃ باب الحشر ص ۱۶۱
۶۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی۔ اللہ جل جلالہ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا کرسی آواز کرے گی جیسے نئے چمڑے کا زین اپنی تنگی سے آواز کرتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دہنی طرف کھڑے ہوئے مشکوٰۃ باب الخوض والشفاعة ص ۱۶۱ تفسیری وغینہ الطالبین پر بغدادی ص ۱۶۳

۷۔ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ عرش آسمانوں میں قبہ کی مانند ہے اور وہ چرچر کرتا ہے اللہ کی عظمت سے جیسے لان سوار کے بوجھ سے رنغ العجا عن سنن ابن ماجہ جلد اول ص ۵۴۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۵۹ جامع ترمذی جلد دوم۔ ابواب تفسیر القرآن سورہ الحديد ص ۲۴۶

۸۔ اللہ تعالیٰ بادل میں تھا۔ اللہ تعالیٰ خلقت پیدا کرنے سے پہلے ایک بلول میں تھا۔ اس کے پیچھے بھی ہوا تھی اور اس کے اوپر بھی ہوا تھی۔ جامع ترمذی جلد دوم ص ۴۰۰۔ ابواب التفسیر

۹۔ اللہ تعالیٰ کا نزول۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جس وقت ایت کا آخر حصہ جاتا ہے۔ پہلے آسمان پر اترتا ہے (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب التہجد۔ باب الدعاء والصلوة من آخر اللیل بخاری پٹ ص ۱۶۱)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ بے ریش جوان ہے۔ عرش پر جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے بیٹھا ہے۔ سنی سنی ہر چیز کو دیکھ اور سن رہا ہے۔ اس کی ذات

تہت فوق میں عرش پر ہے۔ اس کو اختیار ہے جب چاہے جہاں چاہے آئے جائے جس سے چاہے بات کرے جس صورت میں چاہے اپنے تئیں دکھائے کوئی امر مانع نہیں اہلحدیث کا خدایہ ہے۔ (حاشیہ تیسرے الباری ترجمہ بخاری کتاب الاذان تیسرا پارہ ص ۱۰۸ مطبع امدی لاہور)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کے منہ پر نقاب۔ اللہ کے دیدار میں صرف ایک جلال کی چادر حائل ہوگی۔ جو اس کے مبارک منہ پر پڑی ہوگی (بخاری مترجم کتاب التفسیر۔ باب صور مقصورات فی انبیاء ص ۲۳۰۔ العلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۲۴۴۔ جامع ترمذی جلد دوم ص ۳۷۷۔)

۱۲۔ اللہ تعالیٰ امام اور مسلمان مقتدی۔ قیامت کو اللہ تعالیٰ سنت ہوا مسلمانوں کے ساتھ چلے گا۔ اور لوگ سب اس کے پیچھے (العلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی جلد اول ص ۳۷۷ دیکھو)

نوٹ۔ اللہ تعالیٰ کا ہنسا۔ اللہ پھیلاؤ۔ سرگوشی کرنا۔ المشافہ گفتگو کرنا۔ منہ کا نقاب اتارنا۔ باغ میں جلسہ کرنا۔ کتاب لکھنا۔ آنا جانا۔ دوڑنا تعجب کرنا۔ جھانکنا۔ مصافحہ کرنا۔ محوّل و محضّا کرنا اور رونا اور آنسو حضرت صلعم کو اپنے پاس عرش پر بجالانا۔ دیکھو کتاب آئمہ مذہب سنی معہ حوالہ جات ص ۱۰۸۔

دوم۔ مذہب میں شان نبوت { سب مخلوقات کی پیدائش سے اول اللہ تعالیٰ نے نور محمدی و نور علی علیہما الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا۔ جو پیدائش ازل کے وقت سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر و تمجید و تہلیل کرتے رہے۔ اصول کافی نزل کشور ص ۲۴۹۔ ص ۲۵۰۔

۳۔ نور محمد اور نور علی علیہما الصلوٰۃ والسلام نسلاً بعد نسل امداب عابد میں گذرتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک نور بشت پیدا ہوا اللہ میں اور دوسرا نور دنیا امداب کی پشت میں چلا گیا (اصول کافی ص ۲۵۰)۔

۳۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک سے دھڑکے
وغیرہ مشک سے پیانہ خوشبو آتی تھی اور جس درخت اور پتھر کے پاس گزرتے
وہ جناب کو سلام کرتے اور جناب صلعم کا سایہ نہ تھا۔ آپ پر بادل سایہ کرتا تھا۔
اصول کافی ص ۲۸۱

۴۔ سخت اندھی سی رات میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ذریعہ چمکتا تھا۔ جیسا کہ چاند چمکتا ہے (کافی ص ۲۸۲)۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی برکت سے صلب
عبداللہ بن عبد المطلب اور بنی ابی آمنہ بنت وہب والدہ ماجدہ آنحضرت صلعم اور
حضرت ابی طالب علیہم السلام کو تختیاد (اصول کافی ص ۲۸۲)۔

۶۔ اہل مشیہ و خصوص متواترہ کے موافق تمام انبیاء علیہم السلام ابتداءً
عمر سے آخر عمر تک جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ سے عمدہ و سوء معصوم ہیں اور تبلیغ رستہ
و دھرم میں کسی طرح سو و نہیان انکے لئے جائز نہیں۔ ورنہ انکے قول پر کوئی
شخص اکتفا نہ کر سکے گا۔ کتب تواریخ و تفاسیر میں جتنے قصے متضمن خطا و انبیاء
علیہم السلام مذکور ہیں۔ ان میں سے اکثر اہلسنت کے موضوع اور افتراء کئے ہوئے
ہیں۔ یہودیوں کی کتابوں سے انکو لے کر محض اس لئے کہ اپنے خلفائے جو
کی خطاؤں کی اصلاح کریں۔ اپنی کتابوں میں انکا ذکر کیا ہے اور انکے رویں
ائمہ اطہار سے بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سب پیغمبروں سے افضل و زائد ہے۔ آئمہ کمالات منظرہ اتم خدا تھے کمال
عقل۔ دانائی۔ ذہانت۔ قوت رائے۔ عفت۔ شجاعت۔ کریم و سخاوت۔ مروت
درسم۔ مروت و تواضع۔ نرمی و مدار سے موصوف تھے۔ صفات ذمیرہ سے
پاک و منزہ تھے۔ اصلی حسب نسب۔ آنجناب صلعم کے آبا و اجداد ہمیشہ سے موجد
حقیقی اور سلمان چلے آتے تھے (حق یقین)

۷۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عرب و عجم اور تمام جن و انس

پر مبعوث ہوئے حضرت کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہے۔ حضرت خاتم الانبیاء ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ آنحضرت ملائکہ اور جن اور انسان اور جمیع مخلوقات اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام اور تمام آئمہ طاہرین سے افضل ہیں آنحضرت تمام صفات کمالیہ بشری کے جامع تھے۔ علماء امامیہ کا اجماع اس پر منعقد ہے۔ کہ حضرت رسول صلعم اور آئمہ طاہرین کے باپ دادا حضرت آدم تک مسلمان تھے بلکہ حضرت آدم تک سب انبیاء اوصیاء تھے اور ان میں سے کوئی ابھی کافر نہ تھا۔ حضرت صلعم کی پیغمبری ہمیشہ تھی اور ہمیشہ پر بعد وئی اور امام الہی اپنی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ آنحضرت اس وقت پیغمبر تھے۔ جب کہ حضرت آدم نئی ادبانی میں تھے اور آنحضرت صلعم کی روح عالم ارواح میں انبیاء علیہم السلام کی روحوں پر مبعوث ہوئے اور وہ سب حضرت پر ایمان لائے۔ اور مشرکوں نے بھی مذاکی تبسوع و تقدیس آنحضرت صلعم اور اہلبیت آنحضرت کی روح مقدسہ سے سیکھی ہے (خلاصہ حق الیقین)

۸۔ آنحضرت صلعم کو ماکان و مایکون کا علم و علم غیب اللہ تعالیٰ نے جتادیا تھا۔ وہ صاحب اعجاز و شریعت اُمّی۔ صاحب کتاب۔ محبوب الدعوات۔ شافع المذنبین۔ رحمۃ للعالمین۔ پاک و معصوم و مقدس نبی و رسول ہیں (انوار الائمہ) اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ و اشہدان امیر المومنین علیاً ولی اللہ و صی رسول اللہ۔

مذہب سنی میں شان نبوت { فرقہ المحدث اور المذمت و اجماعت کی معرفت و توحید شان الہی تو سن چکے۔ اب آؤ ہم آپ کو سنی مذہب میں شان رسالت و نبوت کا بھی پتہ دیں اور انکی زبانی اقرار محمد رسول اللہ کی تسلی کھولیں۔ کہ کلمہ گو مسلمان پیدا محمد رسول اللہ صلعم کو اپنا رسول اور نبی زبانی مانکر پھر انکی شان میں کیسی گستاخی و بے دینی کرتے ہیں۔

۱۔ و بعد از ضلالت افہدی کی تفسیر میں فخر الدین رازی تفسیر کہہ میں

کھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اول لینے چالیس سال کی عمر تک کافرو بت پرست تھے اور یہی السنۃ کا اصول مذہب ہے۔

ب۔ ذبیحہ تباہ کھانا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلا ح میں ملے ابھی آپ ہر وحی کا اترنا شروع ہوا تھا۔ آپ کے سامنے کھانے کا وسعہ رخوان چنا گیا۔ زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا۔ پھر کہنے لگا۔ کہ تم بتوں کے نام پر کھاتے ہو ان جانوروں کا گوشت نہیں کھانا الخ (بخاری مترجم صلیح احمدی لاہور) پارہ پندرہ ص ۲۲ کتاب المناقب باب حدیث زید بن عمرو

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر میں خیال ہوا کہ آپ کے اہل سونے کی ٹلی پڑی ہے سلام کے بعد جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بخاری مترجم صلیح احمدی لاہور) باب العمل فی الصلوٰۃ ص ۲۸

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کے گھوڑے (پنجابی احمدی) پر کھڑے کھڑے پیاب کیا (صحیح بخاری مترجم کتاب الوضو۔ باب البول قائلًا وقتاً مداً پارہ اول ص ۲۹ مطبع احمدی لاہور)

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرمت کی وقت اپنے چچا حضرت عباسؓ کی خواہش پر تنگے ہوئے۔ اور بیوش ہو کر گر پڑے (بخاری مترجم کتاب المناقب باب بیان الکعبۃ ص ۲۳ مطبع احمدی لاہور)

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو شک کیوں نہ ہو۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شک ہوئے۔ العلم ترجمہ صلیح مسلم جلد اول باب زیادۃ طمانینۃ القلب ص ۲۷ مطبع صدیقی لاہور)

۶۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بت پرست تھے تب ہی تو حکم ہوا یا ایہا المدثر قومت مذکور یک فکر و شیا یک نظر والجز فاجزوی الاولین۔ بعد کے سنے بت ہیں یعنی بتوں کو چھوڑو العلم ترجمہ صلیح مسلم جلد اول ص ۲۹۔ باب مدالوحی مطبع صدیقی لاہور۔ اور صحیح بخاری مترجم۔ کتاب التفسیر باب قول والجز فاجز

نپ۔ ص ۱۰۰ مطبع احمدی لاہور

۷۔ آنحضرت صلعم کا تین بار سینہ چاک کیا گیا۔ دل دھویا گیا۔ حکمت اور ایمان بکھرا گیا اور شیطانی حصہ نکالا گیا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۳۰۸۔ ص ۳۱۲۔ ص ۳۱۵)۔

باب الامورے بر رسول اللہ صلعم

۸۔ بی بی عائشہ آنحضرت صلعم کے کپڑے سے منی تحصیل والہی اور آپ اسی کپڑے میں نماز پڑھتے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول باب حکم النبی ص ۴۶)۔

۹۔ جب بی بی عائشہ حیض سے ہوتیں تو آنحضرت صلعم انہی گود میں تکیہ لگاتے اور قرآن پڑھتے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۴۷ مطبع صدیقی لاہور و بخاری کتاب البیض پ ۱)۔

۱۰۔ آنحضرت صلعم کہ میں غسل کرنے کے لئے اٹھنے تو حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا آپ کی صاحبزادی نے کپڑے سے آپ پر آنکری (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۴۸ مطبع صدیقی لاہور)۔

۱۱۔ آنحضرت صلعم ایک رات میں اپنی نو عورتوں پر طواف کرتے تھے (بخاری ترجمہ کتاب الفضل باب الجنب پارہ دوم ص ۱۰۱ مطبع احمدی لاہور)۔

۱۲۔ بی بی عائشہ نے کہا کہ میں اور بی بی صلعم ایک برتن میں نہاتے اور ہم دونوں جمنی ہوتے اور مجھے آپ حکم کرتے تھے سو میں لب اور پن لیتی وہ میرے ساتھ مباشرت کرتے اور میں عائشہ ہوتی تھی (بخاری پارہ دوم کتاب الحائض باب مباشرت البیض فضل الباری ص ۱۰۲)۔

۱۳۔ بی بی عائشہ آنحضرت صلعم کے آگے سوتی رہتی اور آپ نماز پڑھتے اور اٹھتے پاؤں کو اس کے بھی ٹھوکر لگاتے رہتے (بخاری پارہ دوم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الفرش)۔

۱۴۔ آنحضرت صلعم جو تیوں سمیت نماز پڑھا کرتے تھے (صحیح بخاری پارہ دوم کتاب الصلوٰۃ)۔

۱۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ بحول گئے (بخاری پٹ۔ کتاب الصلوٰۃ)

۱۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے حالانکہ آپ امام بنت زینب کو اٹھانے والے تھے۔ جب سجدہ کرتے اس کو اتار دیتے جب کھڑے ہوتے اس کو اٹھالیتے (بخاری پٹ۔ کتاب الصلوٰۃ باب اذا حمل جاریہ صغیرۃ علی منقذہا گویا نماز میں بچوں سے کھلا کرتے تھے۔)

۱۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ غسل جنابت بحول گئے اور نماز کو کھڑے ہوئے صحیح بخاری مترجم پارہ ۳۔ کتاب الاذان ص ۴۲ مطبع احمدی لاہور۔

۱۸۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ بی بی عائشہ کو گانا بجانا سنایا اور مسجد میں حبشیوں کا کھیل دکھایا۔ جب کہ آپ کا گال انکی گال پر تھا صحیح بخاری کتاب البیہدین پٹ ۲ مترجم احمدی پریس۔

۱۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرزیہ گاؤں کے لوگوں کو جنہوں نے آپ کے اونٹ ہانک لئے اور چرواہے کو مار ڈالا تھا گرفتار کر لیا۔ انکے ہاتھ پاؤں کاٹے دیکھیں پھوٹنے کا حکم دیا۔ انہیں پتھری میدان میں ڈلوایا۔ (صحیح بخاری پٹ۔ کتاب الزکوٰۃ باب استعمال اہل الصدقہ ص ۴۹۔ احمدی پریس لاہور۔)

۲۰۔ بی بی صفینہ کو گالی۔ پیام میں بی بی صفینہ کو ایام مہواری شہرت ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ ارے بانجھ سر منڈی دوسری حدیث میں سر منڈی۔ منڈی کافی۔ توہم کو انکار کئے گی۔ صحیح بخاری مترجم۔ کتاب المناسک پٹ ۳ ص ۴۹ مطبع احمدی لاہور۔

۲۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں اپنی انڈوں سے مباشرت کرتے اور بوسے لیتے صحیح بخاری کتاب الصیام باب المباشرت لا صائم پٹ ۹۵

ب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں اپنے بال کتراتی تھیں اور کانٹن تک بال رکھتی تھیں (صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۴۹ صدیقی)

۲۲ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب فصیح پی رقص شراب حرام ہے) جذب القلوب محدث و بطوی ص ۲۵ -

۲۳ - جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف یہودی کو خفیہ طور پر دھوکے سے مروا ڈالا (بخاری ص ۲۵ -)

ب - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عہد مناف کے بیٹے - تم اپنی جانوں کو امد سے بچاؤ۔ عبد المطلب کے بیٹے - زبیر کی ماں اور جناب فاطمہ میری بیٹی اپنی جانوں کو بچاؤ۔ میں خدا کے سامنے تمہارے لئے کچھ اختیار نہیں رکھتا (بخاری مترجم ص ۲۵ - کتاب المناقب باب من انتخب الی ابائہ -)

۲۴ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی عائشہ کے طاف میں وحی آتا تھا۔ (بخاری ص ۲۵ - کتاب البیہ -)

۲۵ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں سے ایک اچکن حضرت معزہ صحابی کو چوری عنایت کیا (بخاری مترجم پارہ ۲ سوال ص ۲۲ - کتاب البیہ باب من اهدی الخ ص ۲۵ - کتاب الجہاد -)

ب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد نماز کے شیطان سامنے آگیا وہ نہ دکر نے لگا کہ نماز کو توڑ دے۔ امد نے مجھے اس پر غالب کر دیا۔ (بخاری مترجم ص ۲۵ -)

۲۶ - آنحضرت پر ایک یہودی نے جادو کیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ واقع میں وہ کام نہ کرتے تھے (بخاری ص ۲۶ - کتاب بدر الخلق باب صفتہ البیہ -)

۲۷ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یوسف علیہ السلام سے صبر میں کم درجہ تھے (بخاری پارہ تیسرا ص ۲۷ -)

۲۸ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یونس بن متی رسول سے بہتر نہیں۔ (بخاری پارہ تیسرا ص ۲۸ -)

۲۹ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو ہوش ہو جائیں گے۔ مگر حضرت موسیٰ ہوش

میں رہیں گے۔ بخاری پارہ تیر ہواں ص ۵۱
۳۰۔ پیغمبر خدا صلعم کا گھر گزریوں کا بیت خانہ بنا ہوا تھا۔ یعنی بی بی عائشہ کو
آنحضرت گزریاں کھلاتے تھے مشکوٰۃ ربع دوم ص ۲۴۰ امرتسری باب عشرۃ النساء

ابن ماجہ مترجم جلد دوم ص ۵۲
۳۱۔ آنحضرت صلعم کو آمد تھانے نے بی بی عائشہ کی تصویر۔ شبی کپڑے میں
پیٹ کر دوبارہ دکھائے۔ (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب المناقب۔ باب تزویج النبی
صلعم عائشہ پ ۵۵ مطبع احمدی۔ صحیح مسلم مترجم ص ۲۴۰ باب فضائل عائشہ۔ ترمذی
جلد دوم۔ ابواب المناقب فضل عائشہ ص ۶۰۹۔)

۳۲۔ امت لہم زنا۔ آنحضرت صلعم کے سامنے ایک عربی عورت
کے حسن و جمال کا ذکر آیا۔ آنحضرت نے ابوالسید صہابی سادی کو اس کے بلانے
کے واسطے حکم دیا۔ ابوالسید سادی نے کسی کو بھیج کر بلوایا۔ وہ عورت آئی اور بنی
سعادہ کے قلعے میں اتاری گئی اور آنحضرت صلعم اس کے پاس تشریف لے
گئے تو دیکھا کہ وہ سر جھکائے بیٹھی ہے۔ آنحضرت صلعم نے اس سے پوچھ فرمایا۔ اس نے
کہا خدا کی واپسی ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا تو نے اپنے تئیں مجھ سے بچا لیا
راہم علم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۵ ص ۲۱۲ باب اباحتہ البیہ مطیع صدیقی لاہور و صحیح بخاری
کتاب الاشرار۔ باب اشرار من تدرج انہی ص ۲۴۲ مطبوعہ میرٹھ پٹ۔

نوٹ۔ مسلمانو۔ اس صحیح بخاری اور صحیح مسلم کتب مذہب سنی کی روایات پر
غور کرو۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے لا تقربوا الزنا انہ کان
فاحشۃ و سار سبیلایہ یعنی زنا کے نزدیک مت جاؤ۔ کیونکہ وہ بری بات ہے
اور خراب راستہ ہے۔ لیکن نبیوں کے ان محدثین و آئمہ دین سے کوئی پوچھے کہ
خدا کے رسول ایسا ہی ہوا کرتے ہیں۔ کہ گھر میں تو نوبی بیان موجود ہیں۔ اور وہ
لوگوں کی بہو بیٹیوں کے حسن و جمال کا شہرہ و شکر انہیں دیدار و گفتار و غیرہ کے
واسطے بلا لیا کرتے ہیں۔ وہ بھی کہاں۔ مدینہ سے تین میل دور۔ نعوذ باللہ من ذلک

یہ سب یودیوں کی باتیں ہیں

۳۳- عشقِ جوینیہ - صحیح بخاری کتاب الطلاق باب من مطلق وحل لواجہ
الرجل امراتہ پٹ منہ میرٹھ ابوالسید صحابی سے منقول ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت
صلعم کے ساتھ مدینہ سے نکلے۔ اور ایک اصاطہ ولے باغ کے پاس پہنچے۔ جس کا
نام شواطع تھا وہاں جا کر اور دو باغوں کے بیچ میں پہنچے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ تم
یہیں بیٹھو اور آپ خود باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں جوینیہ بانی لکھی تھی۔ جس کے
ساتھ اس کی محافظہ دایہ بھی تھی۔ اس کو کھجور کے ایک خانہ باغ میں اتار آیا تھا جو
امیر بنت النعمان بن شریل کا تھا۔ جب آنحضرت صلعم اس کے پاس تشریف
لے گئے۔ تو اس نے فرمایا تو اپنا نفیس مجھے پہرہ کر دے۔ جوینیہ نے کہا کہ کیا تہہ دیا
اپنا نفیس بازیوں کو بھی پہرہ کرتی ہیں۔

آنحضرت صلعم نے بغیر من لکین اپنا اتھ بڑھا کر اس پر رکھا۔ جوینیہ نے کہا خدا
کی دہائی ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ تو نے اس سے پناہ مانگی ہے جس سے
پناہ مانگی جاتی ہے۔ پھر آنحضرت صلعم وہاں سے نکل کر ہمارے پاس آئے اور فرمایا۔
اے اسید جوینیہ کو شہر کے کپڑے دے کہ اس کے گھر والوں میں پہنا۔ انتھی الغرض
یہ ہے شانِ نبوت و رسالت محمدی صلعم جس کا خاکہ علماء محمد شین اہلسنت و الجماعت نے
کھینچا ہے اور حضور اور صلعم کے کیر کیر کا نمونہ غیر مذہب کے۔ و بر و پیش کیا ہے پس
جو مذہب توحید و معرفت ذات الہی و شان رسالتِ پناہی کا واقف نہیں اور غاری ہے
تو اس کا دعویٰ اسلام کرنا اور کلامِ شریف پڑھنے والے فائدہ و بے سود ہے۔

سوم۔ مذہبِ شیعہ میں امامت { امام سے وہ شخص مراد ہے جو کہ پیغمبر کی طرف
پہنچا بت و جانشینی پیغمبر جمیع امور دین و

دنیا میں تمام امت کا مقتدا و پیشوا ہونہ کہ بر سبیل اجماع غلبہ و قہر و استیلا۔ امام کا منصب
کرنا پروردگار پر واجب ہے اور ایک لکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین میں فطرۃ و قانونِ ہدایت
راہ ہے کہ انہی کی اولاد و ذریت و جہانیں سے اللہ تعالیٰ نے بنی و رسول مبعوث کرنا۔

اور کوئی ایسی شخص نبی یا رسول یا وصی نہیں ہو سکا۔ رتبہ امامت منصب جلیل نبوت کا شبیہ نظیر ہے اور من جانب اللہ ہے۔ انی جاصل فی الاذن خلیفہ اور انی جاعلک للناس اماما و قال من ذیتی قتال لاینال عہدی الظالمین۔ گواہ و شاہد ہیں۔ اگر لوگ امام کو اجماع سے بنا سکتے ہیں۔ تو ضرور ہے کہ بنی کو بھی تجویز کر سکتے ہیں اور یہ باطل ہے۔ امامت کے لئے عصمت شرط ہے۔ علم میں جمیع امت سے افضل ہونا لازم ہے اور امام ہاشمی ہو۔ امام اپنی حبیب کا منظر اتم ہو اور تمام صفات کاملہ میں موصوف ہو۔ امام باہر و شجاع ہو۔ خدا کے نزدیک اس کی قرب و منزلت سب سے زیادہ ہو اور اس کا زہد و عبادت سب سے اعلیٰ ہو۔ صاحب اعجاز و کرامات ہو۔ علم لہ فی رکعتا ہو (حق یقین) اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی سنت و فطرۃ و قانون شدت کے موافق بارہ خلیفے امام و جانشین اور وصی مقرر فرمائے جو سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام سے لے کر سیدنا امام مہدی علیہ السلام تک ختم ہوتے ہیں۔ یہ سب امام پاک و مقدس و معصوم۔ عالم۔ فاضل۔ زاہد۔ عابد۔ اور تمام مخلوقات سے افضل۔ یون اسلام کے والی۔ وارث۔ سامور من اللہ اور اولوالاخر ہیں۔ جو مسلمان انکی پیروی و اطاعت کر کے اللہ تعالیٰ و رسول مقبول صلعم کی عزت حاصل کرتے ہیں۔ وہ لوگ شیعہ کہلاتے ہیں یہ امام سلطنت نبوی امیہ و بنی عباس میں سلا بعد سلا کیے بعد دیگرے مبعوث ہوتے رہے اور مسلمانوں کو راہ حق دکھاتے رہے۔ مگر بادشاہان اسلام سینہ نے انکے احکام کی پیروی نہ کی۔ انکے مقابل اپنے قاضی و مجتہد کھڑے کر لئے اور اپنا مذاہب جاری کر لیا۔ اور ان پاک آئمہ اطہار کے ہاتھ رکھا معاویہ سے لے کر آج تک یہی سلسلہ و طریقہ چلا آتا ہے کہ مذہب اہل سنت انکی مخالفت کرتا چلا آ رہا ہے اور اپنے محدثین و مجتہدین کو اپنا پیشوا بناتا آتا ہے۔ حتیٰ کہ سواد عظیم کے ائمہ حدیث اور اہلسنت و اجماعت نے اپنا بنی و رسولت و انبی بنایا اور سب نے حقیقی اسلام کو بھوڑ دیا۔

مذہب سنی میں امامت { مذہب سنی میں امام کی واسطے عصمت شرط

نہیں ہر ظالم جب برہ خاست و فاجر شربانی - زانی - لوطی انکا امام ہو سکتا ہے - ہر نیک اویس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں - مذہب سنی کے موافق خلافت اور امامت تیس سال میں ختم ہو گئی - اب قیامت تک ان میں بلو شامت ہوگی - وہ بھی ظالمانہ و جابرانہ تیس سال کے بعد مذہب سنی میں روحانیت رہی اور نہ ہی انکا کوئی امام رہا اور نہ خلیفہ اور جو خلافت عثمانیہ تھی وہ اب بالکل علقی بنی اور ترکوں نے اس خونی خلافت کو الوداع کہو دیا - اور خلافت کا خاتمہ ہوا -

ب - مذہب سنی میں باغی - بدعتی - اور بحالت مجبوری بیخبر اس کے پیچھے نماز جائز ہے

- بخاری ترجمہ مطبع احمدی لاہور - کتاب الاذان - پٹ ص ۶۴
ج - حضرت عائشہ کی امامت ان کا غلام ذکوان قرآن دیکھ کر کیا کرتا تھا اور ولد الزنا اور گنوار اور نابالغ لڑکے کی امامت درست ہے جو ان میں اللہ کی کتاب کا زیادہ تر رہی ہو - انکی امامت کہے (بخاری مترجم پارہ تیسرا ص ۶۳ - کتاب الاذان)

د - حسین بن منذر سے روایت ہے جب لید بن عقبہ ابن ابی معیط کو حضرت عثمان کے پاس لے کر آئے اور لوگوں نے اس پر گواہی دی کہ شراب پیاتا تھا تو حضرت عثمان نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ انہیں اور اس پر حد قائم کریں - یہ شخص حضرت عثمان کا اصرانی بھائی تھا - اور کوفہ کا عامل حضرت عثمان کی خلافت میں تھا - اس نے لوگوں کو صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھائی اور بولا اور زیادہ کروں جو ہمیشہ بن مسعود نے کہا کہ ہم ہمیشہ زیادتی ہی میں رہے - جب سے تو حاکم ہوا اس نے شراب پی اور نشہ میں نماز پڑھائی (ابن ماجہ ترجمہ جلد دوم ص ۲۴)

سبب تالیف سالہ ہذا (جغفریہ ایوسی لکھنؤ پنجاب لاہور کے اشتہار) (نہیں شیعہ کیوں ہوا) کے جواب میں ملا مکتبی وزیر آبادی نے ایک رسالہ حقیقت مذہب شیعہ لکھا اور اس میں اپنے متقدّمین کی

تقلید میں کتب شیعہ سے نقل جلدت کرنے میں دیانتداری اور ایمانداری سے کام نہیں
 لیا۔ بلکہ روایات شیعہ کے سیاق و سباق کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اس کے مفہوم
 کے غلط پہلو عوام کے سامنے پیش کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا ہے اور آئمہ اطہا
 علیہم الصلوٰۃ والسلام پر افترا و بتان باندھا ہے اور عیب کہ علماء سنیہ کا طریقہ چلاتا ہے
 کہ وہ حق کو چھپا کر باطل کو ذورع دیتے ہیں اور غلط بیانی سے مسلمانوں کو بہکاتے ہیں
 اور صراطِ مستقیم سے ہٹاتے ہیں۔ یہی وہی ملامتانی نے اختیار کیا ہے۔ میں نے
 حسبِ فرمایش جعفریہ ایوسی اشیرندہ جناب لاہور اور جناب کمری و مخدومی سید حسن شاہ
 صاحب سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر عموماً اور مومنین لدکانہ۔ سندھ
 خصوصاً اس رسالہ کا جواب یہ معیت جناب محقق لاثانی و عالم ربانی مولانا مولوی و حکیم
 امیر الدین صاحب کھوکھر نمبر وارو رئیس اعظم چک جلال الدین کھوکھر تحصیل جھنگ
 و فخر الشکلیں و رئیس المناظرین جناب مولانا مولوی و حکیم و حافظ علی محمد صاحب بن سنی
 کتاب افندہ و احادیث صحیحہ سنیہ و فقہ حنفیہ سے حقیقت مذہب حنفیہ کو زبردست لال
 و وضاحت سے لکھا ہے اور تمام مخالفین و معاذین فواسب و خوارج کو تاقیامت
 شہر مذکور دیبا ہے کیا رائے دم زدوں نہ رہے۔ اگر ملا صاحب مٹانی خواہ مخواہ شیطان
 حیدر ادر علیہ السلام کو نہ پھیرتے اور لکم دینکم ولی دین پر عمل کرتے تو ایسی کئی صدیوں
 کے اسرارِ اربع یوں طشت از بام نہ ہوتے۔

جان من خود کردہ خود کردہ راعلانِ حقیقت

حقیقت مذہب حنفیہ { مذہب حنفی کی بنیاد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و
 آہ وسلم کے انتقال پر ملال کے ایک صدی بعد
 شروع ہوتی ہے۔ حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت کو فی اس کے باقی ہوئے۔ چونکہ
 آپ نے اپنی لڑکی سماء حنفیہ کا نکاح خلیفہ ہارون رشید عباسی سے کر دیا تھا اس لئے
 آپ کا نام ابو حنفیہ مشہور ہو گیا۔ اس رشتہ کی وجہ سے ہارون رشید نے آپ
 کو تاضی مقرر کر دیا (ابن خلکان)

۲۔ امام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں سب سے زیادہ شہرت امام ابو یوسف کو ہوئی اور دن رشید کے عہد میں قاضی القضاۃ کا منصب انکو حاصل ہوا۔ اس کی وجہ سے امام ابو حنیفہ کا مذہب پھیل گیا اور تمام اطراف عراق۔ خراسان اور ماور النہر تک اس کا قبضہ ہو گیا (حجۃ اللہ البالذشاہ ولی اللہ محدث دہلوی مطبوعہ صدیقی بریلی ص ۱۵۱۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ بار دوم ص ۳)

۳۔ امام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں ابو یوسف کا مثل نہیں تھا۔ اگر ابو یوسف نہ ہوتے تو ابو حنیفہ کا ذکر بھی نہ ہوتا (ابن خلکان جلد دوم ص ۲۹۳ از حقیقۃ الفقہ ص ۳) ۴۔ مذہب حنفی کے ساتھ ہی مذہب شافعی۔ مالکی۔ حنبلی جاری ہوئے اور ایک مذہب دوسرے کے مخالف رہا۔ ان مذاہب کا سلطنت بنی عباس میں بہت جھگڑا لگا کہ کشت و خون تک نہ بتی نہ پنی۔

ب۔ آئمہ اربعہ کی تقلید کے بعد رفتہ رفتہ ان کے مقلدین بھی بڑھ گئے۔ اور سلاطین کا میلان بھی تہتید ہی کی طرف ہو گیا ہر ایک بادشاہ اپنے ہم مذہب کو قاضی مقرر کرتا اور ہر ایک فرقہ اپنے مذہب کو فروغ اور دوسرے مذہب کو زیر کرنے کی تدبیریں اور کوششیں کرتا رہتا۔ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتا۔ یوں ہی قسے جھگڑے ہوتے بالآخر شاہ پیرس کے زمانے میں ۱۶۶۵ء میں چار مذہبوں کے چار قاضی مقرر ہوئے آخر سلطان فرج بن برقوق نے حواشر حلیک چرا کہہ کہا ہاتا تھا۔ اول نوین صدی میں کعبہ شریف کے اندر ملاوہ مصلی ابراہیمی کے چار مصلی اوستا کم کر دے۔ ایک دین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چلا آتا تھا۔ اس کے چار ٹکڑے کر دیئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

دین حق را چہار مذہب ساختند

رفتہ در دین بنی ۴ انداختند (حقیقۃ الفقہ ص ۳)

الحج علی ابی حنیفہ امام اعظم صاحب ابو حنیفہ مجتہد اہلسنت والجماعت ابانی حنفی الذہب کو خود علما کرام اہلحدیث نے

نہیں ملا۔ بلکہ انکی تقلید کے زنجیر توڑ کر سابق و ابی اور فی زمانہ المحدث کے نام سے مشہور ہوئے اور مذہب حنفی کی ترویج و تگذیب میں سینکڑوں کتابیں شائع کر دیں۔ علماء کرام اہل سنت حضرت امام اعظم صاحب کی نسبت فرماتے ہیں۔

- ۱۔ یامرخ ابن حنبلوں جلد اول ص ۲ پر ہے کہ آپ کو سترو حدیثیں پہنچی ہیں
- ۲۔ امام ابو حنیفہ حدیث میں متمم تھے، قیام اللیل مطبوعہ لاہور ص ۱۲۰ و حقیقۃ الفقہ ص ۶۱

۳۔ امام ابو حنیفہ کی نہ رائے کام کی ہے نہ حدیث (مناقب الشافعی للرازی ص ۱۲۲۔ ایضاً)

۴۔ حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ابو حنیفہ موجود تھے۔ مگر باوجود انکی شہرت علم کے ابو حنیفہ نے ان سے علم حاصل نہیں کیا (منہاج السنہ ابن تیمیہ جلد دوم ص ۱۲۰۔ حقیقۃ الفقہ ص ۶۱ سطر اخیر)۔

۵۔ اگر ابو حنیفہ حدیثوں کے جمع ہو جانے تک زندہ رہتے۔ تو احادیث کو لیتے اور تمام قیاسوں کو چھوڑ دیتے (نافع کبیر ص ۱۶۰۔ از حقیقۃ الفقہ ص ۶۱)

۶۔ امام ابو حنیفہ کو فقہ کے رہنے والے امام اہل الرائے کے ہیں (میزان الاعتدال جلد سوم ص ۲۳۶)۔

۷۔ خود امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اقوال محض رائے ہیں (تاریخ خمس جلد دوم ص ۲۲۰۔ حقیقۃ الفقہ ص ۶۱)

۸۔ ابو حنیفہ نے فقہ و رائے تصنیف کیا (تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر ص ۱۱۰)

۹۔ امام ابو حنیفہ کی نسبت انکی شہرت اہل الرائے کے لقب سے ہے۔ سیرۃ النعمان شبلی نعمانی ص ۱۳۰۔ از حقیقۃ الفقہ۔

۱۰۔ نعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہ کو فی قیاس والوں کے امام ہیں۔ انحراف سنی اور ابن عدی اور دیگر علماء نے حاکم کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ میزان

الاعتدال ذہبی مطبوعہ مصر جلد سوم ص ۲۳۶۔ حقیقۃ الفقہ ص ۶۱

۱۱۔ ابو حنیفہ محدثین کے نزدیک ناقص الحافظ ہیں (متمم شرح موطا جلد سوم ص ۲۴۲)

۱۲۔ امام ابو حنیفہ حافظ کی وجہ سے ضعیف ہیں (حقیقۃ الفقہ ص ۹)

۱۳۔ ابو حنیفہ عمرو بن علی نے کہا۔ کہ ابو حنیفہ حافظ والے نہیں اور حدیث میں غلطیاں کرنے والے ہیں۔ انکو حدیث یاد نہیں رہتی (تخریج ہدایہ عافظ ابن حجر مطبوعہ فاروقی حاشیہ ص ۹۳ حقیقۃ الفقہ ص ۹)

۱۴۔ امام ابو حنیفہ حدیث میں قوی نہیں ہیں اور وہ بہت غلطی اور خطا کرنے والے کی روایت حدیث کی وجہ سے (کتاب الضعفا امام نسائی ص ۳)

۱۵۔ حمیدی کہتے ہیں۔ جس آدمی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں اور صحابہ کے آثار مناسک وغیرہ ہوں۔ ایسے کی بات خدا کے احکام میں مثل میراث اور نکاح اور نماز وغیرہ امور اسلام میں کیونکہ قبول کی جائے (تاریخ صغیر ص ۱۵)

۱۶۔ مصنفی شرح موطا مطبوعہ فاروقی ص ۱۲ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ وہ شخص ہیں کہ بڑے بڑے محدثین مثل امام احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابو داؤد۔ ابن ماجہ نے ایک حدیث بھی ان سے اپنی کتابوں میں درج نہیں کی۔

۱۷۔ شیخ عبدالقادر بغدادی قنیۃ الطالبین میں نسبت کرتے ہیں حنفیۃ مرجیۃ حنفی گروہ مرجیہ یعنی گمراہ فرقہ ہے۔

۱۸۔ نعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہ کو فی امام رائے والوں کے ہیں۔ امام نسائی اور ابن ہدی اور دوسروں نے انہیں حافظ کی رو سے ضعیف بتایا ہے (میزان الاعتدال ذہبی)

۱۹۔ امام بخاری تاریخ کبیرہ میں نسبت کرتے ہیں۔ کان مرجبا مستقاعن رایہ وعن حدیث ابو حنیفہ مرجیہ گمراہ تھے۔ محدثین انکی رائے اور حدیث سے رگ گئے ہیں (منقول از اخبار الجدید جلد سوم نمبر ۲۶۔ مورخ ۱۵ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۵)۔

۲۰۔ بخاری نے اپنی تاریخ صغیر میں لکھا ہے کہ سفیان ثوری کو ابو حنیفہ کی خبر وفات پہنچی تو شکر بجا لا کر فرمایا: یہ اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا تھا۔ اسلام میں اس سے زیادہ منجوس کوئی پیدا نہیں ہوا۔

۲۱۔ امام غزالی نے منہج میں لکھا ہے کہ ابو حنیفہ نے شریعت کو الٹ دیا۔ اس کی راہوں کو پھاگندہ اور اس کے نظام کو بدل دیا۔

۲۲۔ سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان۔ ملا معین حنفی اپنی کتاب دراسات للیبس مطبوعہ لاہور ص ۳۳۔ ناوالعلاء ابن قیم حنبلی اور حقیقۃ الفقہ ص ۳ پر ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابو حنیفہ سے کہا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ تم قیاس کرتے ہو۔ قیاس مت کرنا۔ کیونکہ اول اول جس نے قیاس کیا ہے دھس کے مقابلہ میں وہ ابلیس شیطان ہے۔

۲۳۔ مسند ابو حنیفہ اور تالیف خوارزمی میں ہے۔ کہ ابو حنیفہ نے خلیفہ منصور دوانیقی کے اشارہ پر چالیس سوال بنائے تاکہ امام جعفر صادقؑ کو لاجواب کیا جائے۔ مگر امام علیہ السلام نے فی الفور حل کر دیئے۔

۲۴۔ ابو حنیفہ نے رومیونکے مسائل شریعت اسلام میں داخل کر دیئے اور ابو حنیفہ کا مذہب سلطنت کے افراتن سے وابستہ تھا رسیو النعمان ص ۱۹

۲۵۔ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر صاحب بغدادی سے پوچھا گیا کہ حنبلی مذہب والوں کے سوا اور مذہب میں بھی کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہونگے (حقیقۃ الفقہ بار دوم ص ۱۱۱ سطر اخیر)

نوٹ۔ پس مذکورہ بالا جرح سے ثابت ہوا کہ حنفی مذہب قیاسی و اجماعی ہے اور مخالف کتب ائمہ و سنت ہے۔ خود اہلسنت کے

بڑے بڑے علماء کرام نے اس مذہب کی تقلید نہیں کی۔ البتہ اس مذہب کی تردید کی ہے اگر یہ مذہب حنفی حق پر ہوتا۔ تو مذاہب شافعی مالکی حنبلی چسکڑاوی۔ قادیانی۔ اہلحدیث علیحدہ نہ بنتے اور حضرت

امام عظمیٰ کی مخالفت نہ کرتے۔ امام عظمیٰ صاحب کی تقلید نہ فرض نہ سنت ہے نہ مقب ہے۔ ایک بغیر چال ہے۔ مذہب حنفی باقی تمام مذاہب اہلسنت کے بالکل مخالف ہے اور خاصکر مذہب امامیہ کے برخلاف ہے۔ چونکہ اہلسنت نے زمان نبوی اور وصایائے مصطفویٰ کو چھوڑ دیا اور کتاب اللہ اور سنت سے منہ موڑ دیا اور باوجود ان نبی امیہ و بنی عباس کے عجب طمع نہر و لالچ جاہ و منزلت و عیش و عشرت کے حقیقی اسلام و ارشاد اسلام سے رشتہ توڑ کر خود مجتہد و امام بن بیٹھے اور حدیث ثقلین کو بھلا بیٹھے۔ کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہلبیت ان تمسکتم بہما فانکم تفلحوا بعدی۔ ترجمہ۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب دوسرے اپنی اولاد و اہلبیت اگر تم لوگوں نے ان دونوں کو پکڑا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ پس جو مذہب کہ مخالف اہلبیت و کتاب اللہ ہو وہ مشرقا۔ عقلا۔ نقلاً۔ روایاً۔ عقیدۃ۔ فطرتاً بالکل اور نقوبے۔ پس مذہب حنفی بناؤنی و قیاسی ہرگز حق پر نہیں۔ کیونکہ خود سنی مسلم و فاضل اس کے تارک ہو گئے۔

جعفری باش گرخداخواہی و نہ صہر طریق گمراہی

مذہب جعفری { مذہب شیعہ اثنا عشریہ کا دوسرا نام مذہب جعفری ہے چونکہ سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ امامت میں مذہب امامیہ کو بہت ترقی ہوئی اور مذہب حنفی کے مقابلہ میں بنی امیہ و بنی عباس کی سلطنتوں میں لحاروں کے سایہ کے نیچے پھون پھلتا رہا۔ اس واسطے یہ مذہب زیادہ تر سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے چہنوں نے

حقیقی اسلام کی تبلیغ فرمائے۔

۱۔ سیدنا امام جعفر صادق ابن سیدنا امام محمد باقر ابن سیدنا امام زین العابدین ابن سیدنا امام حسین شہید کربلا ابن سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا مولا شعلہ کاش اسد اللغات منظر العجائب والفرائب علیہم الصلوٰۃ والسلام ستر ہوں بیع الاولین اتی یا تراستی میں تولد ہوئے۔ جناب کا نام جعفر کنیت ابو عبد اللہ لقب صادق ہے۔ جناب کو سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنا وصی اور خلیفہ بنایا۔ آپ علوم ظاہری اور باطنی میں بالکل افضل و اکمل اور مکمل تھے۔ جناب امام علیہ السلام کے علوم تمام شہروں میں مشہور ہوئے اور اکابر علماء مثل تیکھے بن سعد بن جریج و مالک و یحییٰ ثوری و ابو حنیفہ و ایوب سہمتانی نے آپ کے علوم سے فیض حاصل کیا۔ اور جناب کی والدہ ماجدہ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر ہے (صواعق محرقة فارسی) ۲۔ حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن علی بن الحسین ہاشمی ہیں آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ اکبرہ اعلام میں سے ایک برگزیدہ امام اور صادق اور بڑی شان والے ہیں (میزان الاعتدال ذہبی)

۳۔ جناب امام علیہ السلام کے لقب بہت ہیں جن میں سے مشہور تر لقب صادق ہے (تاریخ خمیس)

۴۔ اور بسبب زیادہ بیچ بولنے اور بیچ فرمانے کے آپ کا لقب صادق ہوا (حیۃ النبیون)

۵۔ حضرت صلوات اللہ علیہ سے ہیں اور بسبب اپنے صدق مقال کے صادق کے لقب سے ملقب ہوئے۔

۶۔ حضرت سے لوگوں نے علوم نقل کر کے کثرت عالم میں پہنچائے اور آپ کا آواز علم و فضل تمام ملکوں میں منتشر ہوا اور سب باہک لہذب میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام ہی اپنے بھائیوں میں سے اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کے خلیفہ اور وصی تھے اور جناب سے علوم اور معارف نقل کئے گئے ہیں۔ جو

کسی مسلم سے منقول نہیں ہوئے (صبح صادق)

۷۔ عمرو بن مقدم کہتے ہیں۔ کہ جب میں امام جعفر صادق کو دیکھتا تو یقین ہو جاتا۔ کہ یہ بزرگِ شل ظاہر انبیاء سے ہیں۔ علیہ اولیاہ و خیرات الامم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تجاہل دعوات تھے۔ جب خدا تعالیٰ جل شانہ سے کسی شخص کا سوال کرتے۔ وہ ختم ہونے سے پہلے ہی وہ شے موجود ہو جاتی۔ ملا جامی شواہد النبوت میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ امام ششم ہیں اور آپ کا مشورۃ بقب صادق ہے آپ عظام اہلبیت اور علماء خاندان رسالت میں سے ہیں۔ ان علوم کی کثرت سے جو من جانب خدا آپ کے قلب پر فائز ہوئے تھے۔ وہ وہ حقائق و معارف آپ سے منسوب ہیں اور آپ کی ذات بابرکات سے ظاہر ہوئے جن کی حقیقت دریافت کرنے سے لوگوں کے افہام متاخر ہیں (صبح صادق)

۸۔ ایک ثقہ راوی ہے کہ میں نے خود امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہم السلام کو یہ فرماتے سنا ہے سلونی قبل ان تفقدونی فانہ لا یحد شکم احد بعدی بمثل حدیثی۔ یعنی مجھ سے پوچھ لو جو کچھ پوچھنا ہے قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ۔ کیونکہ میرے بعد تم سے کوئی شخص مثل میرے حقائق و معارف علوم دینیہ کو نہ بیان کرے گا (تذکرۃ الحفاظ۔ صبح صادق ص ۷)

۹۔ حضرت نعمان بن ثابت کوئی مجتہد اہلسنت و اجماعت کو آخر کار کسنا پڑا لولا السنن ان لہات النعمان ملاحظہ ہو۔ نحو ثمان عشرۃ مولوی عبدالعزیز صاحب دہلوی نول کشود ص ۶۸) اگر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس دو سال تک نہ رہتا تو نعمان ہلاک ہو جاتا۔

۱۰۔ ابو حنیفہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام سے زیادہ فقیہ کوئی نہ دیکھا (تذکرۃ الحفاظ)

نوٹ۔ مگر باوجود زبانی اقرار کے امام عظیم نعمان بن ثابت کوئی ہمیشہ سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے مہربانِ فرمان کے مخالف نہ رہے

اور ہمیشہ نص کے مقابلہ میں قیاس کرتے رہے اور ابو حنیفہ صاحب کفنی
 نے حضرت ائمہ میں العابدین۔ حضرت امام محمد باقر حضرت امام جعفر صادقؑ
 و حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ائمہ الطہارت کرام علیہم السلام کا زانیہ کیا۔ مگر
 اس نے کسی امام کی بیعت نہ کی۔ بلکہ اپنے ڈیڑھ اینٹ کی سجدہ علیحدہ
 بنائی اور قیاس و اجتہاد سے اپنا مذہب چلائی کیا اور ائمہ معصومین علیہم
 السلام کی تابعداری و اطاعت سے انحراف کیا۔ تو ہم مذہب حنفی
 کو کس طرح پکا مذہب مان لیں۔

۱۔ سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابو حنیفہ
 نعمان بن ثابت کو فی کا مکالمہ۔

کتاب سنی حیوۃ الیھوان و میری کی نعت ظہری میں ہے۔ ابن شہرہ سے
 منقول ہے۔ کہ میں اور امام ابو حنیفہ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے جناب امام صاحب کی خدمت اقدس میں عرض
 کیا کہ یہ عراق کے مشہور عالم ہیں۔ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شاید
 یہ وہ شخص ہے کہ اموات دینیہ میں اپنی رائے سے کام لیتا ہے اور نام اس کا نعمان
 بن ثابت ہے۔ ابن شہرہ کہتا ہے۔ کہ مجھے قبل اس کے امام ابو حنیفہ صاحب کے
 نام سے واقفیت نہ تھی پس امام جعفر صادق کے جواب میں امام ابو حنیفہ صاحب
 نے فرمایا۔ اُن میں وہی ہوں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔

امام جعفر صادقؑ نے ابو حنیفہ کو نہ پایا کہ تو خدا سے ڈرا اور امور دینیہ
 میں اپنے قیاس سے کام مت لے۔ کیونکہ سب سے پہلے امور دینیہ میں اپنے
 قیاس سے شیطان نے کام لیا تھا۔ جب کہ اس نے کہا تھا کہ میں آدم سے بہتر
 ہوں پس اپنے قیاس میں خطا ہوا اور گمراہ ہوا۔ کیا تو اپنے کل جسم کے صنعتوں
 میں سے سر کے صنعتوں کے متعلق اپنے عقل سے کام لے سکتا ہے۔
 ابو حنیفہ نے کہہ نہیں۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ خدا نے آنکھوں میں نمکینیت اور کانوں میں تلخی اور ناک میں پانی اور ہونٹوں میں شیرینی کیوں رکھی ہے۔
ابوصنیفہ کوئی نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔

امام جعفر صادقؑ۔ خدا تعالیٰ نے آنکھوں کو پیدا کیا اور انکے وجود کو نرم کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ سب مہربان ہونے اور لاؤ آؤ پر آنکھوں میں نمکینیت پیدا کی اگر ایسا نہ کرتا تو آنکھیں حرارت کے باعث پھل کر ضائع ہو جاتیں۔ اگر کانوں میں تلخی پیدا نہ کرتا تو موزیوں کے ضرر سے دماغ برباد و نابود ہو جاتا اگر خداوند تعالیٰ ناک میں رطوبت پیدا نہ کرتا۔ تو نفس کا صعود و نزول مشکل ہو جاتا اور علاوہ اس کے خوشبو بدبو کا بھی ممتاز ہونا دشوار ہوتا۔ اگر ہونٹوں میں شیرینی نہ پیدا کرتا تو کھانے پینے کی لذت نہ معلوم ہوتی۔ پھر امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے بتاؤ۔ کہ وہ کلمہ کیا ہے جس کے اول میں شرک اور آخر میں ایمان ہے؟

ابوصنیفہ کوئی نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔
امام جعفر صادقؑ۔ یہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ ہے۔ پس اگر کوئی صرف لا الہ کہے
انما مومن ہو جائے تو مشرک ہے اور الا اللہ کے ملانے سے ایمان پاتا ہے
پھر یہ یاد خدا تعالیٰ کے نزدیک قتل مومن کا گناہ زیادہ ہے یا زنا کا۔
ابوصنیفہ کوئی۔ قتل مومن کا گناہ زیادہ ہے۔

امام جعفر صادقؑ۔ پس کیا وجہ ہے کہ قتل مومن میں شہادت و شخصوں کی کافی
ہے۔ بخلاف زنا کے۔ کیونکہ زنا میں چار شخصوں کی شہادت معتبر ہے پس
تمہارا قیاس کیونکر صحیح ٹھیکر سکتا ہے۔ پھر دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے
نزدیک نماز کا مرتبہ بلند ہے یا روزہ کا۔
ابوصنیفہ کوئی۔ نماز کا مرتبہ بلند ہے۔

امام جعفر صادقؑ۔ تو حیض والی عورت کے حق میں کیا کتا ہے کہ روزی قضا

کرتی ہے نماز کو نہیں کرتی۔ اے بندہ خدا تو خدا سے خدا اور امورات دنیویہ میں اپنے قیاس سے کام نہ لیا۔ کہ کل پرورد قیامت ہم اور ہمارے مخالف خدا کے رسول و پیش ہونگے۔ پس کہیں گے۔ ہم کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا اور تو اور تیرے پیرو (حنفی سنی) کہیں گے ہم نے سنا اور ہم نے قیاس کیا۔ پس خدا ہمارے اور تمہارے ساتھ اپنی مرضی سے پیش قدمی کا انتہی۔

دوسرا منظر امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو حنیفہ صاحب فتوے دیتے ہو جس نے ہرن کے وہ دانت جن کو رباعیات کہتے ہیں توڑ ڈالے ہوں۔

ابو حنیفہ۔ اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بارہ میں مجھ کو شریعت سے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

امام جعفر صادقؑ۔ تم کو دعویٰ علم و زہد کی تو بہت ہے مگر اتنا بھی نہیں جانتے کہ ہرن کے وہ دانت جن کو رباعیات کہتے ہیں ہوتے ہی نہیں۔ بلکہ محض وہی دانت ہوتے ہیں جن کو شنیایا کہتے ہیں۔ (تاریخ ابن خلکان۔ صبح صادق ص ۱۸۸) الغرض سلطان ملت مصطفوی برہان حجت نبوی عامل حقیق۔ عالم تحقیق میوہ دل اولیا جگر گوشہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام بحق مطلق الامام ابن الامام اسناد العالم وسند الوجود مرتقی العروج ومنتهی المعهود البحر الموج الازلی السراج المولج الابدی۔ عالم تعلیم الاسماء۔ دلیل طرق السامع قرآن مطلق سینا و مولانا و امامنا جعفر صادق علیہ السلام کے مقابلہ میں اگر حضرت ابو حنیفہ صاحب کوئی جیسے لاکھ مجتہد ہوں تو بھی طفل مکتب ہوں۔ کیونکہ آئمہ معصومین کا علم لدنی خدا دے ہے۔ کسی نہیں اور کل علوم ظاہری و باطنی اہلبیت رسالت صلعم کے گھر سے نکلے ہیں۔ انوس ہے کہ آئمہ المدینے عظیم السلام کی موجودگی میں مسلمانوں نے ابو حنیفہ صاحب

کوئی کے قیاس اور اجتہاد کو مان لیا اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مخالفت کی اور گمراہ ہو گئے۔

مذہب حنفی کس طرح پھیل گیا امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید امام ابو یوسف
 کیا اور حنیفہ ہادی نے بھی انہیں اسی عہدے پر بحال رکھا لیکن شکستہ میں
 جب کہ حنیفہ ہادی رشید تخت بغداد پر جلوس فرما تھا اس نے قاضی ابو یوسف
 کو تاضی القضاۃ کے عہدہ جلیل پر ترقی دی پھر انہیں کے انتخاب و تجویز کے
 موافق تمام مالک اسلامیہ میں قاضی مقرر کئے جانے لگے۔ قاضی ابو یوسف نے
 اپنے اس زمانہ قضاء و قدس میں مذہب حنیفہ کی اشاعت میں قابل قدر کوشش کی
 اور اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ اصول فقہ میں کتابیں تصنیف کیں۔ ابو حنیفہ کے
 شاگردوں میں کوئی بھی قاضی ابو یوسف کے مثل نہ تھا۔ انہیں نے امام ابو حنیفہ اور
 محمد بن ابی یعلیٰ کے اقوال کو دنیا میں شائع کیا رخط مقرریزی جلد دوم ص ۳۳۳
 کشف الغیاب

۲۔ علامہ مقرریزی فرماتے ہیں کہ بعد ملک پیرس مصر و قاہرہ میں چار
 تاضی شافعی۔ مالکی۔ حنفی۔ حنبلی مقرر ہوئے اور ۶۹۵ھ سے پھر برابر یہی
 تاضی جاری رہا اس کا اثر یہ ہوا کہ تمام مالک اسلامیہ میں سوائے ان مذاہب
 اربعہ اور عقیدہ اشعری کے اور کوئی مذہب مذاہب اہل اسلام میں سے روشتنا
 باقی نہ رہا۔ انہیں چاروں مذاہب والوں کے لئے تمام اسلامی دنیا میں مدرسے
 بنے اور خانقاہیں اور مجالس تلمیذ کی گئیں جو شخص مذاہب اربعہ کے سوا
 کوئی اور مذہب اختیار کرتا تھا اس پر درستی اور سخت گیری کی جاتی تھی۔ سوا
 ائمہ اربعہ کے مقلدین کے نہ کبھی کوئی قاضی مقرر ہوتا تھا۔ نہ کسی کی گواہی قبول
 کی جاتی تھی اور نہ کسی کو خطابت و امامت و تدیس کے عہدے دیئے جاتے تھے
 حتیٰ کہ ان بلاد اسلامیہ کے فقہاء نے ائمہ اربعہ کے وجوب اتباع کا فتوے

وے دیا اور امام ملک و ابو صفیہ و شافعی و احمد بن حنبل کے سوا اور ائمہ کی تقلید کو مرام محض قرار دیا۔ (خط مقررہ ص ۳۳)

مذہب سی حنفی اور شیعہ میں فادات

اہل اسلام کی نفسی سے لگاؤ ان مذاہب اربعہ میں خانہ جنگیوں اور فتنے برپا ہوئے۔ حنفی اور شافعی مذاہب میں تلوار چلی۔ مساجد لگا لگائی گئی۔ قتل عام ہوئے۔ سگرسب سے زیادہ ان چاروں مذاہب سے عموماً اور مذہب حنفی سے خصوصاً مذہب شیعہ کو بہت نقصان پہنچا۔ ہر زمانہ ہر ملک ہر سال میں سنی اور شیعہ کا امامت و خلافت بلا فصل۔ اذان علی دلی اللہ اور تعزیہ داری سیدنا امام حسین علیہ السلام شہید کر بلا پر جھگڑا فساد قتل و قاتلہ ہوتا رہا۔ تاریخ اسلام کے صفحوں پر یہ خونی مذامت خیز اور حسرت انگیز واقعات جاری کیا نظر آتے ہیں۔ کہ سنیوں نے سادات کرام کو کبھی بھی چین و آرام سے رہنے نہ دیا۔ مخالفین مذہب اسلام سے محبت نہ کر اپنے براہ ان ملت سے عدوت رکھتے تھے۔

۱۔ ۳۵۳ء میں بغداد خاص میں شیعوں نے ایام محرم میں بازار زندکے توہینوں نے جلوہ کرایا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ طرفین کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے (تاریخ الاسلام جلد اول ص ۹)

۲۔ ۳۵۵ء میں بغداد میں سنی شیعہ کا جھگڑا ہوا۔ سنیوں نے شیعہ کے محلہ کرخ میں لگا دے۔

۳۔ ۳۶۲ء میں ذرا سے جھگڑے پر ابو الفضل عباسی متعصب سنی نے محلہ کرخ بغداد میں آگ لگا دی جس سے علاوہ مکانات کے ۳۳ مساجد اور ۳۰ دکانیں جل گئیں اور بیس ہزار جانیں تلف ہوئیں اور مال کے نقصان کا کچھ حساب ہی نہیں (تاریخ الاسلام جلد اول ص ۹)

۴۔ خلیفہ اور راشد عباسی کے عہد میں ۳۹۰ء میں سنی و شیعہ میں

فساد ہوائت اور بائدہ کے حکم سے شیعوں کو دبا کر فساد رفع کیا گیا۔

۵۔ ۳۳۳ء میں بغداد میں سنی اور شیعہ میں فساد شدید برپا ہوا۔ اسی سال خلیفہ وقت اور بائدہ نے معتزلہ اور شیعہ کے دو میں ایک رسالہ لکھا وہ جمعہ کی مسجد میں پایا جاتا تھا اور حکم تھا کہ جو اس کے مضامین کی بابت مناظرہ کرے اس کو سزا دی جائے (تاریخ اسلام ص ۹۶)

۶۔ ۳۰۴ء میں جبکہ معز بن بولس مملکت وسیع افریقیہ پر حکمران تھا تمام بلاد افریقیہ میں جن کو شمار شیعہ قتل کئے گئے اور انکے شہرہوت کر چلا دیئے گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ معز بن بولس کے حکم سے قتل واقع نہیں ہوا بلکہ اس کے اہل تشکر نے مال غنیمت کے طمع سے اور عامل قیرواں نے اپنی معزولی روکنے کے لئے اور عوام اہلسنت نے براہ تعصب ایسا کیا (ابن اثیر جلد ۹ ص ۱۰۲)

۷۔ ۳۱۶ء میں سنیوں نے بغداد میں سخت ہنگامہ برپا کر دیا اور محلہ کرخ میں آگ لگا دی (تاریخ اسلام جلد اول ص ۹۸)

۸۔ ۳۳۳ء میں دار الخلافہ بغداد میں اہل کرخ یعنی شیعوں نے ایک یہ تعمیر کی۔ برجوں پر طلائی حروفوں میں یہ حوالہ لکھا محمد و علی خیر البشر۔ اس پر اہلسنت بہت بگڑے اور اودھا کیا۔ کہ یہ عبادت گاہی ہے محمد و علی خیر البشر فمن رضی فقد مشکرو من ابی فقد کفر شیعوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ جیسا ہمارا طریقہ ہے کہ مسجدوں پہ جملہ محمد علی خیر البشر لکھتے ہیں وہی لکھا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی لفظ نہیں ہے خلیفہ قائم بامر اللہ نے دو معتد سروار ابو تمام عباسی اور صفوان بن رضی کو اس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا۔ ان دونوں نے تحقیقات کے بعد یہ رپورٹ کی کہ اہل کرخ کا بیان صحیح ہے۔ اس پر خلیفہ نے اہلسنت کو حکم دیا کہ تعرض و جنگ سے باز رہیں۔ مگر قاضی ابن المذہب اور نہیری نے سنیوں کو بھڑکا کر فساد برپا کر دیا۔ اہل سنت نے دہلے

کا پانی کسٹھ میں جانا بند کر دیا۔ دیکھ کر اہل کسٹھ کا ایک گروہ تیار ہو کر آیا اور بزدل
 وجہ سے پانی لے گیا۔ اور پھر انہوں نے ضد کے طور پر گلاب ملا ملا کر پانی کی سیلیں
 رکھیں یہ بات شیعوں کو اصرار بھی ناگوار ہوئی اور بغداد کا امیر بھی اسے مل گیا اور
 اس نے شیعوں پر تشدد کیا۔ اب شیعوں نے اس جملے سے خیر البشر کو مٹا کر اس
 کی جگہ علیہما السلام لکھ دیا۔ مگر اہلسنت نے کہا ہم ہرگز اس پر راضی نہ ہونگے۔
 بلکہ تعمیر کے اس ٹکڑے کو نکال ڈالو جس پر محمد علی لکھا ہے اور اذان میں محمد
 علی خیدو اللہ لکھا چھوڑ دو۔ شیعوں نے اسے منظور نہ کیا اور برابر ۳۔ ربیع
 الاول تک جنگ چھڑی رہی۔ اس اثنا میں اہلسنت کی طرف سے ایک ہاتھی
 قتل ہوا اور انہوں نے جوش دلانے کی غرض سے اس کی نعش کو پھاڑنی اور
 تمام اہلسنت کے محلوں میں پھرایا اور پھر مقبرہ امام احمد منیل میں دفن کر کے
 پڑے جاری جماؤ سے مشہد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر حملہ کر دیا اور اس کے
 اند گھس کر اول تمام بیش بہا اسباب مشہد مثل طلائی و نقرئی قندیلوں کے
 لوٹا پھر مشد میں آگ لگا دی اور امام موسیٰ کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام کی
 ضرر میں چلیں اور آگ نے شعلہ ور ہو کر اس مشہد کے ارد گرد میں جو ملوک بنی
 ابیہ معز و الدولہ و جلال الدولہ اور دیگر وزراء و روسا اور منصور عباسی و امین عباسی
 و ذبیحہ حناؤن کے مقبرے تھے۔ انکو بھی جلا کر خاک کر ڈالا۔ اور دنیا میں اس
 سے بڑھ کر اور کوئی سانحہ نہ گننا۔ اس واقعہ کے دوسرے دن ۵۔ ربیع الاول
 کو پھر وہی فارت گرا اور آگ لگانے والی جماعت ویران مشد میں آئی اور قصد کیا
 کہ امام موسیٰ کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام کی نعشوں کو انکی قبروں سے نکل
 لیجا کر مقبرہ امام احمد بن منیل میں دفن کریں۔ مگر اول تو مکان کے گر جانے سے
 قبروں کا ٹھیک پتہ نہ لگا۔ دوسرے انکے اس قصد سے مطلع ہو کر ابو تمام
 عباسی اور انکے سوا اور بنی ہاشم اور اہلسنت بھی مانع ہوئے۔ اس لئے
 یہ کارروائی ملتوی رہ گئی۔ اہل کسٹھ شیعہ اور صحرے شکست اٹھا کر سرانے غصا

خفیہ پر حملہ آور ہوئے اور اسے لوٹ کر جلا دیا اور ابو سعید حسنی مدرس خفیہ کو قتل کر دیا۔ (تاریخ ابن اثیر جزئی جلد ۹ صفحہ ۱۹۹) مت ۲۰ و کشف الغیاب ص ۳۳ ص ۳۴ ص ۳۵ ملاحظہ ہو)

۱۸۴۲ء میں زمانہ عبد المجید خاں سلطان روم میں نجیب پاشا لے کر بلا مکے میں قتل عام کرایا اور نو ہزار بے گناہ شیعہ اذی الحجہ کو قتل ہوئے (تاریخ الاسلام جلد اول صفحہ ۲۹۹ دہلوی)

۱۸۴۰ء میں مسعود ابن عبد العزیز دہلی نجدی نے کر بلا مکے کو تباہ کیا اور معیروسید امام حسین علیہ السلام کو توڑ ڈالا اور وہاں کے پانچ ہزار شیعوں کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ کر واپس ہوا (تاریخ الاسلام)

الغرض ہر ایک بلاد اسلامی میں جہاں کہیں شیعہ سنی بادشاہان اسلام کی رعایا رہے ہمیشہ تکلیف میں رہے اور میان سنت و حدیث نے مہمان خندان نبوت و شیعان الحبیت رسالت صلعم ہر طرح کے ظلم کئے اسلام کی خوبی تاریخ پکار پکار کر گواہی دیتی ہے۔ اللہ اشد کر کے جابرانہ و ظالمانہ خوئی سنی سلطنتیں مٹ گئیں۔ تہذیب آزادی اور امن کا زمانہ شروع ہوا۔ کہ خداوند کرم کے فضل و کرم سے عادل۔ منذب۔ رحم دل۔ رعایا پرور سلطنت برطانیہ غلطی کے زیر سایہ شیعان حیدر کرار علیہ السلام کو حفاظت سے رکھا۔ جہاں ہر طرح سے انکو آزادی ہے اور اپنے فرائض نہ بھی از لوازم طور حفاظت سرکار اعلیٰ ملاریں بجالاتے ہیں اور روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ کوئی آنکھ نہیں ملا سکتا۔ زبان کے مقابلہ میں زبان۔ اشتہار کے مقابلہ میں اشتہار۔ کتاب کے مقابلہ میں کتاب جاری کر کے اشاعت مذہب حقہ کر رہے ہیں اور سینکڑوں سنی راہ حق و صراط مستقیم پر آتے جاتے ہیں اور گاؤں کے گاؤں سنی مذہب کو چھوڑ کر مذہب شیعہ اختیار کرتے جاتے ہیں۔ وہ زمانہ قریب ہے کہ تمام نجیب شیعہ ہو جائے۔ گواہی ملت کا بقتل مقابلہ۔ فتنہ و فساد کا زیادہ بس نہیں چلتا۔ جہاں فساد و قتل غاصت کرتے ہیں سزا پاتے ہیں۔ مگر ان کے جلاوطن

کے اشتہارات و رسالعات پر زور دیا ہوا ہے اور اپنے بناوٹی و موضوع معیات کو پیش کر کے مسلمانوں کو لڑاتے رہتے ہیں اور مذہب امامیہ و فرقہ ناجیہ سے نفرت دلاتے ہیں جب شیعیان حیدر کد ار علیہ السلام سے جواب یا صواب پاتے ہیں تو کھیانے ہو کر بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اگر اہلسنت نے بھی پھیر چھادر کھی۔ تو انکے تعلیمی زنجیر ٹوٹ جائیں گے اور عوام الناس حق کا راستہ خود بخود معلوم کر لیں گے۔ شیعوں میں آپ کو سرکار اعلیٰ کا ہمیشہ شکر گزار ہونا چاہیے۔ اور تن من و حق سے اپنے آپ کو سلطنت برطانیہ پر شمار کرنا چاہیے۔ کہ جس کے زیر سایہ و مخالفت میں امن و چین سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ جس کا ہزاروں حصہ بھی سلطنت اسلامیہ میں کبھی نصیب نہ ہوا۔ اخصو جاگو پولیٹیکل و سیاسی امور میں دخل نہ دو اور توجہ کو غنیمت جان کر شرافت سے اشاعت مذہب حق کی کوشش کرو۔ تاکہ حقیقی اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرائے لگے۔

وما علینا الا البلاغ

صابر عفی عنہ

نوٹ۔ خدا کا کہ اس مشہور محرم ۱۳۴۴ھ پر جناب ملاطانی صاحب جنگ نمبیانہ میں تشریف لائے اور جامع مسجد جنگ شہر میں منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھ کر گل افشانی فرمائی کہ جب وہ پیشاب کرنے بیٹھتے ہیں۔ انکے پاس دو من کنیاں لڑی رہتی ہیں جب کوئی شیعہ دہائی۔ چکڑاوی۔ مرزائی شیطان سوال کرتا ہے تو فوراً طمانچہ مار کر جواب دیتے ہیں (گویا ملاطانی کی پیشاب میں برکت فقہ ہے) اس پر تمام حاضرین بھڑکے اور فرقہ آمیزہ سنا سنا اٹھ کر چلے گئے سب نے ملا صاحب کو منہ پھٹ اور بد تہذیب سمجھا اس بناء صابر نے مناظرہ و مباحثہ کی واسطے تین خطوط لکھے۔ مگر ملا صاحب اپنی کوٹھڑی سے باہر نہ نکلے اور فرار کیا۔ کاش کہ ملاطانی ہمارے مقابلہ میں نکلتے تو دنیا کو حق اور باطل معلوم ہو جاتا۔

(صابر ۱۲۷ محرم ۱۳۴۴ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ و نصلی علیٰ رسولہ والہ الکریم

تحریف القرآن { اعتراض ملاقاتی - تمام کتب معتبر شیعان
متقدمین متاخرین اس بات کے قائل ہیں کہ یہ

قرآن مجید موجود جس کے جامع امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورینؓ ہیں اس
میں ہر طرح کی تحریف ہو چکی ہے الخ (حقیقت مذہب شیعہ ملاقاتی ص ۳۱)

جواب صابر - یہ بالکل افتراء مبتدان ہے سوائے چند اخباری و ثوبیہ

کے کوئی محقق شیعہ تحریف القرآن کا قائل نہیں۔ بلکہ فرقہ اہلسنت و اجماعت اور

اہلحدیث کے معتبر و مستند کتب میں لکھا ہے کہ موجودہ قرآن شریف مکمل نہیں

ناقص ہے۔ بہت ساحصہ قرآن شریف کا ضائع ہو گیا۔ مفصل دیکھو۔ الوار

القرآن۔ بیان الشیعہ۔ رسالہ آئینہ مذہب سنی۔ رسالہ اتمس۔ صا السارق

قول الکریم۔ فتح المبین وغیرہ سنو۔ تمہارے دل قرآن کریم کی یہ حالت ہے

بی بی عائشہ سے روایت ہے ربم کی آیت

دو آیات بکری کھا گئی { اتری اور بڑے آدمی کو دس بار دو وہ پلا

دینے کی اور یہ دونوں آیتیں ایک کا فذ پر لکھی تھیں۔ میرے تخت کے تلے

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور ہم آپ کی وفات میں

مشغول تھے۔ تو گھر کی پٹی ہوئی بکری آئی اور وہ کا فذ کھا گئی رافع العجاہ عن

سنن ابن ماجہ جلد ثانی مطبع صدیقی ص ۳۹

۲۔ آیت رجم قرآن شریف میں موجود نہیں۔ مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اسی آیت رجم کے حکم سے زانی مر

اور زانیہ عورت کو سنگسار کرتے رہے۔ (دیکھو بخاری۔ سلم۔ ترمذی۔ باب
الرجس۔ کشف المغطاء عن کتاب الموطا۔ مطبع صدیقی لاہور ص ۵۲ تفسیر و منشیہ
مطبوعہ مصر جلد پنجم ص ۱۱۱ مفصل دیکھو انوار القرآن۔

قرآن شریف غیر مکمل ہے { اتقان فی علوم القرآن جلال الدین
سیوطی سنی مطبوعہ مصر ص ۲۵

جلد ثانی پر ہے عن ابن عمر قال ليقولن احدكم فتد اخذت القرآن
كله وما يدريه ما كله فتد ذهب منه قرآن كثير ولكن ليقول فتد
اخذت منه ما ظهر (اتقان ص ۲۵ جلد دوم) ترجمہ۔ عبد اللہ ابن عمر نے کہا۔
بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بات کہے گا۔ کہ میں نے تمام قرآن پالیا ہے۔ حالانکہ
اسے یہ بات معلوم نہیں کہ تمام قرآن کتنا تھا۔ کیونکہ قرآن میں سے بہت سا حصہ
جاتا رہا۔ لیکن اس شخص کو یہ کہنا چاہئے۔ کہ تحقیق میں نے قرآن میں سے اتنا حصہ
حاصل کیا ہے جو ظاہر ہوا (کتب فضائل ابن الفریس ص ۷۰ م ص ۱۶) جناب طا
صاحب جب ابن عمر کے قول کے مطابق ہی قرآن میں سے بہت سا حصہ جاتا
را۔ تو پھر قرآن شریف کیسے مکمل رہا۔

دوسری دلیل۔ عن عائشہ قالت کانت سورۃ الاحزاب تقرانی
زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف
لم نقد ومنها الا ما هو الان (اتقان جلد دوم فروع ص ۴۲ مطبوعہ مصر)
بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ سورہ اخرا ب جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
زمانہ میں پڑھی جاتی تھی دوسری آیات تھیں۔ لیکن حضرت عثمان نے جب قرآن
لکھانے کو اس میں سے لب (۲۱)، آیات رہ گئی جو موجود ہیں۔ لیجئے جناب ص ۱۲۴

تیسری دلیل۔ عن ذر بن حبیش قال لی ابی بن کعب کانی نقد سورۃ
الاخرا ب قلت اثنتین وسبعین آیۃ او ثلاث وسبعین آیت قال

ان کان تعدل سورة البقرة وان كنا لنقرء فيها آية الرحيم قلت وما آية الرحيم قال اذ انت الشیخ والشیخه فارجموها التبتة نکالاً من الله والله عزیر حکیم (آفاق جلد دوم نور ۲۷ ص ۲) حضرت ذریں جمیش نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب نے پچھا سورة الاخراب میں کتنی آیات ہیں میں نے کہا کہ ۲ یا ۳ یا ۴ اس نے کہا کہ سورة الاخراب سورة بقرہ کے برابر مٹی اور ہم صحابہ اس میں آیت رجم پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا آیت لرحیم کیلئے کہا۔ اذ اننا الشیخ والشیخه فارجموها التبتہ

نوٹ۔ ملا صاحب فرمائیے کہ باقی آیات سورة الاخراب کہاں لگیں اگر منسوخ ہوئیں تو انکا نسخ بتلایئے اور اگر ناسخ منسوخ کو ہی مان لیا جائے۔ تو اس سے صاف ثابت ہے کہ قرآن شریف مکمل جمع نہ ہو سکا۔

چوتھی دلیل۔ وانذر عشیرتک الاقربین ورہطک منهم المخلصین (صحیح بخاری مجرب ص ۱۷۱) اور۔ پارہ بیواں۔ کتاب التفسیر ثبت یہ ابی لب ص ۱۱۱ اس آیت شریف کا دو سطر حصہ اب قرآن شریف میں نہیں ہے۔

احراق قرآن { حضرت عثمان جامع القرآن نے حضرت زید بن ثابت سے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ ان سب کو جلا دینے کا حکم دیا دو امر ہما سورة من القرآن فی کل صحیفۃ ومصحف ان یحرق اتمیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن۔ باب جمع القرآن پارہ بیواں ص ۱۷۱ طبع احمدی لاہور مشکوٰۃ۔ فضائل القرآن رابع دوئم ص ۱۲۱۔ ترجمہ عثمان کوئی نسخہ سی مطبوعہ بمبئی ص ۲۸ سطر ۱۸۔ نہج المؤمنین ملا محسن کشمیری۔ روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۲۲۹ سطر ۲ مطبوعہ تیغ بہادر لکھنؤ۔ تحفہ نذریہ مطبوعہ رفا و عظیم پور

۵۵۔

(ب) ملاحصاحب آپ نے جو خطابات امیر المومنین۔ و ذوالنورین حضرت عثمان کو دیئے ہیں۔ انکا ثبوت اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی کتب صحیح ستہ و اعلوٰیث صحیحہ سے بخشش۔ ورنہ آپ ملا کا لفظ اپنے نام سے اڑیوں پر ان کے پزند سریدان مے پیراند کا معاملہ نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آپ امت معلومہ کے تخت میں آجائیں۔

۲۔ اعتراض ملاکستانی۔ کتاب کافی کلینی فضل القرآن ص ۶۱ مطبوعہ نوکشتہ عن بشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاء به جبریل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعۃ عشر الف آیہ۔ اور قرآن مجید موجودہ میں تو صرف چھ ہزار اور کئی سو آیتیں ہیں۔ اہم موافق روایت شیعہ کے اس حساب سے دو تہائی قرآن ساقط ہے۔ حقیقت مذہب شیعہ ص ۱۸ نمبر ۱

جواب صابر۔ ملاحصاحب آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ موجود قرآن شریف میں چھ ہزار اور کئی سو آیت ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے شمار و اعداد بتائے ہیں۔ یا جناب رسالت مآب صلعم نے کتنی بتائی۔ یا حضرات اصحاب ثلاثہ بتلا گئے ہیں۔ اہ آپ کے بزرگان دین کا شمار و اعداد آیات القرآن میں سخت اختلاف ہے (دیکھو اتقان لزعم ۱۹ جلد اول فی عدد سورہ و آیاتہ و کلماتہ و حروفہ مطبوعہ مصر از ابتدائے ص ۶۶ لغایت ص ۷۷۔ شاید ایمان لاؤ)

ثبوت حضرت عبد اللہ ابن عباس کے نزدیک قرآن شریف کی کل آیات ۷۷۱۷ میں (اتقان جلد اول ص ۶۹)

۶۶۶۶	رموز القرآن کے مطابق
۶۲۱۴	مدنی قاریوں کے مطابق
۶۲۱۲	کیوں کے نزدیک

۴۲۵۰	شامیوں کے نزدیک
۴۲۱۶	بصروں کے نزدیک
۴۲۱۴	عراقیوں کے نزدیک
۴۲۳۶	کوفیوں کے نزدیک
۴۲۱۸	عبداللہ بن مسعود کے نزدیک
۴۰۰۰	ابو منصور و النقی کے نزدیک

نوٹ۔ لیجئے جناب الامام صاحب فرمائیے اس اختلاف کا کیا باعث ہے اور کونسی گنتی صحیح ہے۔ کیا یہ اختلاف انسانی ہے یا الہامی را اگر الہامی ہے تو کلام الہی میں اختلاف نہیں ہونا چاہئے

نوٹ۔ باقی احادیث نمبر ۲ سے لے کر اخیر صفحات تک کا مفصل جواب میں نے اپنے رسالہ اذکار القرآن میں دے دیا ہے آپ اس کو مفصل پڑھیں۔ ایک ہی مضمون کو بار بار پڑھنا اور مشغلہ کرنا تعینیع اوقات ہے۔ اہل اتنا سمجھ رکھیں کہ تحریف القرآن کے جس قدر رواۃ شیعہ ہیں وہ سب کے سب ضعیف ہیں۔ علی بن اسباط۔ محمد بن سلیمان محمد بن سنان اکثر احادیث کے راوی ہیں جو تینوں ضعیف اور غیر ثقہ ہیں۔ دیکھو اسماء الرجال کشی و اسماء الرجال نجاشی۔

الف علی بن اسباط۔ کان فطھیا۔ رجال کشی ص ۳۴۸ و رجال نجاشی ص ۱۰۰۔ مذہب فطحیہ ہمارے مذہب امامیہ آٹھ عشرہ کے مخالف ہے۔ اور وہ ہمارے ہم مذہب نہیں اس لئے قابل محبت نہیں۔

ب۔ محمد بن سلیمان۔ بن عبد اللہ الیمی ضعیف جداً لا یعول علیہ فی شئی۔ اسماء الرجال نجاشی ص ۲۵۰

ج۔ محمد بن سنان۔ ابو جعفر الزاہری و هو رجل ضعیف جداً لا یعول علیہ ولا یلتفت الی ما تقرؤ بہ۔ دیکھو اسماء الرجال نجاشی ص ۲۳۳

مطبوعہ ممبئی والسماء الرجال کشتی ص ۲۴ مطبوعہ ممبئی۔

نوٹ۔ جناب ملا صاحب اگر آپ حق پسند ہیں اور حق کے طالب ہیں اور اصول حدیث کے موافق یہ تمام اعلویت ضعیف ہو گئیں اور ہمارے واسطے متاثر حجت نہ ہیں اور اگر آپ مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی مخالفت میں خواہ مخواہ اوجھار کھائے بیٹھے ہیں اور غاندن رسالت معلم سے دشمنی و بغض و عداوت آپ کی جلی عاوت و طبیعت ثانیہ ہو گئی ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔ جب بنی امیہ اور بنی عباس کی توڑ اس فرقہ ناجیہ مذہب شیعہ کوڑ مٹا سکے۔ تو آپ کے کاغذی پھونکوں سے کب مٹ سکتا ہے۔ خود مٹ جاؤ گے۔ ذلیل ہو گئے اور ہر جگہ شرمندہ و خوار ہو گئے مگر مذہب امامیہ قیامت تک رہے گا۔ ۵

مٹ گئے آل محمد کے مٹا دیوے چلے بے آل محمد کے ستا دیوے

اعتقالات شیعہ۔ ہمارے شیخ رئیس الحدیث شیخ الصدوق محمد بن علی بن بابویہ القمی طیب اللہ شہادہ اپنے اعتقالات میں فرماتے ہیں۔ اعتقاد فان القرآن الذی انزل اللہ صلیہ بینہ ہو ما بین الدفتین وما فی ایدی الناس لیس بالکثر من ذلک قال ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فہو کاؤب تفسیر صافی مطبوعہ طہران ص ۱۳۱ آخر۔ رسالہ عقائد شیخ صدوق ص ۲۱ ترجمہ ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن شریف جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا۔ جو دو دفتینوں کے مابین ہے اور جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ نہیں اور نہ پایا۔ کہ جس نے ہماری طرف نسبت کی۔ کہ ہم اس کے یاقینی کے قائل ہیں۔ پس وہ محبوبنا ہے۔ انتی بلفظہ (بحث تحریف القرآن و کتبہ الوارث القرآن)

جوابات مختصر فرست عیقا و مسائل شیعیان پاک ص ۹

۱- عقیدہ بداء { اعتراض ملاں شیعیہ مذہب میں کہا ہے کہ خداوند کریم کو بداء ہو جاتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کبھی جاہل ہو جاتا ہے۔ یعنی جسکو انجام

کی خبر نہ رہتی ہو (بخوالہ احوال کافی ص ۸۷-۸۸) حقیقت مذہب شیعیہ ۱۹

جواب صابر۔ ملاں صاحب ہوش سمجھو۔ بدائی اچھی نہیں۔ کس لغت میں۔ کس آیت میں۔ کس حدیث میں بداء کے معنی جاہل لے ہیں۔ لغت اللہ علیہ الکافیہ میں۔ مداوت و نبض خاندان رسالت معلوم لے آپ کو کتنا مستغصب کر دیا ہے کہ حق بات کو چھپاتے ہو۔

الف بدؤ۔ بدؤ۔ آغاز کردن۔ شروع کرنا۔ بفعال بدأت ماضی اسی بدأت بہ (مصرع متباب الالف)

ب۔ بداء۔ آغاز تہرپیز (منہی لآب ضہ فضل الہ الاج یعنی شروع نئی رائے۔ لغات فیوزی ص ۷۰)

ج۔ قولہ تعالیٰ۔ قل سیرو فی الارض فانظروا کیف بداء المخلوق (پ۔ سورۃ النکبوت)

د۔ قولہ تعالیٰ۔ الذی احسن کل شئی خلقہ و بداء خلق الانسان من طین (پ۔ سورۃ السجہ)

لا۔ قولہ تعالیٰ۔ کما بدانا اول خلق لعنیدہ۔ و صد اعلیٰنا۔ اناکنا فاعلین (پ۔ سورۃ الانبیاء)

و۔ قولہ تعالیٰ۔ کما بداءکم تعودون (پ۔ سورۃ الاعراف) پس ملا صاحب جو معنی بداء کی اس جگہ کریں گے۔ وہ معنی احادیث و قرآن آئمہ اطہار علیہم السلام کے سمجھ لیں۔

نہ۔ اعتقاد شیعی فی البدار۔ وکیونہ ہر عقائد شیخ صدوق علیہ الرحمۃ مطبع اثنا عشری
 دہلی ۱۳۲۷ء۔ قال الشیخ ابو جعفر ان اليهود قالوا ان الله تبارک وتعالی
 قد فرغ من الامر قلنا بل هو تعالیٰ کل یوم هو فی شان لا یشغلہ شغل
 عن شان یحییٰ ویمیت ویمخلق ویزرق ویفعل ما یشاء وقلنا یمحو الله
 ما یشاء ویثبت و عندہ ام الکتاب وانہ لا یمحو الا ما کان فلا یثبت
 الا ما لم یکن وهذا الیس بیدار کما قالت الیہود واتباعہم فنبینا
 الیہود لعنہم الله فی ذلک الی قول بالسبذاء۔ الخ

شیخ ابو جعفر فرماتے ہیں۔ یہودی قائل ہیں کہ خدا تبارک و تعالیٰ سارے کاموں سے
 چھٹی پاچکا وہ بیکار ہو گیا، ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ہر روز نیا کام کرتا ہے۔ اسے ایک
 کام کرنا دوسرا کام کرنے سے نہیں روکتا۔ وہی زمین کرتا ہے وہی مار ڈالتا ہے
 وہی پیدا کرتا ہے وہی رخصی دیتا ہے اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور ہم تو یہ
 کہتے ہیں کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے مقرر کرتا ہے اور اس
 کی پس کتاب کی اہل موجود ہے اور وہ محو نہیں کرتا۔ مگر اس چیز کو جو پہلے سے
 ہوتی ہے اور ثابت نہیں کرتا ہے۔ مگر اس چیز کو جو موجود نہیں ہوتی ہے اور یہ
 وہ بدانیس ہے جس کے یہودی اور انکے تابعین قائل ہیں اور اور اس بداء
 کو یہ طاعنہ ہماری طرف منسوب کرتے ہیں اور مختلف قیاس و مذاق والے ہمارے
 مخالفین انکے ہم کلام ہو گئے دجیے ملاقاتی وغیرہ جاہل ملاں بداء کے معنی جہات
 کرتے ہیں۔

قال الصادق علیہ السلام ما بعث الله نبیا قط حتیٰ یاخذ علیہ
 الاقرار بالعبودیت و خلع الانداد وان الله یوخر ما یشاء ویقدم ما یشاء
 و نسخ الشرع والاحکام بشوئینہ نبینا و احکامہ من ذلک و نسخ
 الکتاب بالقرآن من ذلک

ترجمہ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

اس سے بہتر یاد دہی ہی نازل بھی کر دیتی ہیں۔ اسے پیغمبر کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نوٹ۔ کیا اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشمسہ نہیں کیا وہ پہلے سچ سمجھ کر احکام شریعت نازل نہیں کرتا کہ پھر کچھ مدت کے بعد اپنے فرمان کو منسوب کر دیتا ہے اور دوسرا حکم بھیجتا ہے کیا اس کو بدواً ہوتا ہے۔ ماہو جوا بکم فہو حوا ینا۔

۲۔ تقیہ { اعتراض ملاطفتی۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ انبیاء و ائمہ اطہرین جھوٹ بولا کرتے ہیں۔ اصول کافی ص ۴۲۲ قال ابو جعفر علیہ السلام التقیہ من دینی و دین ابائی و لا ایمان لمن لا تقیہ لہ یعنی وہاں امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ و ادا کا دین ہے۔ جو شخص تقیہ نہ کرے وہ بے ایمان ہے

جواب صابر۔ تقیہ کے جواز پر متعدد رسالے شیعوں کی طرف سے لاجواب پڑے ہیں۔ علاوہ انہیں اخبار و رجف سیالکوٹ میں اس کے متعلق کئی جامع مضامین نکل چکے ہیں۔ انکا تو کوئی جواب نہیں۔ البتہ مردہ باتیں مکر رہ کر لکھتے رہتے ہیں اور شرم نہیں کرتے۔ دیکھو موعظ تقیہ۔ رسالہ تقیہ۔ جواز تقیہ وغیرہ۔ تقیہ کتاب اللہ و سنت و آثار صحابہ وغیرہ شہادت ہے اور وہ عین ایمان ہے جھوٹ۔ نفاق اور تقیہ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کاذب اور منافق ملعون ابدی ہوتے ہیں۔ برخلاف تقیہ والے کے کہ وہ مومن ہوتا ہے۔ تقیہ کے معنی لغوی۔ رسی۔ اصطلاحی۔ عرفی ہر گز جھوٹ و نفاق کے نہیں۔ نہ آپ کسی لغت۔ کسی آیت باحدیث شریف سے پیش کر سکتے ہیں۔ تقاہ۔ تقیہ۔ پرہیز گاری کے معنی میں آتا ہے۔ دیکھو صراح۔ منستی الارب۔ لغات فیروزی وغیرہ

۱۔ تقیہ عین ایمان اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قال اللہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیا من دون المؤمنین و من یفعل ذالک فلین

من الله في مشئ الا ان تقو منهم لقمه و يحذر كم الله نفسه والى الله
 المصير (آیت - ع ۱۱) ترجمہ - یعنی مسلمانوں کو چاہئے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کاڑوں
 کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جواب کہے گا تو اس سے امد سے کچھ سروکار نہیں
 مگر اس تدبیر سے کسی طرح پرانگی شرارت سے بچنا چاہو تو خیر اور امد تم کو اپنے
 جلال سے دلاتا ہے (ترجمہ تفسیری) تفسیر کشاف - تفسیر کبیر - تفسیر حسینی - تفسیر
 درمنثور - تفسیر معالم التنزیل - تفسیر بیضاوی و صحیح بخاری و دیگر تفاسیر و کتب
 احادیث اہل سنت و اجماعت سے ثابت ہے کہ بوقت ضرورت جان و مال کی حفاظت کے لئے تقیہ کرنا جائز ہے۔

دوسری آیت شریف - من کفر بالله من بعد ایمانه الا من
 اکرا و قلبه مطمئن بالايمان ولكن من شرح بالكفر صدرا فعليه
 غضب من الله ولهم عذاب عظیم (آیت - ع ۱۳) ترجمہ - جو شخص کفر چھوڑ
 کیا جاوے مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس کے کچھ مواخذہ
 نہیں لیکن جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کے ساتھ کفر کرے اور کفر بھی کرے
 تو جی کھول کر تو ایسے لوگوں پر خدا کا غضب اور ان کے لئے برا سخت عذاب ہے
 تفسیر حسینی - تفسیر کبیر - تفسیر درمنثور - بیضاوی - معالم التنزیل - صحیح بخاری و دیگر
 تفاسیر اہل سنت کا اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت ہمار بن یاسر کی شان میں نازل
 ہوئی۔ جب کہ سختی کفار سے ان کی زبان مبارک سے کلمات کفر نکل گئے لیکن
 دل ان کا نور ایمان سے منور تھا۔ یعنی اہل سنت کے نزدیک بوقت خوف ہمار کفر
 نہ دینا جائز ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی تائید میں نہایت ہے۔

تیسری آیت شریف - وذل رجل مومن من ال و بنعم شایعہ
 ایمان (پہلے ۹) ترجمہ فرعون کے لوگوں میں سے ایک مرد ایمان دار اور وہ اپنے
 ایمان کو چھپائے رکھتا تھا۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے باوجود ایمان
 چھپائے رکھنے کے اسے مومن کے لفظ سے پکارا ہے اگر تقیہ یعنی ایمان

کا چھپانا نفاق اور بزدلی ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ کسی مومن آل فرعون کی تعریف نہ فرماتا
عجب الصفات ہے کہ بوقت ضرورت ایمان چھپانے کو اللہ تعالیٰ تو فعل مومن
قرار دے اور ملاقاتی اور اس کے ہم خیال نا صبی اور خارجی نفاق جھوٹ اور
بزدلی سے تعبیر کریں۔ شرم! شرم! شرم!

حدیث بخاری۔ کتاب فیض الباری شرح صحیح بخاری۔ کتاب الاکراہ
باب وقول اللہ الامن اگرہ وقلوبہ مطمئن بالايمان۔ پارہ الثانیوں
ص ۱۶۹ سطر اخیر تا ص ۱۷۱ پر ہے۔ یہ آیت حضرت عمار بن یاسرؓ کے حق میں اتری
کہ انکو مشرکین مکہ نے پکڑا اور سخت عذاب کیا۔ تو حضرت عمار نے زبان سے کہا
کہ میں نے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کفر کیا اور جو لائے (یعنی قرآن سے انکار کیا) بات
کافروں کو خوش لگی۔ انہوں نے انکو چھوڑ دیا پھر عمارؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے دل کو کس طرح
پاتا ہے۔ کہا کہ ایمان کے ساتھ آرام پکڑنے والا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر پھر کریں تو تو بھی اسی طرح کریو اور طبری نے ابن عباس سے روایت
کی ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ جو ایمان کے بعد
مرتد ہو جائے اس پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور جو زبان سے زبردستی کیا جائے
اور دل سے مخالف ہو۔ یعنی اس کے دل میں ایمان ہو تاکہ اس کے ساتھ کفر سے
نجات پاوے تو اس پر کوئی ہرج نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بندوں کو
اس کا مواخذہ ہوتا ہے۔ جو مکے دل میں اعتقاد ہو (فتح) وقال الا ان تتقوا
منہم تقاؤ وہی تقیہ۔ اور خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ مگر یہ کہ تم پکڑو ان سے بچاؤ اور
یہ تقیہ ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں۔ کہ مسلمان کافر کو نہ باطن میں نہ ظاہر میں فریق
بنائیں۔ مگر واسطے تقیہ کے ظاہر میں کہ اس کے واسطے جائز ہے کہ اس کو ظاہر میں
دوست پکڑ لے اور دل سے اس کے ساتھ دشمنی رکھے۔ (بخاری ص ۱۷۱ فتح

ب۔ وقال الحسن التقيۃ الی لیم القیامۃ۔ یعنی حسن بھری نے کہا اسلام کے واسطے قیامت تک تقیہ جائز ہے۔ لیکن اگر کسی کے قتل کو لے کر نہ رہتی کیا جاوے تو اس میں معذور نہیں ہوتا۔ اور معنی تقیہ کے فنا ہے ظاہر کرنے اس چیز کے سے کہ دل میں ہو اعتقاد وغیرہ سے۔ ابن عباس نے کہا کہ تقیہ زبان سے ہے اور دل قرار پانے والا ہے ساتھ ایمان کے دفع الہاری۔ فیض الباری ترجمہ بخاری ص ۱۷۸ مطبع محمدی لاہور

ج۔ کنز العمال کتاب سنی جلد دوم ص ۱۷۸ نمبر حدیث ص ۱۷۸ پر ہے لا ین امن لا تقیہ لہ۔ جس کا تقیہ نہیں اس کا دین نہیں۔

د۔ تقیہ والا ایمان سے منور مطمئن قلب ہوتا ہے اور وقت ضرورت جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے واسطے چند کلمات ایسے کہہ دیتا ہے جس سے اس کی جان بچ جاتی ہے۔ مگر منافق مذہب کا میٹھا اور دل کا کھوٹا ہوتا ہے۔ منافق کا دل کذب و افترا۔ بے ایمانی اور نفاق سے پر ہوتا ہے مگر وہ ظاہر طور پر ایمان اور اسلام کا اظہار کرتا ہے تقیہ ہمیشہ دار الحرب اور دشمنان اسلام و دین کے سامنے ہوتا ہے۔ بنی امیہ اور بنی عباس کی اسلامی سلطنتیں اسلام کے واسطے ایک طاعونی اور زندقہ جانی تھیں جس میں ظاہر تو اسلامی شان و شوکت و نمائش اور گھٹ تھا۔ مگر باطن میں اسلام کی مروت اور دشمنی حق کا کتمان اور باطل کو فروغ تھا۔ خلاف کتاب اللہ و سنت قیاس۔ اجتہاد۔ رائے۔ فتنے۔ فجور۔ جہد ظلم کا دور دورہ تھا حقیقی وراثت نبوت و مالکین شریعت پر ہر طرح کے مظالم و مصائب ڈالے جاتے تھے اور آلہ مصیبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان و احکام کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ انہی مخالفت میں حقیقی اسلام کو مٹانے اور برباد کرنے کے واسطے اور دنیا اسلام چمکانے کی واسطے مختلف عقائد کے کئی فرقے اسی زمانہ میں پیدا ہوئے۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ منبلی۔ اشعری۔ خارجی۔ ولابی۔ نجدی۔ معتزلی۔ ناصبی۔ جمہی۔ جبری وغیرہ۔ جو سب کے سب سنی المذہب کہلاتے جنہوں نے چشمہ اسلام کو گندہ کر دیا جو بادشاہ اور عالم و مجتہد۔

پیدا ہوا۔ وہی ایک سنی فک کی اس چشمہ اسلام میں ڈال گیا اور حقیقی اسلام کو بند کر دیا
 اس نے امت مسلمہ کے حقیقی اسلام پر قرار رکھنے کے واسطے ہر سلطنت میں باطل
 اور کذب اور جھوٹ کے مقابلہ میں حق کو ظاہر کیا۔ کہ یکے بعد دیگرے نسل بعد نسل آئمہ
 اطہار علیہم السلام کو سہوٹ کیا۔ چھروانیوں اور عباسیوں اور خوارج کو صراط مستقیم
 دکھاتے رہے باطل اور حق میں امتیاز نہ کرتے رہے۔ مگر یہ سلطنت میں رولستان
 اسلام آئمہ اہلبیت رسالت صلعم کو ہمیشہ تکالیف اور فتنیں پہناتے رہے انہیں
 شہید کیا۔ جیل خانوں میں قید کیا انکے محبوں اور موالیوں اور شیعوں کو طرح طرح
 کے مذاہب میں مبتلا رکھا۔ جلا وطن کیا۔ انکو زندہ دیواروں میں جڑا دیا۔ مگر ان مومنین
 مخلصین شیعیان امیر المومنین علیہ السلام نے دامن آئمہ اطہار کو نہ چھوڑا۔ پس اس
 خطرناک اور ہزار شوب و نازک زمانہ میں جناب ام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے مریدان
 و محبان کو تقیہ میں عمل سکھانے کے اور خفیہ طوراً علان حق اور اشاعت مذہب اسلام
 کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج تین کروڑ شیعہ ہندوستان میں موجود ہے
 جو تمام فرق باطلہ و ضالہ کے بالمقابل سینہ سپر ہیں اور ہر ایک کا ناظرہ بند کر رکھا ہے
 کہ ہر ایک غیر مذہب کا عالم شیعہ بیان حید کرار سے بھاگتا پھرتا ہے۔ مقابل نہیں ہوتا
 اور یہ فرقہ ناجیہ مذہب شیعہ ہر ایک واپلی بخاری۔ خارجی۔ ماصی۔ مرزائی۔ چکراوادی
 وغیرہ کی کما حقہ تردید و تکذیب کر رہا ہے۔ اسی تفتیکانہ نتیجہ ہے کہ آج پنجاب میں ہر ایک
 شہر و گاؤں میں مذہب شیعہ کو ترنی ہو رہی ہے اور لوگ جوق در جوق اصلی دین
 الہی میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔

۴۔ تقیہ کرنا انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا فعل ہے۔ چنانچہ حضرت
 موسیٰ علیہ السلام فرعونوں میں تقیہ سے لبر کرتے تھے تفسیر یضیاء ص ۱۰۱
 کتاب سنی۔

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ تقیہ کیا۔ مگر نبیوں نے آپ کو جھوٹ
 و کذب کی تہمت لگائی۔ اور ایک حدیث۔ صنیف۔ موصد۔ اولو العزم۔ پیغمبر نبی کا محلو

اشد کا ذنب بنادیا۔ دیکھو مشکوٰۃ باب ہد الخلق۔ فضل اول۔ شافعی۔ باب تفسیر سورہ
انہما۔ بخاری پٹ دیو)

۴۔ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معظمہ میں حضرت زید بن ارقم کے مکان
میں چھپ کر نماز پڑھتے تھے تین سال تک شعب حضرت ابوطالب میں محصور
رہے۔ تین سال تک اپنی نبوت و رسالت کو پوشیدہ رکھا فاصدع جالو صرط
عرض عن المشرکین کے حکم پہ تبلیغ شروع کی یہ خاص تفسیر تھا۔ دیکھو تفسیر منشور
جلد چارم ص ۱۔ تفسیر عالم التشریل ص ۲۹۹۔ تاریخ غیس ص ۳۲۲۔ کتاب نفاک النجاة
فی الامامہ والصلوۃ۔

۳۔ صلح حدیبیہ میں لفظ رسول اللہ کو صلح نامہ سے کٹوا دیا اور کفار سے صلح
کلی (بخاری پٹ)

۵۔ فارثوں میں تین رات تک چپے رہے اور مشرکین و کفار مکہ کے در سے
تبلیغ نہ کر سکے۔ (قرآن شریف)

۶۔ مشرکین کو کفار کے معظمہ کے خوف اور اللہ سے خاند کعبہ کی تعمیر مطابق تعمیر
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کر سکے (بخاری پٹ)

۷۔ ایک منافق کا جنازہ پڑھا اور اپنا کرتہ اتار کر اس کے بیٹے کے حوالہ کیا

۸۔ سحہ والنجم کو پڑھتے وقت قریش کفار کے معظمہ کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جس اور نکاح کی تفریق فرمائی اور بتوں کو شفیع قرار دیا۔ ان کے انوار الحق علی
ان شفاعتین لشرعی بہت بلند مرتبہ دیتا ہیں۔ انکی شفاعت کی امید رکھنی چاہیے۔

۹۔ صاحبہ لدیہ۔ ابن ابی حاتم۔ طبری۔ ابن المنذر۔ سیرۃ النعمان ص ۱۔ تفسیر
ناو الاخرت۔ تفسیر عالم التشریل۔ تفسیر حلالیں۔ کشاف۔ تفسیر مدارک التشریل۔ تفسیر ابن
مسعود۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر کلینی۔ مدارک النبوة جلد دوم ص ۵۰۰۔ نزل کثور۔ تحفۃ اثنا عشریہ
کید ششم۔ مظاہر حق جلد اول ص ۳۵۸۔ غنیۃ الطالبین۔ معارج النبوة رکن ۳ ص ۲۰۰

۹۔ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باوجود منع کرنے کے حضرت

ابوبکر نے خانہ کعبہ میں اسلام کا اعلان کیا۔ تو ابن ربیعہ کے ہاتھوں بہت مار پیٹ

مائی۔ معارج النبوة رکن سوم ص ۵۲

تقیہ توڑنے سے ناک منہ خمار لگائیں تو پھر شیعوں سے مریم کا قصیدہ پڑھیں سکتا
پس کتاب الشہادت و آثار صحابہ و واقعات سے صاف ثابت ہوا کہ تقیہ
باعث ایمان ہے اور اس کا منکر بے ایمان ہے۔

۱۰۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنی دو عورتوں کو دین کی تعلیم دی۔ اور
ان سے اقرار لیا کہ کسی کو خبر نہ کرنا میرا نام نہ بنانا الخ (ابن ماجہ مترجم جلد ثالث
ص ۳۰۴ مطبع صدیقی)

اعتراف ملا شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اعلیٰ درجہ کی عبادت
ہے۔ جہنم بولے وہ بے ایمان و بے دین ہے (عقیدہ ۴ ص ۱)

جواب صابر۔ جو بلا حوالہ کتب جھوٹ لکھے وہ واقعی بے ایمان اور بے دین
ہے شیعہ مذہب کی کس کتاب میں یہ لکھا ہے لعنۃ اللہ علیہم اجمعین۔ ملا
صاحب کتب اور افترا و بتیان سے لے آؤ یہ ملا کا کام نہیں۔

اعتراف ملا عقیدہ ۷۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ تقیہ یعنی جھوٹ
بولنا انسان کے دین سے ہے۔ اس لئے حضرت یوسف و ابراہیم علیہم السلام
نے جھوٹ بولا تھا (حقیقت مذہب شیعہ ص ۱)

جواب صابر۔ جو شخص تقیہ کے معنی جھوٹ بولنا کرے اور مذہب امامیہ
فرقہ ناجیہ پر جھوٹی ہمت لگائے وہ خود جھوٹا ہے۔ بولو حضرت یوسف اور حضرت ابراہیم
علیہم السلام نے تقیہ نہیں کیا تھا۔ تو کیا معاذ اللہ جھوٹ و کذب بولا۔
تمہاری کتاب میں پکارا کہ یہ سچی ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے
تیسیر الباری ترجمہ کتاب مجمع بخاری پارہ تیرہواں ص ۶۳۔ کتاب بدائع الصالحین و بخاری
پہلے ص ۱۰۷ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے ایک
ستاروں کو کہہ کر کہا کہ میں پیار ہوا ہوں گا۔ دوسرے کہ اس پر ہے بٹھتے

ان تہوں کو توٹا ہے اور تیسرا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجہ کو اپنی بہن کہا۔ مولانا ملامتانی اور اسکے مرید یہ تفسیر تھایا تو یہ یا مسلمانوں کو صاف جھوٹ۔

بعد حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کا سامان سفر تیار کر دیا تو بھائی اپنے کا کٹہرا اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے پکارا قافلہ والو تم بیک چھو (سورہ یوسف پک) بولو ملامتانی جناب یوسف علیہ السلام کا فضل یہ کیا تھا۔

کو اسے سنو۔ گر جھوٹ ابراہیم نے بولے۔ بھاپھر کان صدیقاً بنیا ہو نہیں سکتا قرآن کریم میں تو خداوند عالم نے ارشاد فرمایا واذکر فی الکتاب ابراہیم انہ کان صدیقاً بنیاً۔ لیکن بخاری شریف کا یہ بھی احسان ہے کہ آپ کو ایک دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ کاذب بنا دیا معاذ اللہ منہ۔ ملامتانی یہ آپ کے سناری سنائی کی قرآن دانی ہے۔

۶۔ اصول کفر اعتراض ملا عقیدہ نمبر ۶۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اصول کفر کے تین ہیں جن سے ایک کفر آدم علیہ

السلام پر بھی عائد ہوا۔ لہذا وہ بھی فاسق ہوئے۔ اصول کافی ص ۱۱۰ جواب صابر۔ لہذا وہ بھی فاسق ہوئے یہ فرقہ ملامتانی کا ابحاثی ہے۔ مخالفین مذہب امامیہ کا ہمیشہ سے طریقہ چلا آتا ہے۔ کہ وہ حق کو چھپانے کے واسطے بہت سے کج و فریب و مغالط سے کام لیتے ہیں اور اپنی طرف سے تہمت لگاتے ہیں۔ کفر کے معنی۔ انکار کرنا۔ ناشکری کرنا۔ قال اللہ تعالیٰ انا ہدینا الی السبیل اما شاکر اور اما کفورا۔ یہاں کفورا کے معنی ناشکر گزارہ ہے۔ اصول کافی ص ۱۱۰ کی حدیث شریف قابل اعتراض ہرگز نہیں۔ عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اصول الکفر ثلاثہ الحرص والاستکبار والحسد فاما الحرص فان ادم حین نہی عن الشجرۃ حملہ الحرص علی ان اکل منها۔ واما الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لادم

غابی۔ واما الحسد فانہا ادم حیث قتل احدہما صاحبہ انتہی۔

ترجمہ۔ ابی بصیر صحابی سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
ہاشمیری کی بنیاد دو چیز تین ہیں۔ حرص اور تکبر اور حسد۔ مگر حرص جس وقت حکمت
آدم کو درخت کے پھل کھانے سے منع کیا گیا۔ تو حضرت آدم کو اس کے کھانے
کی حرص پیدا ہوئی۔ اور تکبر جس وقت شیطان کو حضرت آدم کے تعظیم کرنے کا حکم
ملا تو اس نے انکار کیا۔ اور حسد جب حضرت آدم علیہ السلام کے میٹھوں میں سے
ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا۔

اس کی تشبیح جناب فیض مآب فخر الشکلیں زبۃ العظیمین مولانا مولوی سیّد
محمد حسین صاحب سرسوی ایڈیٹر البریلین نے رسالہ البریلین جلد ۴ نمبر ۱۲ بابت ماہ
دئی ۱۳۳۳ھ میں مدلل بحث فرمائی ہے جس میں اس کو تبرکاً بلفظہ نقل کرتا ہوں۔ شاید
کہ ملاطفتی اصدا اس کے ہم خیال کمذہب کو راہ ہدایت نصیب ہو۔

۔۔۔ حدیث اندو سے اصول علم حدیث و معادیت صحیح و قطعی الصدور معلوم ہوتی ہے
رہی حدیث ابی بصیر صحابی بزرگ حضرت صادقین علیہما السلام ہیں اور یہ امر
بھی مسلم ہے کہ حضرت آدم ابوالبشر نبی برحق و خلیفۃ اللہ ہیں اور خلیفہ اپنی مختلف کا
ائمہ ہوتا ہے خلیفہ میں صفات مختلف جلوہ گر ہونے چاہئیں۔ پس کیونکر ممکن ہے
کہ وجود حق و غیر مطلق کا خلیفہ بصفات کفر ہو۔ اگر بغرض محال و بنیال خام بعض
علماء ناجہال ہم حضرت ابوالبشر کے لئے عصمت مطلقہ کے قائل نہ بھی ہوں۔
تب بھی صدقہ کفر خلیفہ خدا اور معلم اول نزع بشر سے قطعاً محال ہے۔ کافر و منکر
معبودیت اللہ یا فرمان خدا کسی داعی الی الایمان و معلم برحق نہیں ہو سکتا پس
جب حدیث صحیح ہے اور حضرت ابوالبشر سے صدقہ کفر محال تو لازم آتا کہ معانی
حدیث میں تبرک کیا جائے اور اس کے سمجھنے کے لئے چند مقامات کی ضرورت ہے
اول یہ کہ اصول کفر کے کیا معنی ہیں اور امور مذکورہ (حرص۔ استکبار اور حسد)
کس طرح اصول کفر ہیں۔ دوم یہ کہ صرف انہی چیزوں کا اصول کفر قرار دیا گیا ہے

یا اللہ بھی کسی چیز کو؟ پس کلم ہے اور ہر وقت شاہد محسوس۔ کوئی مائل اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ حکیم و فلاسفر کہ حرص و تکبر اور حسد کا مادہ ہر فرد بشر میں موجود ہے۔ کوئی فرد اس سے خالی نہیں۔ کیونکہ فطرت انسانی میں داخل ہے۔ مثلاً حرص کو لیجئے۔ حرص نام ہے اثر قوت شہوانی کا اور کوئی فرد از جنس بشر قوت شہوانی سے خالی نہیں۔ فطرت میں داخل ہے۔ کیونکہ اگر انسان یا حیوان میں قوت شہوت (خواہش) نہ ہو تو وہ نہ کھائے اور نہ پئے۔ نہ آرام کرے اور فرد ہلاک ہو جائے اور لامنتوت کے دو درجے ہیں۔ خواہش بقاء شخص۔ خواہش بقاء نوع۔

بقا شخص کی خواہش اس کو طلب غذا اور آب و ہوا و آرام و راحت مکان و لباس پر پراپیغتہ کرتی ہے اور بقا نوع کی خواہش طلب نسل پر اور طلب نسل جوڑی کی خواہش اور اس سے ہم خواب ہونے کو اور شاہد ہے کہ ان چیزوں سے کوئی فرد بشر خالی نہیں ہے۔ اگر یہ قوت نہ ہوتی تو نوع انسانی باقی ہی نہ رہتی کہ بقا، اس کی توالد و تاسل پر مبنی ہے۔ اس لئے کسی شخص میں مطلق قوت شہوانی کا ہونا جس کے اثر کو حرص کہتے ہیں بڑا اور مذموم نہیں۔ یہ قوت ضرور ہر ایک میں ہوگی اور ہونی چاہئے۔ کوئی بنی یا رسول یا ولی اس سے خالی نہیں ہو سکتا ہی طرح تکبر و حسد کو قیاس کر لیجئے اور دیکھئے کہ خطرہ کئی مادہ مطلق تکبر و حسد سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اگر اس میں بے باتیں نہ ہوں تو وہ عزت و آبر و ستائم رکھ سکتا ہے اور نہ ترقی کر سکتا ہے۔ پس جب کہ کوئی فرد بشر حرص و تکبر و حسد سے خالی نہیں اور تینوں اصول کفر ہیں۔ پس اگر ان کا مطلق وجود۔ موجب کفر ہو۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ جنس بشر کل کی کل کافر ہے اور کوئی فرد اپنے خالق و صانع پر ایمان نہیں رکھتا یا اس کی اطاعت نہیں کرتا۔ اور ہر فرد جنس بشر کا مطلقاً کافر ہونا دلیل نفقہ ہے کیونکہ ایمان کمال ہے اور کفر نقصان اور نفقہ مصنوع وال ہوتا ہے نفقہ صانع پر۔ لہذا لازم آیا کہ صانع عالم جامع جمیع صفات کا یہ معاذ اللہ ناقص ہو اور یہ قطعاً محال ہے۔ لہذا تمام جنس بشر کا کافر ہونا بھی محال ہے اور جب تمام جنس بشر

مطلقاً کافر نہیں۔ تو ضرور اس میں کچھ افراد منصف بصفۃ ایمان ہیں۔ لیکن حرص
و حسد و تکبر ہر ایک میں موجود ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مطلق حرص و حسد و تکبر
کا وجود کسی میں موجب کفر و مصداق کافر نہیں اور یہی مسلم و محقق و مشاہد و محسوس ہے
اور کوئی اس کا انکار نہیں سکتا۔ کیونکہ بہترین جنس بشر کامل و اکمل بلکہ مبین
حقیقت و حقیقت ایمان یعنی حضرت خاتم النبیین و افضل المرسلین صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو بھی حرصیں کھا گیا ہے اور قرآن میں صفت حرص سے منصف کیا گیا۔
چنانچہ کلام پاک میں خدا فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز
علیہ ما غنتم حرص علیکم بالمومنین روف رحیم۔ تم ہی میں سے
ممتا سے پاس پیغمبر آیا ہے۔ کہ اس کو یہ سخت ناگوار گزرتا ہے۔ کہ تم کو کوئی رنج و
تکلیف پہنچے وہ تم پر حرصیں ہے اور مومنین کے ساتھ بہت نرمی و مہربانی سے
پیش آنے والا و اکثر الناس و لوجہ صحت بمومنین۔ یہاں یہ بھی معلوم
ہوا۔ کہ حرص و دستم کی ہے۔ ایک اچھے کام پر حرص۔ دوسرے برے کام
پر حرص۔ نیک کام پر حرص کرنا اور گناہ پر حرص کرنا۔ پس حرص اول ممدوح ہے
اور حرص دوم مذموم الی آخر (البرہان ص ۳۱ یا ص ۳۲) نتیجہ نکلا کہ حرص تکبر اور
حسد یہ امور کفر کی جڑیں و بنیادیں۔ جب کسی شخص میں نشوونما پا کر اپنے انتہا درجہ
حکمت پہنچ جائیں۔ صاحبِ اعتدال سے بڑھ جائیں۔ تو انسان کو کافر بنا دیتے ہیں۔ اور
حرص نیک انسان کو متقی و پرہیزگار بناتا ہے حضرت آدم علیہ السلام کا یہ ارادہ
تھا۔ کہ اس رخت کو کھا کر حیات ابدی حاصل کروں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور
میں رہوں۔ اور یہ حرص کا باعث تھا۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے حرص
آدم کا ذکر کفر کی مثال کے لئے نہیں فرمایا۔ بلکہ حرص کی شناخت کے لئے کفر
کیا یعنی خواہش جو حضرت آدم میں اول اول و رخت کی بابت ظاہر ہوئے حضرت
یلوب نے حرص کیا (مکھوۃ۔ باب ۷، اخلق)

اعتراف ملا۔ عقیدہ نمبر ۷۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت آدم

علیہ السلام اولوالعزم بنیہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے آل محمد کی خلافت کا اقرار نہیں کیا تھا۔ اصول کافی ص ۲۶۳

جواب صابر۔ ملا صاحب اس عقیدہ میں مذہب سنی ہمارے ساتھ مشترک ہے تفسیر علّامین ص ۱۸ مطیع جبرن پرکاش دہلی تحت آیہ فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل رحم۔ الاحقاف ۱ میں ہے فلیس منهم آدم لقوله تعالیٰ ولعمر نجد لہ غرما ولا یونس الخ۔ ان میں نہ حضرت آدم ہیں نہ حضرت یونس۔

ب۔ تفسیر تدری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم ص ۴۳۴۔ ۲۔ سورہ احقاف آخر پر ہے۔ فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل اور وہ اولوالعزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علی نبیا وعلیم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ امام محی السنہ رحمت اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اولوالعزم وہ رسول ہیں۔ جن کا ذکر دو جگہ پر خاص کر کے ہوا ہے۔ ایک میثاق لینے کے مقام پر اس آیت میں کہ واذ اخذنا من النبین میثاقہم ومنتک ومن نوح وابراہیم وموسے وعیسیٰ دوسری جگہ اس آیت میں کہ شرع لکم من الذین فادعی بہ نوحا وابراہیم وموسے وعیسیٰ اور وہ رسول مشریت اللہ ہیں اور ہمارے جناب سلطان الامین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ زاد الہدی میں لکھا ہے کہ سب بنیہ اولوالعزم ہیں مگر حضرت آدم اور حضرت یونس اور حضرت سلیمان علیہم السلام (اصول کافی ص ۱۷۱ کثور)۔

۸۔ اعتراض ملا۔ عقیدہ ۷۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم کو صبر نبوت کا ملا ہے۔ امامت کا نہیں ملا۔ حیات القلوب مطبع نزل کشور

جواب صابر۔ ملا صاحب آپ اصول کافی ص ۱۷۱ پر یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں (تفسیر صفائی ص ۱۸) وقد کان ابراہیم نبیا

ولیس ہامام حتی قال اللہ انی جاعلک للناس اماما قال ومن فدیق فقال اللہ لا ینال محمدی الظالمین من عبہ ضما او اثنا لایک

ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم نبی تھا اور اس وقت تک امام نہیں تھا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ میں تجھ کو مخلوق کا امام بنانے والا ہوں۔ حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔ میری اولاد سے بھی امام بنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا علم امامت ظالموں کو نہیں ملے گا۔ یعنی جن لوگوں نے بتوں اور ٹھاکروں کی پوجا کی وہ امام نہیں ہونگے انتہی۔ اور یہ وعدہ الہی اس طرح پورا ہوا کہ سینا محمد رسول اللہ صلیم سے لے کر سیدنا امام مہدی علیہ السلام تک امام کہلائے۔

۹۔ اعتراض ملا عقیدہ نمبر ۹۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اولوالعزم پیغمبر صرف پانچ تھے۔ حضرت نوح و حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت محمد رسول اللہ علیہم السلام حیات القلوب جلد اول مذاہن یقین ص ۱۱۱ جواب صابر سنی اور شیعہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اولوالعزم پیغمبر صرف پانچ ہیں۔ یہ اعتراض جناب کی کم علمی اور محدود واقفیت علوم شرعیہ و عدم مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ صرف جناب کو فتنہ و فساد سے کام ہے۔ تحقیق حق سے ہرگز واسطہ نہیں

۱۰۔ ہمیں اتنی بخشی { اعتراض ملا ملتانی۔ عقیدہ عنا۔ کہ آنحضرت صلیم کے لئے بغیر عقد اور مہر کے عورت مومنہ

حلال تھی جس سے چاہیں تن بخشی کریں۔ کتاب حق یقین اردو ص ۱۱۱ و حیات القلوب جلد دوم ص ۱۱۱

جواب صابر۔ ملا صاحب یہ مسئلہ بھی سنی اور شیعہ کا متفقہ مسئلہ ہے اور قرآن شریف اس کی تائید کرتا ہے اور آپ کی عدم واقفیت اور کم فہمی اور علم کفر ہر کر کے آپ کو سخت شرمندہ کرتا ہے۔ سنو۔ قال اللہ تعالیٰ وامرأۃ مومنۃ ان وہبت لنفسها للنبی ان اراد النبی ان یتحصکھا خالصۃ لنفسہ دون المومنین (پہ۔ سورۃ الاحزاب ص ۴) ترجمہ۔ او ایمان والہ عورت اگر بخش دیوے۔ یعنی بغیر مہر کے جان اپنے واسطے نبی

کے اگر ارادہ کرے نبی یہ کہ نکاح کرے اس کو خالص واسطے تہرے لینے
 واسطے اپنے سوائے مسلمانوں کے (ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب)
 تفسیر تدری ترجمہ تفسیر حنبلی جلد دوم ص ۲۶۲ - سورۃ الاحزاب ط ۲
 یہ ہے لینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات سے یہ بات ہے کہ حفظ
 ہبہ (نہ بخشی) کے ساتھ ہی بے مہر اور بے نکاح عورت پر آپ تصرف کر
 سکتے تھے۔ امام اعظم نے فرمایا ہے کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح بندہ جاتا ہے۔ مگر
 مرثیٰ لازم ہے اور اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ صورت کس بی بی کیساتھ
 واقع ہوئی۔ بہت مشورہ بات ہے کہ ہبہ واقع ہوئی۔ حضرت زینب بنت جحش
 سے کہ انہیں ام المساکین کہتے ہیں۔ یا حضرت خولہ بنت حکیم سے یا حضرت میمونہ
 بنت حارث سے یا حضرت ام شریک بنت جابر سے الخ
 ب۔ تفسیر عدالین بطلب نکاح باغیر صداق۔
 ج۔ خصال کبری جلد ثانی مطبوعہ دارۃ المعارف حیدرآباد دکن ص ۲۴۵
 - ۲۴۶/۲۴۹

(۱) مباح النیوۃ جلد دوم ص ۶۱۷ نزل کشور
 (۲) مناج النیوۃ ترجمہ مباح النیوۃ جلد دوم ص ۶۱۷ نزل کشور
 و۔ فرمائیے ملا صاحب جوہیہ۔ بی بی زینب مطلقہ زید غلام۔ بی بی میمونہ
 بی بی صفیہ کا نکاح کس نے پڑھا اور کیا حق مہر مقرر ہوا تھا ساتھ ساتھ ابوہانہ منکم
 ان کنتم صادقین۔
 ۱۱۔ اعتراف ملا ملتانی۔ عقیدہ نمبر ۱۱ شیعہ مذہب میں لکھا ہے
 کہ بعد از شریف امام مدنی کے زانیہ میں غضب و لعنت کا مقام ہوگا۔ حق الیقین
 اردو ص ۲۶۶۔

جواب صابر۔ یہ اعتراف بالکل لغو اور فضول ہے۔ کیونکہ جہاں تو نسب
 و خونی کا زور ہوگا۔ شیطان کے سنگ نکلیں گے۔ خواہ لہذا ہو خواہ ذہب آباد ہو

مقام مور غضب ہو گا۔ مثلاً صدقنا۔ آپ حق الیقین کا پورا صفحہ پڑھیں کیا لکھا ہے وہ کاندیں۔

۱۲۔ اعتراض ملا ملتانی عقیدہ ۱۲۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اگر حضرت علی نہ ہوتے تو آنحضور علیہ السلام کی نبوت ظاہر نہ ہوتی۔

جواب صابر۔ اس میں شک ہی کیا ہے۔ استقام الاسلام بیض اسلام فوائد القاری سے قائم ہوا۔ لمباذۃ علیٰ عمر ابن عبدود افضل من اعمال امتی یوم القیامہ تفسیر کبیر سورہ قدر۔ کنز العمال جلد ۱ ص ۱۵۰۔ اسرع المطالب اجاب علی علیہ السلام کی عمر ابن ود سے لڑائی کرنا میری امت کے تمام اعمال سے جو قیامت تک کرنے میں گے افضل ہے ۵

گر نبوے دست حیدر ذوالفقار کے نبوے اللہ اکبر آشکار
ج۔ لائقۃ الاعلیٰ لاسیف الافوال نقار (دایح النبوة) اگر جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مددگار اور وصی مقرر نہ کرتا۔ تو فتوحات اسلامی نہ نہ نبوت میں نہ ہوتی اور نہ دین اسلام ظاہر ہوتا آپ کے بزرگان دین حضرات اصحاب ثلاثہ نے تو اسلام کی لیاؤ بڑی تھی۔ کہ ہر ایک جنگ میں تمواروں کی چمک اور فوجوں کی ریل پیل دیکھ کر چلتے بنے اور اپی جان بچا کر لے گئے۔

۱۳۔ اعتراض ملا ملتانی عقیدہ ۱۳۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ جو کلمہ شریف عرش معلیٰ پر لکھا ہوا تھا۔ وہ یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وابدناہ بعلی۔ انوار الہدیٰ ص ۴۲

جواب صابر۔ واہ ملا صاحب واہ آپ کو اتنی بھی خبر نہیں۔ سنی مذہب میں لکھا ہے کہ یہی کلمہ عرش پر لکھا ہوا ہے۔ دیکھو خصائص الکبریٰ علامہ جمال الدین سیوطی جلد اول ص ۵۷ ہدایت انس مرفوعاً وایح المطالب ص ۲۶
۱۴۔ اعتراض ملا۔ عقیدہ ۱۴۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ شیعہ

حضرت علیؓ کو خدا بھی مانتے ہیں اور بعض پیغمبر مانتے ہیں۔ حق الیقین اردو ص ۳۲

جواب صابر۔ ملا صاحب یہ سراسر جھوٹ ہے لعنة الله على المذبذبین

۳۹ غالیوں کا اعتقاد ہے۔ جو حق الیقین و تفسیر لام من مکرری ص ۴۹ پر بتلایا گیا

ہے اہل مذہب اثنا عشریہ کی رو سے غالی فرقہ کا فرہے وہ مسلمان و مومن ہرگز

نہیں دیکھو عقائد شیخ صدوق علیہ الرحمۃ و حق الیقین مذہب شیعہ اثنا عشریہ کا یہ

عقیدہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ

۱۵۔ اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ آئمہ دین

کی صورتیں اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور آئمہ دین ظاہرین میں حلول کر لیا لیکن

یہ فعل غالی شیعہوں کا عقیدہ ہے۔ حق الیقین ص ۱۹

جواب صابر۔ ملا صاحب جناب کی عقل پرست زبان جاؤں جب یہ عقیدہ

غالیوں کا ہے تو ہم اعتراض کیسے۔ آپ کے ہاں صوفی اور ہر اوستی ہر چیز تھے

کہ سور کو بھی حلول خدا کے تامل ہیں۔

۱۶۔ اعتراض ملا ملتانی۔ عقیدہ علامہ شیعہ مذہب میں لکھا ہے

کہ حضرت علیؓ کی تصویر بنائی درست ہے۔ حق الیقین ص ۱۵۔

جواب صابر۔ اگر بی بی عائشہ کی تصویر جو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سہ

ریشی کپڑے میں کھینچ کر روانہ کی جائز ہے تو جناب علیؓ علیہ السلام کی تصویر

بدرجہ اولیٰ درست ہے (دیکھو تصویر بی بی عائشہ مترجم بخاری کتاب المناقب

پارہ پنجم ہواں ص ۵۰۔ باب تزینۃ النبی عائشہ۔ احمدی پریس لاہور) و مشکوٰۃ باب

مناقب از ولاح النبی صلعم جلد ۴ ص ۲۲۳ امرتسری

ب۔ معارج النبوة رکن سیوم جلد دوم ص ۱۳۳ میں ہے کہ چوتھے آسمان پر

حضرت علیؓ علیہ السلام کی تصویر ہے جس کی فرشتے روزانہ زیارت کرتے ہیں۔

۱۷۔ اعتراض ملا۔ بعض غالی شیعہ آئمہ ظاہرین کو خدا جانتے ہیں ساور

رسول خدا سے بہتر جانتے ہیں۔ حق الیقین ص ۶۱

جواب صابر۔ نہ ہم غلی ہیں اور نہ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ آپ ہم پر ہمارے عقائد کے موافق اعتراض کریں۔ آپ اپنے پیروں کو خدا جانتے ہیں۔ آپ کا روزادور وہ ہے۔ مکان و لاسکال تیرا۔ زمین و آسماں تیرا۔ عرش پر وہم ہے تیری معین الدین اجیری۔ آپ کا مجھ کو کتنا سہجہ و سنجہ خدا دارم۔ چو من پر دے مصطفیٰ وارم

۱۸۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام بعض روغن قبض کرتے ہیں۔ حق یقین ص ۹۶
جواب صابر۔ اول تو حق یقین با اسناد اصول و فروع و حدیث کی کتاب نہیں۔ کہ جس کے کسی روایت کے انکار سے ہم عاصی و گنہگار ہو جائیں پھر یہ رائے مولف کتاب کی اپنی ہے۔ کسی امام علیہ السلام کا فرمان نہیں۔ پڑھو مولف فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں اس امر کا اشارہ ہے کہ آنحضرت بھی تمام ائمہ طاہرین کے ساتھ بعض روغن کو قبض کرتے یا تمام روغن کے قبض کرتے ہیں بلکہ خدا داخل رکھتے ہیں۔ پھر اس روایت کے ماننے میں ہمارا کیا نقصان ہے۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام بلکہ پروردگار جل شانہ مردوں کو زندہ کرتے رہے۔ تو کیا ارواح کو قبض نہیں کر سکتے ہیں۔ حالانکہ زندہ حیات میں قند برو لا فکون من الجاہلین۔

۱۹۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رات معراج میں خدا کے ساتھ کھانا کھایا اور اللہ نے ص ۹۷

جواب صابر۔ یہ کتاب مناظرہ کی ہے اصول و فروع مذہب شیعہ کی نہیں۔
۲۰۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ خداوند کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز و زبان سے باتیں کیں۔

جواب صابر۔ یہی روایت دیکھو کتاب سنی اربع المطالب بکتاب بارول
۲۱۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت علی تمام ائمہ طاہرین

۱۔ اور حضرت ائزار اللہ سے لکھتا ہے پھر آپ طالب علم بنیں جتنا۔ اس میں تو حضرت علی کی شرکت معلوم نہیں ہوتی ہے نہ ان کے ائمہ کی۔

کہ انکو خلیل کیا اور اللہ تعالیٰ نے انکو خلیل بنایا۔ اس سے پہلے کہ انکو امام بنایا
ہیں جب تمام درجات ان میں جمع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے
ایماہیم میں تجھ کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

نوٹ:- جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نبی و رسول اور خلیل۔ موحّد
و مومن کامل تھے اگر امامت کا درجہ کم ہوتا تو سب سے آخر کیوں ملتا۔ و ما
خلیل کے طفیل اب خلیل جلشانہ نے درجہ امامت جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام
کو عنایت کیا

۲۳- اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ منصب علی منصب

خدا ہے تفسیر لوامع التنزیل پارہ دوم ص ۶۳۳

جواب صابر۔ ملافتنی وزیر آبادی اور تمام جاہل ملاؤں کا یہ دستور چلایا
آتا ہے کہ مذہب حق فرقہ ناجیہ کے کتب کی عبارات کو چھوڑ کر کانت چھانت کر
پبلک کے پیش کرتے ہیں اور اپنی طرف سے الفاظ برعادت دیتے ہیں۔ جیسا کہ
الحدیث سلوی ہجوانی ضلع جھنگ نے انجمن مدینتی شہر جھنگ کے اشتہار
میں اصلی عبارت کو تحریف کر کے اور عدم و موخر کر کے اور کئی فقرات چھوڑ کر
جاہل مریدوں کو خوش کیا اور شرمندہ ہوئے۔ یہی حال ملافتنی کا ہے۔ کہ تفسیر
لوامع التنزیل پارہ دوم ص ۶۳۳ کی پوری عبارت نہ لکھی اور ایک فقرہ لکھ دیا
سنو اس تفسیر میں ہے مویہ حافظ البونیم وابن مغازلی است من ناصب علیاً
فی الخلافۃ فہو کافرونی آخری مشرک باللہ یعنی ہر کہ ہم منصب علی و خلافۃ او
شود او کافر یا مشرک بالہدایت زیرا کہ منصب علی منصب خدا و منصوب بران نفس
انما ولیکم اللہ و حدیث الست۔ اولی بکم من انفسکم من کنت مولاً
فعلی مولاً یا علی انت خلیفتی و مرویہ ترمذی و مشکوٰۃ علی ولی کل من
بعدی۔ انتہی۔ پس منصب علی علیہ السلام منصب خدا و اوست۔ اس کا منکر کافر ہے
۲۴- اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ مرا جینا اختیار رائے

ظاہر بن علیم السلام کے ہے۔ جب چاہیں موسیٰ۔ اصول کافی ص ۱۵۸
جواب صابر۔ الف تیسر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔

کتاب المغازی۔ باب مرض النبی ووفاته پارہ اٹھار ہواں ص ۲۸ سطر ۵۔ ان
عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو صحیح یقول
انہ لہد لقیض نبی قط حتی یری مقتداً من الجنۃ ثم یحیا او یخیر
ترجمہ۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے
مندرست تھے تو فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا جب تک بہشت
میں اس کا مقام اس کو نہیں دکھلایا گیا اور پھر اس کو اختیار نہیں دیا گیا چاہے
دنیا میں زندہ رہے چاہے آخرت کو اختیار کرے (اگر روح المطالب ص ۵۳۳)
پر ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کا قبض روح نبی کی مشیت پر موقوف تھا۔
ج۔ تیسر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الجنائز۔ باب من احب الدفن

فی الارض المقدسہ پارہ پانچواں ص ۵۸ سطر ۵ پر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اس کی آنکھ بھونڈی اور مرنا قبول نہ کیا۔ اللہ
تعالیٰ نے انکو جینی کا اختیار دیا (خلاصہ حدیث) پس جب انبیاء و مرسلین
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اختیار میں مرنا جینا ہے تو اوصیائے کرام نائبان
رسول انام علیہم السلام کے اختیار میں بھی ہونا چاہئے یہ کوئی متاثر اعتراض
بات نہیں ذالک فضل اللہ یوتیہ من لیشاء

۲۵۔ اعتراض ملا۔ شیخ مذہب میں لکھا ہے کہ تمام امور دنیا کے

آئمہ دین علیہم السلام کے سپرد کئے گئے

جواب صابر۔ ملک اعظم قیصر ہند و ام ملک نے وائسرائے ہند گورنر
جنرل آف انڈیا کو کلی اختیارات دنیاوی سپرد کر دیئے ہیں تو کیا اللہ جل شانہ
اپنے گورنران سلطنت الیہ کو اختیارات نہیں دے سکتا۔ ضرور دے سکتا ہے
مزیہ برائے عقیدہ فرقہ مفوض کا ہے ہمارا نہیں ہے۔

ب۔ پھر اصول حدیث کے مطابق یہ حدیث اصول کافی ص ۲۴ آخر ضعیف ہے قابل حجت نہیں۔ کیونکہ اس کا راوی محمد بن سنان ضعیف ہے۔ اسناد حدیث دیکھو الحسین بن محمد الاستقری عن معلى بن محمد عن ابی الفضل عبد اللہ بن ادیس عن محمد بن سنان الخ اسرار الرجال شہاشی ص ۲۶۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حق اور ظاہر کرنا جائز نہیں۔ جو حق اور ظاہر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کرے گا۔

جواب صابر۔ ملا صاحب یہ اعتراض بلا حوالہ کتاب ہے۔ شاید آپ نے ایک آنکھ سے دیکھا ہے۔ مذہب شیعوں کی کس کتاب میں یہ اعتراض لکھا ہے حوالہ دو۔

۲۷۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو نصیب نہ ہوگا۔ کتاب تحفہ العوام۔
جواب صابر۔ واقعی دنیا اور آخرت میں دیدار خدا تعالیٰ محال ہے۔ جب جناب مومن علیہ السلام کو کوہ طور پر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج میں دیدار نصیب نہ ہوا تو ملا ملتانى اپنی ایک آنکھ سے کس طرح تجلی و نور ذات الہی کو دیکھ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ مجسم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کثیف نہیں۔ اللہ تعالیٰ محدود نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحب مکان نہیں۔ جو ہر نہیں عرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صورت نہیں کہ اس کا دیدار نصیب ہو خدا تعالیٰ کا نہ جسم ہے نہ جسمانی نہ مکان ہے نہ مکانی نہ زمانہ ہے نہ زمانی نہ صورت ہے نہ مادہ نہ اس پر حلول جائز ہے اور نہ وہ کسی شے سے متحد ہے نہ اس میں حرکت ہے نہ انتقال نہ وہ محل حوادث ہے۔ نہ وہ محسوس ہوتا ہے نہ حواس خمسہ کو درک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير۔ انعام۔ ترجمہ۔ انکس خدا تعالیٰ کو نہیں

دیکھ سکتیں اور وہ تمام لگا ہوں گے جاننے والا اور وہی لطیف و نہیر ہے۔ ہاں
مذہب سنی و بخاری میں چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ - پاؤں جسم - زہر پانی
پتھر - منہ - انگلیاں مسطحی وغیرہ ہیں اور وہ جسم ہے اور عرش پر بیٹھا ہے
برقعہ پوش ہے۔ بے لیشیں جوان ہے۔ اس لئے وہ سینوں کا سبز و صفہ خدا
ابلسنت سے عموماً اور ملاطنتی سے ضرور معالقتہ و مصافحہ کریگا۔ شرم - شرم
۲۸۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ اماموں کو اپنے
مرنے کی تاریخ کا پتہ ہے۔ اصول کافی ص ۱۵۱

جواب صابر۔ یہ بالکل معمولی بات ہے۔ معمولی فقہ و ولی بھی اپنی موت
کی خبر پیشتر از موت بتا دیتے ہیں۔ آئمہ طاہرین تو ستر تاج ولایت میں اور تمام
صفویائے کرام اور اولیائے عظام کے پیشوا اور روحانی امام ہیں۔ انکو ضرور پتہ
ہونا چاہیے

۲۹۔ عقیدہ عین اللہ { شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ شیعہ لوگ آئمہ
علی علیہ السلام کو عین خدا ہونا سمجھتے ہیں۔

کتاب اصول کافی ص ۱۵۱ سمعت امیر المؤمنین یقول انا عین اللہ وانا
بید اللہ وانا جنب اللہ وانا باب اللہ الخ اور اسی صفحہ پر یہ مفسور ہے نحن
باب اللہ ونحن لسان اللہ ونحن وجه اللہ ونحن عین اللہ فی خلقہ الخ
جواب صابر۔ اصول کافی کتاب التوحید میں اللہ تعالیٰ کو واحد لا شریک
اور غیر مجسم مانا گیا ہے اور اس کی نسبت میں سینکڑوں احادیث مندرج ہیں
پس کسی امام پاک کا یہ عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صورت یا جسم یا آنکھ یا ہاتھ
یا پلو ہے حدیث درست ہے۔ لیکن آپ کا معنی غلط ہے۔ جناب امیر المؤمنین
علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

انا عین اللہ۔ میں چشمہ معرفت ذات الہی ہوں۔ عین کے معنی چشمہ کے
ہیں اور نظر شفقت ہوں۔

انامید اللہ۔ میں دست قدرت ہوں۔ مجھے طاقت اللہ تعالیٰ نصیب کی ہے
 اناجنب اللہ۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف و راستہ ہوں۔ جو اس راستہ و طرف
 کسے وہ اللہ تعالیٰ کو پہنچ جاتا ہے۔

اناباب اللہ۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و معرفت کا دروازہ ہوں جو ہمارے
 دروازہ پر آجلے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے۔

ب۔ دوسری حدیث میں نحن حجتہ اللہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں تمام احکام
 الہی کو بندگان خدا پر حجت کر دیئے ہیں

نحن باب اللہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت و معرفت و برکت و مغفرت کے
 دروازے ہیں جو ہمارے دروازے پر آیا وہ بخشا گیا اور اللہ تعالیٰ کا عارف کامل
 ہو گیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے راستہ پر ہیں۔

نحن لسان اللہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمان کے حقیقی ترجمان ہیں۔ ہماری
 زبان سے خدائی احکام جاری ہوتے ہیں۔ ہماری کلام بعینہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہے
 یعنی اللہ تعالیٰ کی کلام ہماری زبان سے لوگوں کو پہنچتی ہے۔ جس طرح ٹیلیگراف
 اور ٹیلیفون سے خبریں جاری ہوتی ہیں۔

نحن وجہ اللہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے والے ہیں
 ہماری ذات۔ ہمارے منہ وہ ہیں جس کے ذریعہ سے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف
 متوجہ ہوتے ہیں۔ ہم راہ تصدیق ربوبیت اللہ تعالیٰ ہیں۔

نحن عین اللہ فی خلقہ۔ ہم مخلوق خدایں اللہ تعالیٰ کی علوم و معرفت
 و رحمت کے چشمے ہیں اور اور ہم وہ آنکھیں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت
 کاملہ کو دیکھا ہے اور ہماری چشم بصیرت نے حقائق و معارف کو پہچانا ہے۔
 اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ہماری نظر شفقت ہے۔

نحن ولاۃ امرا اللہ فی عبادہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر احکام الہی
 کے ولی۔ حاکم بالمقررت اور اولوالامر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم تمام

مخلوق پر مبنی۔ زیادہ وکیرو صافی شرح اصول کافی ص ۲۲۲ نزل کشور۔
 ب۔ پھر حدیث امیر المومنین انا عین اللہ انا بیہ اللہ الخ کا ایک اوی محمد
 بن حسین کو فی ضعیف ہے اور غالی ہے۔ پس یہ حدیث قابل سند و محبت نہ رہی۔
 وکیرو اسما والرجال سخاشی ص ۲۳ (غالی ہمارے نزدیک کافر ہے۔

ج۔ محمد بن حسین بن سعید الصانع کو فی بینزل فی بنی ذہل ابو جعفر
 ضعیف جدا قبل انہ غالی الاخرہ۔

نوٹ۔ خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں اور کل مساجد کو خانہ خدا کہا۔ واقعی
 وہ خدا کے گھر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان میں رہتا ہے۔

۳۰۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن مجید محرف
 ہے اور غلطیوں سے بھرا ہوا ہے ایسا قرآن تو ہم خود بنا سکتے ہیں۔ فروع کافی
 و الانصاف۔

جواب صابر۔ ملا صاحب کیوں کذب اور افتراء اور جھوٹ پر کمر باندھ
 لی اور جھوٹ لکھ کر جھوٹ بول کر جھوٹے حوالے دے کر عبارات کو کانٹ
 پھانٹ کر کیوں مریدوں کو خوش کرتے ہو۔ اللہ سے دُرو۔ جاہل لوگوں کو
 مت بھڑکاؤ مسلمانوں میں تفریق مت ڈالو۔ سچ بولو۔ فروع کافی اور الانصاف
 سے اپنے اعتراض کی بعینہ عبارت نکال کر دکھاؤ۔ ورنہ لعنة اللہ علی
 الکاذبین کا تمغہ موجود ہے۔ تحریف القرآن کا معنون وکیرو میرا رسالہ
 الزار القرآن۔

سب تبرکات ۳۱۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ وقت ضرورت
 حضرت علیؑ کو برا بھلا کہنا بھی درست ہے اور خود حضرت علیؑ علیہ السلام نے
 اجازت دی ہے۔ اصول کافی ہے۔

جواب صابر۔ ملا صاحب کی ظاہری آنکھ تو اللہ تعالیٰ نے بند کر دی
 تھی۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی صلوات اور تعظیم اور دشمنی نے اس کی چشم بصیرت و عقل و انصاف کو بھی کھودیا ہے۔ بولو ملا صاحب اصول کافی کی کونسی عبارت میں ہے کہ وقت ضرورت حضرت علی کو برا بھلا کہنا بھی درست ہے۔ لعنتہ اللہ علیہ الکاذبین۔ سيعلم الذین ظلموا ای منتقلب ینقلبون۔

یہ ایک پیشینگوئی ہے جو معاویہ بن سفیان کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ جب کہ اہلسنت کا امیر معاویہ ابن سفیان جگر خوار ہندہ کا بیٹا اور خلیفہ برحق قرآن مالمق جناب علی علیہ السلام کے خلافت راشدہ کا باغی و لاماعی یک چشم ملاصیوں سے ہر ایک جمعہ میں جناب امیر علیہ السلام پر سب و شتم و لعن و لعن کرتا رہا اور مجاہد و موالیان علی المرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرتا رہا۔ تقیہ کی صورت میں جناب امیر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو ہدایت دی تھی۔ ملا صاحب تقیہ کی حالت اور مجبوری اس میں اللہ و رسول سے بھی کفر کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ بحوالہ کتاب اللہ و احادیث صحیحہ فقہ حضرت عمار بن یاسرؓ میں گذرا۔ اب اہل حدیث پر جو علی بن ابراہیم عن یارون بن مسلم عن سعدہ بن صدقہ قال فیل کابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس یرون ان علیاً حلیہ السلام قال علی منیر الکوفہ ایہا الناس انکم مستبدعون الی سبتی فیسبونی ثم یتدعون الی البراءۃ منی فلا یتبرؤا منی۔ فقال ما اکثر یکذب الناس علی علی علیہ السلام ثم قال انما قال انکم ستدعون الی سبتی فیسبونی ثم ستدعون الی البراءۃ منی واتی لعلو دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و لعلو لیل و اتبرؤا منی فقال له السائل ارا انت ان اختار القتل دون البراءۃ فقال واللہ ما ذلک علیہ و مالہ الا ما مضی علیہ عمار بن یاسر حیث اکرمہ اهل مکة و قلبہ مطمئن بالایمان فانزل اللہ عز و جل فیہ الامن اکرم و قلبہ مطمئن بالایمان۔ فقال له النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم رعدنہا یا عمار ان عا دو فعد

فقد أنزل الله عز وجل هذا آية وأمرنا أن نعود إن عادوا - رسول
 کافی ص ۴۲۲) ترجمہ :- جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ
 لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے
 کوفہ کے منبر پر فرمایا اسے لوگو قریب ہے کہ تم کو میری شکایت و تفتیش کے
 واسطے بلایا جائے گا۔ پس میری شان کو بیشک کھٹانا پھر تم کو مجھ
 تہریلنے بیزاری کے لئے بلایا جائے گا۔ مجھ سے بیزاری امت کرنا۔ جناب
 امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگوں نے جناب علی علیہ السلام پر کیا
 مہوٹ باندھا ہے پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب امیر المومنین علی
 المرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منبر کاذب پر یہ فرمایا کہ تم کو میری شکایت کے
 واسطے بلایا جائے گا۔ پس بیشک شکایت کرو پھر تم کو مجھ سے بیزار ہونے کو
 کہا جائے گا تو بیشک مجھ سے تبرّائی بھی کر لینا۔ کیونکہ میں ہر ائمہ منہاج النبوۃ
 طریقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوں۔ (یعنی تفتیش کے باعث
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تبرّائی کیا گیا، جناب امیر علیہ السلام نے یہ
 نہیں فرمایا کہ تبرّامت کرنا۔ جب سائل نے امام علیہ السلام سے ارادہ کو سمجھ
 لیا۔ کہ تفتیش سے تبرّاء جزئیت رسالت نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے
 عرض کی کہ اگر آپ سے تبرّاء کر لے کے واسطے مجبور کیا جائے تو کیا قتل ہونا
 پسند نہ کرے۔ اس سے کہ جناب کو چھوڑ دے۔ جناب علی علیہ السلام نے
 فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ ہرگز جائز نہیں کہ قتل کے واسطے تیار ہو۔ حضرت
 عمار بن یاسر کو کفار مکہ نے اللہ اور اس کے رسول مقبول صائم سے تبرّائی
 کرنے کو مجبور کیا تھا۔ لیکن اس کا دل ایمان سے برقرار تھا۔ پس اللہ تعالیٰ
 نے حضرت عمار کے اس فعل پر آیت اتاہی جو شخص مجبور کیا جائے اور اس کا
 دل ایمان سے مطمئن ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 حضرت عمار کو فرمایا کہ اے عمار اگر تو دوبارہ کلمات کفر کہنے کو مجبور کیا

جائے۔ تو دوبارہ کدینا اللہ تعالیٰ نے تیرا عند قبول کر لیا اور تجھ کو حکم دیا اگر
تجھ پر حیر کریں تو تو پھر کدینا۔ انتہی

نیچو صاف ہے کہ حالت تقیہ و جیسوں کلمات کفر معاف ہیں۔۔۔ و جناب امیر
المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے بھی معاویہ کے زمانہ جو ظلم میں اپنے اصحاب
کو تقیہ کرنے کا حکم دیا۔ اگر ملاقاتی اپنی دوسری آنکھ سے اصول کافی ص ۲۲ دیکھتا
تو اس کو صاف نظر آجاتا کہ یہ حدیث باب التقیہ کی ہے۔

۳۲۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن پڑھنے سے
کافر شخص کو عذاب میں تخفیف ہوگی۔ اصول کافی ص ۶۲

جواب صابر۔ اصول کافی ص ۶۲ تا۔ یہی قرآن کے والدین اگرچہ کافر
ہوں عذاب سے تخفیف پائیں گے۔ یہ فضائل قرآن شریف سے ہے اہل سنت
و جماعت کے نزدیک عزت ابوطالب علیہ السلام معاذا اللہ کافر ہو کر مرے۔
مگر یہ برکت خدمت رسول مقبول صلعم انکے عذاب میں تخفیف ہوئے کہ صرف
شخصوں تک و نہ خ کی آگ انکو جلائے گی۔ تو قرآن شریف کی برکت سے
تخفیف عذاب نہیں ہو سکتا۔ شکوۃ فضائل القرآن میں ہے کہ قاری قرآن
شریف کے والدین کو قیامت کے روز ملن پہنایا جائے گا (والدین کی شخصیں
نہیں کافر ہوں یا مومن)۔

۳۳۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ حبوٹ بولنے اور امانت
میں خیانت کرنے میں اور ایفاء وعدہ کرنے سے کچھ بھی خدو نہ کریم کی طین
سے عتاب نہ ہوگا۔ بشرطیکہ علی کی خلافت کا قائل ہو۔ اصول کافی ص ۲۳

جواب صابر۔ ملا صاحب۔ ایمان اور انصاف عجیب چیز ہے۔ دنیا چند روز
ہے۔ جمال کو بھرنے والے اور اپنی دوکان چمکانے اور رسالہ بازی کر کے اپنا الو
سیدھا مت کرو۔ کچھ اللہ اور رسول مقبول کا بھی خوف کرو۔ آئمہ طاہرین
اولاد سید المرسلین علیہم السلام پر بے جا تہمت مت لگاؤ۔ آخر شرمندہ

و خوار ہو گئے۔ حدیث کے مطالب اور مفہیم کو نگار کر اپنے مریدوں کو خوش نہ کر دیا۔
 لفظ ولایت کی جگہ خلافت لینے حکومت و بادشاہت مت لکھ کر یہ سوجب تک
 مسلمان ولایت علی علیہ السلام کا پاسپورٹ حاصل نہ کر لے گا وہ پلٹے پلٹے ہرگز
 نہ گذرے گا اور وہیں کھڑا رہے گا اور کچھ صواعق محرقہ پڑھو حدیث غیر من
 کت مولانا فعلى مولانا اللهم وال من والاه و عاد من عاداه جناب مولانا
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام کے رو برو انہوں
 کے پالانوں کے منبر پر چڑھ کر جناب علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر یہ منادی فرمائی
 تھی۔ جس کا میں سردار اس کا علی بھی سردار ہے اور اہلسنت و اجماعت کی کتب
 تقاسیم و احادیث میں ہے کہ جب تک مسلمان ولایت علی علیہ السلام اور محبت
 اہلبیت اکرام کا تامل نہ ہو گا وہ کبھی بہشتی نہیں ہو سکتا۔ من مات علی حب
 آل محمد مات شہیداً۔ من مات علی بغض آل محمد مات کافر۔ انصاری رحمہ
 اللہ و منکر علی علیہ السلام منافق تھے۔ اس کے اجمال سنہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج
 زکوٰۃ۔ خیرات۔ صدقات۔ سب ضائع ہیں۔ وہ ملعون ابدی ہے۔ دیکھو یہی کتاب
 ثبت خلافت حصہ اول اور انوار الاثر فی فضائل و مناقب اہلبیت۔ رسالت مسلم
 باب ما جاء في كتاب اصول کافی کے باب کی طرف نظر دوڑائیں۔ باب
 فیمین دان اللہ عز و جل بغیر امام من اللہ جل جلالہ۔ یہ باب اس میں ہے
 کہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت بغیر امام کے کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
 مقرر ہو کر آیا ہے۔ پوری حدیث پڑھو۔ عن عبد الغریز العبدی عن
 عبد اللہ بن ابی یعفور قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اخطأ
 الناس فیکذبت عجمی من اقوام لا یتولونکم و یتولون منلائنا و فلان السهم
 امانتہ۔ و صدق و وفار و اقوام یتولونکم لدین لہم تلک الامانت
 ولا الوفاء و الصدق۔ قال فاستوی ابو عبد اللہ علیہ السلام
 جالساً قبل علی کا غضبان۔ ثم قال لا دین لمن دان اللہ بولایت

امام جائز لبس من الله ولا عتیب علی من دان بولایتہ امام
 عادل من الله قلت لادین لا اولئک ولا عتیب علی ہوا وقال
 نعم لادین لا اولئک ولا عتیب علی ہوا وقال الاتمیع لقول
 الله عز وجل الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور
 یعنی ظلمات الذنوب الی نور التوبۃ والمغفرة لولا ایتم کل امام
 عادل من الله عز وجل وقال والذين كفروا اولیاءهم الطاغوت
 يخرجونهم من النور الی الظلمت اما معنی ہجۃ انہم کانوا علی
 نور الاسلام فلما ان تولوا کل امام جائز لبس من الله خرجوا لولا ایتم
 ابناء من ورا الاسلام الی الظلمات الکفر فاوجب الله لهم النار
 مع الکفار فاولئک اصحاب النار هم فیہا خالدون۔ انتہی ص ۲۳
 اصل کافی نزل کشور ترجمہ۔ عبدالعزیز العبدی عبداللہ بن ابی لیفور سے
 روایت کرتا ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی۔ میں
 اکثر عجمی لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں۔ جو جناب کی محبت نہیں رکھتے تو وہ آپ
 اماموں کی ولایت کے قائل نہیں۔ لیکن وہ فلاں فلاں لینے البکر و عمر کو دوست
 رکھتے ہیں۔ لیکن ان میں امانت اور راستی اور وفا ہے۔ مگر وہ تو میں جو جناب
 کی محبت کا دم بھرتی ہیں۔ ان میں امانت۔ وفاداری اور سچائی نہیں ہے
 یہ بات سنکر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام غصہ ہو کر اٹھ بیٹھے۔ پھر فرمایا
 اس کا کوئی دین نہیں ہے جسبنی اللہ تعالیٰ کی عبادت بغیر جائز امام منصوص
 من اللہ کے پیروی سے کی اور اس پر کوئی سزائش نہیں جسبنی اللہ کی طریق سے
 منصوص امام کی ولایت کی پیروی سے عبادت کی۔ میں نے کہا انکا کوئی دین
 نہیں اور ان لوگوں پر کوئی عتاب نہیں فرمایا۔ ہاں انکا کوئی دین نہیں اور ان
 (مولا یوں) پر کوئی عتاب نہیں پھر فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنتا
 کہ اللہ تعالیٰ مومنین کا دوست اور ولی ہے انکو تائیدی سے نکال کر اپنے نور

کی طرف لے جاتا ہے۔ گناہوں کی تائیدی سے نکال کر آخر معصومین کی ولایت
 کی برکت سے توبہ اور بخشش کی طرف لے جاتا ہے ہر ایک امام عادل اللہ
 کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ کہ کافر ہوئے انکے دوست
 بہت بٹھا کر ہیں جو انکو روشنی سے تاریکی کی طرف لے جاتے ہیں۔ سوائے اس
 کے نہیں کہ وہ زمانہ رسول مقبول صلعم میں روشنی اسلام پر تھے اور منافق نہ تھے
 مگر جب انہوں نے اپنا امام بدکار بنالیا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا۔
 پس وہ اسلام سے انکی محبت و ولایت کے باعث نکلتے تاریکی کفر میں چارے
 اللہ تعالیٰ نے اپنے دوزخ کی آگ واجب کر دی۔ وہ لوگ دوزخی ہمیشہ دوزخ
 میں رہیں گے۔ نتیجہ یہ نکلا جن لوگوں نے آخر اہلار علیہم السلام کی ولایت اور
 اطاعت کو چھوڑ دیا ہے خواہ وہ کیسے ہی اعمال حسنہ کریں وہ ہرگز بہشتی و جنتی نہ
 ہونگے اور جو لوگ محبان اور موالیاں و شیعیان خاندان رسالت صلعم ہیں وہ ضرور
 بہشتی ہیں۔ خواہ ان سے گناہ سرزد ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انکو مرنے کے پہلے پہل
 توبہ کی توفیق دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ دیکھو عیسا کہ یہود و نصاریٰ و آریہ بہت
 سکھ۔ پارسی۔ مجوسی اقوام میں لاکھوں نیک اور بھلے لوگ۔ سخی۔ عادل
 سچے اور عابد اور شریف ہیں۔ چونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلعم
 پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس لئے وہ اہل اسلام کے نزدیک جنتی و بہشتی نہیں۔
 اسی طرح لڑا صاحب اور خواجہ اور صندی سنی جو خاندان رسالت صلعم کو چھوڑ کر خفی یا غبی
 مانگی۔ صلی۔ مرزائی وغیرہن بھیجے ہیں اور صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں
 خواہ وہ ہزارہا اعمال حسنہ کریں۔ عبادت کریں قطعی جنتی ہرگز نہیں۔
 زاہد تیسری نماز کو میرا سلام ہے۔ بلحب الہیبت عبادت حرام ہے
 دوم۔ اگر ملاح صاحب آپ کی تشفی اس سے نہ ہو تو لیجئے ہم فیصلہ کر
 دیتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اصول حدیث کے موافق قابل محبت نہیں
 اس کا ماوی عبد العزیز البیدی ضعیف ہے۔ عبد العزیز البیدی کوئی روئی

عن ابی سعیدؓ علیہ السلام: اصحاب الرجال بخاشی ص ۱۷۱
 ۳۴۔ اختر احض ملای۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ بعض شیعہ آئمہ طاہرین
 کی عصمت کے منکر تھے۔

جواب۔ چونکہ یہ لوگ غیر معصوم تھے ممکن ہے کہ ان سے لغزش ہوئی ہو پھر
 ان بعض نبیہ سے مذہب شیعہ و عصمت ائمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ پر کوئی حرف نہیں آ
 سکتا۔ بی بی عائشہ اور معاویہ بن سفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج
 جسمانی کے بالکل منکر تھے۔ تمام فرقہ اہلحدیث اور اہلسنت و اجماعت جناب
 یوں اس معصومہ کو زمانہ نبوت سے اول خاطر۔ گنگنار غیر معصوم جانتا ہے اور فخر الدین
 رازی تو آنجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت پرست کا زمانہ بتا ہے اور حضرت مس
 ابن الخطاب خلیفہ دوم نے اُردقت وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضور الزور۔ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو نہ سا جواب دیدیا تھا ان هذا الرجل لیجہد فی شخص کو اس بتا
 ہے اور بیان میں بڑبڑاتا ہے دعو اللہ وکیو حدیث قرطاس بخاری و مشکوٰۃ
 و کتاب نکت الخافہ وغیرہ میاں محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری
 میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت کیا ہے کہ آپ دیباش۔ فناوب الشیو۔
 واد۔ ورنوں کے شوقین۔ ناطی و گنگنار مفسس و اشمل اور سادہ لوح و بتے
 عالم تھے۔ معاویہ وکیو میرے مضامین اہلحدیث و شان نبوت۔ اخبار و تبر
 جنس میں اور آئمہ مذہب سنی وغیرہ۔

۳۵۔ اختر احض ملای۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ شیعوں کی نیکیاں
 بے وقاربت شیعوں کو دیجائیں گی۔ اور شیعوں کو جہنم میں داخل کیا جانے کا
 اویمنوں کو نہایت تفسیر امام حسن عسکری صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث طہیت جواب۔ میں نے اس کا جواب مفصل و مدلل
 رسالہ برائے ان لشیعہ روایتان الشیعہ حصہ اول ص ۱۲
 یہ کہنا ہے اس کو دیکھو۔ لہذا صاحب تفسیر امام امام علیہ السلام میں شیعوں کا

لفظ نہیں بلکہ نا صبی کا ذکر ہے۔ یہ مہماسب ملتانی کی ایذا دہی و انصاف و صداقت اور روحانیت و حقانیت کا ثبوت ہے کہ تحریف لفظی کر کے مسلمانوں کو ہوکا دیتے ہیں اور انکو بھڑکاتے اور مذہب شیعہ سے بدظن کرتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ ظالموں کی نیکیاں برپا ہو جائیں گی۔ مظلومیوں کی برائیاں بھی ظالم پر ڈال دی جائیں گی پھر وہ ظالم اپنے اور مظلوم اشخاص کی برائیاں لا دکر دوزخ میں جائے گا۔ رفاہ مسلم۔ مشکوٰۃ باب الظلم۔ الذیل الثالث۔ فصل اول صفحہ ۴۳ امرت۔ بی۔ ابن ماجہ متہ جم جلد سوم صفحہ ۴۱۔

دوسری حدیث۔ درمنثور سیوطی جلد چہ صفحہ ۴۹ پر ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ مسلمان خوش ہو جاؤ۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس کے لئے میں نے دوزخ میں جگہ نہ بنائی ہو۔ مگر میں نے اس کے بھائی کسی یہودی یا نصرانی کو نہ ڈالا ہو اور دوسری دامن میں ہے کہ دست کوئی ایسا نہیں جس کے بدلہ میں کسی یہودی یا نصرانی کو دوزخ میں نہ ڈالا ہو (آخرچہ ابن مسعود عن ابی موسیٰ)۔

تیسری حدیث۔ درمنثور جلد پنجم صفحہ ۱۲ سورہ عنکبوت تحت آیہ و لیمصلن القالہم و انفال مع القالہم۔ ابن ابی حاتم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ظلم سب سے بڑا ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن بافت آواز دے گا کہ فلاں بن فلاں کہاں ہے وہ لایا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ پیڑوں کی نیکیاں ہوں گی اور لوگ اس کی طرف تعجب سے دیکھتے ہوں گے۔ اس کی نیکیاں مظلوم کو دلائی جائیں گی۔ حتیٰ کہ کوئی نیکی اس کے پاس نہ رہے گی۔ اب بھی اور لوگ مظلوم باقی رہ جائیں گے حکم ہوگا کہ انکا بدلہ اس ظالم سے دلا یا جائے۔ جواب میں کہا جائے گا۔ کہ

اب اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مظلوم کے
گناہ سب اس پر والدہ۔ اور اس کے بعد جناب رسالت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نے اس آیت ولیمعلن القالہم الایہ کو پڑھا۔
(اب، دیکھو معارج النبوة مقدمہ کتاب مطبع ذل کشور ۱۲۴۳ ہجری روایت ابن
عباس مرفوعاً)

نتیجہ۔ چونکہ نواصب و خوارج اور ضدی سنی مسلمان ہم شیعہ بیان و مہربان
خاندان سید المرسلین صلعم مومنین و موحیدین کو ہزار ہا امت کی تکالیف و ایذا
سب مافی دروغانی پہنچاتے رہتے ہیں۔ اور ہم کو اس دنیا میں آرام و آسائش
و امن سے زندگی بسر نہیں کر کے دیتے۔ ہم توحید و رسالت۔ امامت۔ قیامت
کے قائل اور نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ خمس کے عامل ہیں اللہ ربنا و محمد نبینا
والاسلام دیننا۔ والقرآن کتابنا۔ والکعبۃ قبلتنا والعلی امامنا۔ ہمارا
مقصد ہے مگر خارجی و ناصبی لوگ ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ ہم سے بائیکاٹ
رکھتے ہیں۔ ہمارے جنازوں میں شریک نہیں ہوتے ہم سے ہر قسم کی دینی و
دنیاوی قطع تعلق کرتے ہیں اور قطع رحمی کرتے ہیں۔ مقد مبارزی کر کے ہمارے
مال اور جان کا نقصان کرتے ہیں۔ اس لئے ہم لوگ مظلوم ہیں اور وہ لوگ
ظالم ہم کو اللہ تعالیٰ کی کلام پر حق یقین ہے۔ کہ روز قیامت ہمارا انصاف
کیے گا۔ ہمارے تمام گناہ ان ظالموں کے سپرد لاوے گا اور انکو دامن
جہنم کرے گا سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ پس شیعیان
حمید کرار علیہم السلام کو ہمیشہ صبر و رضا تسلیم اور حفظ امن میں خاموشی سے
زندگی بسر کرنی چاہیے اور منتقم حقیقی پر انتقام ظالمین کو چھوڑ دینا چاہیے۔
اعتراف طمانی نامہ لکھار احمد میث امرتسر محمد ۲۶ دسمبر ۱۹۲۶ء
نمبر ۲ ص ۱۔ کالم اول۔ اصول کافی میں ہے ان غاطمۃ اخذت
بتلاسیب عمر ثم جذبت الیہا ص ۲۹ یعنی حضرت فاطمہؑ نے عمر کا گریبان

پکڑ لیا۔ پھر عمر کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ حضرت علیؓ نے اپنی بیوی سیدۃ النساء کو خلیفہ دوم کے ساتھ اٹھایا پانی کرا کے خوب تماشا دیکھا۔ اور آپ ایک کوغیر میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ الخ

حقیقی جواب۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن اکیم کوئی اور محمد بن اسماعیل انجم۔ اور صدق بن عقبہ ضعیف اور مجہول الحال ہیں۔ اس واسطے یہ حدیث قابل سند و محبت نہیں۔ دیکھو اسماؤ الرجال بخاشی۔

دوم۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ جب عمر ابن الخطابؓ مدہ اپنی پارٹی کے آگ اور ٹکڑیاں لے کر جناب سیدہ معصومہؓ متبول بنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان جنت نشان پر آیا اور آگ لگانے کی دھمکی دی اور گھر کے اندر گھس آیا۔ تو اس وقت حفاظت جان و عزت و آبرو کے واسطے حالت مجبوری میں اگر عمر کا دامن پکڑا تو کونسا عیب ہے۔ ایک شایہ معلوم نہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمر کی گردن پکڑ کر اس کو زمین پر نیچا اوہر سے ایک رگڑا دیا تو اس کی آنکھیں نکل آئیں اور جناب امیرؓ نے فرمایا اے مبشہن ضحاک کے بیٹے اگر ہم کو صبر و رضا لگی و صحبت نبوی نہ ہوتی تو تجھ کو قتل و کثرت کی خبر دے دیتا۔ تاریخ الانبیاء والاوصیاء حق الیقین۔

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کی وارسی اور سر کے بال پکڑے (قرآن شریف)

ج۔ بنی بنی عائشہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال خوب پکڑ کر نوچے۔ (سنن نسائی)

(د) بنی بنی عائشہؓ جنگ جمل میں بصرہ کے میدان میں خلیفہ حق کے مقابلہ میں سپہ سالار تھیں۔

(ه) حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کی وارسی پکڑی اور گالی دی (تاریخ طبری ص ۷)

جواب شیطان پاک کی فقہ کے مسائل طحیہ از مشرناک

مسائل فقہ حنفیہ

اصول زین یہ مسئلہ ہے کہ جس مذہب کا اصول پاک ہو۔ اس کا سرور بھی پاک ہوتا ہے۔ فروع ہمیشہ تابع اصول

ہے۔ کتب اہمہ مذہب شیعہ میں رطب و یابس موجود ہے۔ ضعیف۔ موضوع میح و متواتر جن و غریب انا دیث پاسے جالے ہیں۔ چونکہ غیر معصوم علماء کرام شیعہ کی تصانیف ہیں۔ ان میں لغزش ہونا لازمی ہے۔ اس کی صحت کے پرتال کے واسطے اسماء الرجال کی کتابیں نہائی گئی ہیں۔ اور سب سے اصول زین وہ ہے جو خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے مقرر فرمایا ہے اور جو مسائل کہ مذہب سنی اور مذہب شیعہ میں مشترک ہوں۔ تو اس پر ترجیح و اعتراض کرنا انسانیت و حقانیت سے بعید ہے۔

حدیث شریف۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ فناء و افق کتاب اللہ فخذہ وہو ما خالف کتاب اللہ فندعوہ اصول کافی صفحہ ۲۹ نزل کشور آرزو جو قول اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق ہو۔ اسپر عمل کر۔ اور جو قرآن شریف کے مخالف ہو اس کو پھوڑ دو۔

دوسری حدیث۔ قال اذا ورد علیکم حدیث فوجدتمہ لشاہدا من کتاب اللہ عزوجل او من قول رسول اللہ والافنا الذی جہادکم بہ اولی بہ (اصول کافی صفحہ ۲۹ نزل کشور) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تمہارے پاس ہماری حدیث یا کوئی حدیث لائی جائے۔ اگر وہ کتاب اللہ اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جائے۔ تو جو حدیث ہے۔ ورنہ جس شخص نے اس کو بیان کیا ہے اسے بیکڑ حوالہ کر دو۔

تیسری حدیث۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قل ما لم یوافق من الحدیث القرآن فهو زخرف (اصول کافی ص ۳۹) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جو قول قرآن شریف کے موافق نہ ہو وہ فضول ہے۔

چوتھی حدیث۔ عن ایوب بن الحر قال سمعت ابا عبد اللہ یقول کل شیء مردود الی کتاب والسنة وكل حدیث لا یوافق کتاب اللہ فهو زخرف (اصول کافی ص ۳۹) ترجمہ۔ ایوب بن الحر سے روایت ہے۔ کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہر ایک چیز کو اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ کی طرف پھیرنی چاہئے اور جو حدیث قرآن مجید کے مخالف ہو وہ فضول ہے۔

پانچویں حدیث اصول اختلاف حدیث۔ قال ینظر فمما وافق حکمہ حکم الکتاب والسنة وخالف العامة فیوخذ بہ ویترك ماخالف حکمہ حکم الکتاب والسنة ووافق العامة۔ قلت جعلت فداک انا ان کان الفقہان عرفا حکمہ من الکتاب والسنة ووجدنا احد الخبرین موافقا للعامة والاخر مخالفا لہم بای الخبرین یوخذ قال ماخالف العامة خقیہ الرشاد الخ۔ (اصول کافی ص ۳۹) شروع صفحہ ترجمہ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سائل کو فرمایا جو بات کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول مقبول صلعم کے موافق ہو اور عام لوگ (مذہب ہستی) کے مخالف ہو۔ اس کو اختیار کرو اور اس بات کو چھوڑ دو۔ جو قرآن اور سنت کے تو مخالف ہو۔ مگر مذہب عامر سنیہ کے موافق ہو۔ راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان جاؤں۔ فرمائیے اگر یہ دونوں مختلف حکم منع کئے ہوں کتاب اللہ و سنت سے اور ان دونوں حدیث سے ایک کا حکم موافق حکم مخالفان اور دوسری حدیث کے حکم کو مخالف حکم مخالفان پائیں۔ پس ان دونوں حدیث میں سے کس پر عمل کریں جناب امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اس حدیث پر عمل کرنا ہوگا۔ جو مخالف مذہب عامر

ہوگا۔ کیونکہ اس میں راستی ہے۔ کیونکہ وہ حکم موافقت قرآن و سنت ہے۔
 دوم۔ اگر کسی مجتہد یا علامہ یا مولوی صاحبان شیعہ کا قول اور فتوے میں
 کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنن ائمہ اہل بیت علیہم
 الصلوٰۃ والسلام ہوگا۔ اور ہمارے واسطے قابل تسلیم نہ ہوگا اور مجتہد کی شخصی رائے
 متبادل سند نہ ہوگی۔

سوم۔ خبر اعداد۔ شاذ روایت۔ برخلاف اتفاق اجماع مجتہدین عظام و
 علماء کرام قابل محبت نہ ہوگی۔

اعلان۔ ملاقاتی اور اس کے معاونین کو اطلاع کیا جاتا ہے کہ جو اعتراض
 یا سوال وہ مذہب شیعہ کے کسی مسئلہ یا روایت پر کریں گے۔ اس کا جواب باصواب
 انکی کتب اعدیث و فقہ میں ضرور ملے گا اور مذاہب اربعہ کے کسی نہ کسی مجتہد کے
 فقہ کے موافق ضرور ہوگا۔ آئندہ اس کو خوب یاد رکھیں۔ پہلے اپنے گھر کی پڑتال
 کر لیں۔ پھر شیعیان حیدرآباد علیہ السلام کا مقابلہ کریں۔ ورنہ مثر مندہ ہونگے۔
 ۱۔ اعتراض ملا۔ مسئلہ علیہ شیعہ مذہب میں ہے کہ خنزیر کے بالوں کی
 رسی سے پانی نکال کر وضو کرنا اور پینا جائز و درست ہے اور پشم خنزیر کی پاک
 ہے۔ کتاب فروع کلینی جلد اول ص ۱۷۷۔ جلد دوم نصف ثانی ص ۱۷۷ عن ابی
 عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ من الحیل یکون من شعر الخنزیر
 یتقی بہ الماء من البیر هل یتوضا من ذلک الما قال لا یاس۔

الجواز مذہب حنفی میں سور کے بال پاک ہیں جو شخص کہ مشکل

مطلب کے سواے اپنا مطلب نکالے وہ مفتری اور کذاب شمار ہوتا ہے حدیث
 پیش کردہ میں نہ کہیں پانی پینا لکھا ہے اور نہ کسی عبارت سے ثابت ہے۔ کہ
 پشم پاک ہے۔ یہ صاحب کی رفد و شن میں ڈاکہ زنی ہے اگر ملا صاحب حدیث
 کے باب اور شرح کو دیکھتے تو آپ کو تحقیق حق کا پتہ لگ جاتا۔ مگر ملا صاحب کو تو آخر ان

کہتا ہے اور ارواح معادہ و نرید کو خوش کرتا ہے۔ ورنہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ ایک کنوئیں سے اتنا پانی نکلتا ہے۔ کہ اس سے کھیتی سیراب ہوتی ہے اگر سو کی رتی سے فول کھینچا جاتا ہے تو کیا وہ پاک پانی ہے کیا اس سے وضو کر لیا جائے منہ بایا۔ نہ نہیں۔ یہ حدیث باب البیڑ و ما یقع فیہا فروع کافی مسئلہ کی ہے اور طہارت چلہ کا ذکر ہے نہ کہ اس میں سور کے بالوں کی پاکیزگی کے جواز و عدم جواز کا مسئلہ ہے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ماء البیڑ و ما لا ینجھ شی ان یتغیر۔ کنوئیں کا پانی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو کوئی پینے پر لپیڈ نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اس کے پانی کا رنگ اور مزہ بدل نہ جائے۔

شرح حدیث۔ فقال لا باس او محمول ان یکون الماء والمستحق من البیڑ کثیرا کما اذا کان الاستقبا بالاولیٰ الکبیر ولا دلالتہ فیہ بوجہ من الوجوه علی جواز استعمال الحبل یکون من شعر الخنزیر و کذا لا علی طہرہ ولا علی طہر الماء اذا لاقاء۔ وکان قلیلا کما لا ینجھ و المراد من نفی الباس عدم التحریم خاصۃ او نفیہ فیتمثل الکراہتۃ الخ (فروع کافی جلد اول۔ کتاب الطہارت۔ باب البیڑ و ما یقع فیہا۔ ماشیہ مسئلہ مطبع نول کشور)

(ب) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں میر بھانم نامی کنوئیں میں حنفی کے تے۔ کتوں کی ہڈیاں اور گوشت۔ گندگی اور بوبوہ چیزیں پڑتی تھیں۔ اور لوگ اس کنوئیں سے پانی بھرتے۔ وضو کرتے اور شہتے تھے (رواہ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ سنن نسائی جلد اول ص ۱۷۰ ابن ماجہ۔ دارقطنی۔ بیہقی۔ البلاغ المبین ص ۲۰۔ احکام پانی) و کھیں باب احکام الیاء۔ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف۔ ربیع اولیٰ ستر سہ)

ج۔ مذہب حنفی میں سور کے بال پاک ہیں (امام محمد شاگرد امام اعظم صاحب کوفی محمد اہلسنت) و کھیں ہایہ جلد دوم ص ۳۹ و اخبار احمد حدیث نمبر ۶۔ پرین ۱۱۱

د۔ قال محمد انه لو وقع في الماء لا ينجيه۔ امام محمد نے کہا۔ اگر سور کے بال پانی میں گر جائیں۔ تو پانی پیدا نہیں ہوتا رکبیری شرح منیۃ المصلی ص ۱۲۷ کتاب مذہب حنفی سنی)

۷۔ مذہب حنفی میں اگر سور کے بال حقوزے پانی میں گر جاوے تو پانی پاک ہے (محمد مترجم ہایہ جلد سوم ص ۱۸۱ منقول از حقیقۃ الفقہ کتاب سنی بار دوم ص ۱۸۱) و۔ مروار کی ہڈی پانی میں گر جائے۔ تو پانی پاک ہے (مذہب حنفی انسجم ہایہ جلد اول ص ۱۱۴)

ز۔ سوخنیں لعین نہیں ہے (امام غلام ابو حنیفہ کے نزدیک) ترجمہ درختہ جلد اول ص ۲۴۰۔ از حقیقۃ الفقہ بار دوم ص ۱۲۷ ع ۲۴۹۔

ح۔ سود نمک سار میں گر کر نمک ہو جائے تو پاک ہے (ذو نمک ابو حنیفہ و محمد استاد و شاگرد) مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۱۸۱۔ از حقیقۃ الفقہ ط۔ سور کی بیج جائز ہے (مذہب حنفی) منیۃ المصلی مترجم ص ۱۴۱ از حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۸

ی۔ سور کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے (مذہب حنفی) مترجم منیۃ ص ۱۴۶۔

ک۔ سور کی کھال۔ چربی۔ اور ہڈی اور سنی وغیرہ تمام اجزاء جسم پاک ہیں۔ گوشت حرام ہے (مذہب حنفی) رحمۃ الامتہ ص ۱۵۰ کتاب سنی۔

ل۔ مسلمان دارالحرب میں حربی کو شراب یا سوریہ یا مروار یا خون فروخت کرے تو جائز ہے۔ مترجم عالمگیری جلد سوم ص ۲۴۱۔ از حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵ کتاب سنی۔

م۔ مذہب حنفی میں دو حربی دارالحرب میں مسلمان ہونے کے بعد یا ہم شراب یا سور وغیرہ بیع کریں تو جائز ہے (ابو حنیفہ و محمد استاد و شاگرد) مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد سوم ص ۲۴۱۔ از حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵ کتاب سنی۔

ن۔ سور اور شراب کے بدلے غلام خرید لے۔ تو اس کو بیچنا اور ہبہ کرنا جائز ہے (مذہب حنفی) مترجم ہدایہ جلد سوم ص ۹۲۔ از حقیقتہ الفقہ۔

س۔ سور کے بال سے موزہ سینا جائز ہے (مذہب حنفی) نزدیک ابو حنیفہ امام عظیم مترجم در مختار جلد سوم ص ۲۲۰۔ مترجم عالمگیری جلد سوم ص ۱۸۱۔ جلد ۲ ص ۳۲۲ مترجم ہدایہ جلد سوم ص ۲۹۶۔ جلد ۲ ص ۲۹۶۔ مترجم وقایہ ص ۳۸۲۔ وکنز ص ۲۳۸۔ حقیقتہ الفقہ ص ۱۹۸۔

ع۔ سور کا شکار کرنا درست ہے (مذہب حنفی) مترجم وقایہ ص ۳۸۹۔ حقیقتہ الفقہ ص ۱۸۱۔

ف۔ پانچ چیزیں مردے کی پاک ہیں۔ بال۔ ہڈی۔ کھر۔ سینک پٹھے اور آدمی کے بال اور ہڈی بھی پاک ہے۔ نور المادیہ ترجمہ شرح وقایہ ص ۶۔ سطر ۶۔ کاپوری (حنفی)۔

ص۔ مذہب اہلحدیث میں ہے کہ حملوںے لے کا کہ مروار کے بال اور پر پاک ہیں (دیکھو تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پہلا پارہ ص ۹۲۔ کتاب الوضو۔ احمدی پریس)۔

ق۔ جو حلوان سور کے دودھ سے پالا گیا ہو۔ وہ حلال ہے۔ مترجم در مختار جلد چہارم ص ۱۹۶۔ حقیقتہ الفقہ ص ۱۹۸۔

۲۔ اعتراض ملا سندھ۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ خنزیر کا گوشت کھانے سے کوئی حد شرعی نہیں لگتی۔ کتاب فروع کافی شیعہ جلد دوم ص ۱۳۱۔ حقیقتہ مذہب شیعہ ص ۱۵۱۔

اجواب۔ کتاب اللہ و سنت میں تو اس کی کوئی حد نہیں۔ گناہ سخت کہیہ وہ ہے۔ اگر مذہب سنی حنفی یا دہلوی بخاری۔ مرزائی۔ حاکمی۔ الوہی میں کوئی حد لگی ہو تو وہ پیش کردہ مذہب شیعہ سور کے گوشت کے کھانے والے کو مرزا ضرورتاً ہے۔ عن اسحاق بن عمار عن ابی عبد اللہ علیہ السلام

انه قال من اكل ميتته والدم ولحم الخنزير عليه ادب فان عباد
 اُديب فان عباد ادب وليس عليه حد (فروع کافی جلد دوم ص ۳۱ مطبوعہ ۱۳۲۷)
 ترجمہ۔ جناب اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے فرمایا۔ جو شخص مردار۔ خون اور سوڑا گوشت کھائے اس پر سزا ہے
 اگر پھر اب کرے تو سزا دو اگر پھر کرے تو سزا دو اور اس پر کوئی شرعی نہیں۔
 یہ سزا حد لغوی ہے۔ کیونکہ جامع الرموز کتاب الحدود و مطبع نول کشور پریس ص ۵۲
 پر لکھا ہے والحمد للمنع والملاحضین الشیخین وقادیب المذنب
 کسافی القاموس۔ یعنی حد کے معنی کاوٹ درمیان دو چیزوں کے اور
 مجرم کو سزا دینا۔ جیسا کہ قاموس میں ہے۔ اجمی حضرت دور کیوں جائیں
 آپ کے مذہب خفی میں تو کسی گناہ پر حد نہیں خود سے سنو۔

الف۔ کم عمر لڑکا یا مجنون بالذات قائلہ حدت سے وطی کرے تو حدت پر
 حد نہیں۔ درختار جلد دوم ص ۴۱ مترجم عالمگیری جلد دوم ص ۶۲ مترجم ہدایہ جلد ۲
 ص ۴۶۱ بحوالہ تحقیقۃ الفقہ ص ۱۶۲ نمبر ۴۱

ب۔ گونگانا کرے تو اس پر حد نہیں۔ اگرچہ خود استر کرے۔ خواہ گواہ
 بھی گذر جائیں۔ مترجم درختار جلد دوم ص ۴۱۔ مترجم عالمگیری جلد دوم ص ۶۴
 بحوالہ تحقیقۃ الفقہ ایضاً۔

ج۔ اندھانا کرے پھر انکاری ہو۔ اگرچہ بذریعہ شہادت کے اس کا
 زنا کرنا ثابت ہو جائے تو حد نہیں۔ مترجم درختار جلد دوم ص ۴۲۔ بحوالہ تحقیقۃ
 الفقہ ص ۱۶۲ بار دوم۔

د۔ کم عمر لڑکی یا عروہ یا جانور سے وطی کرے تو حد نہیں۔ مترجم درختار جلد ۲
 ص ۴۲۔ بحوالہ تحقیقۃ الفقہ۔

۴۔ دار الحرب اور دار البغی میں زنا کرے تو حد نہیں اگرچہ دار الاسلام میں
 آجائے۔ درختار مترجم جلد دوم ص ۴۳۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد ۲

ص ۶۷۲۔ مترجم ہدایہ جلد ۲ ص ۶۵۹۔ شرح وقایہ ص ۳۲۸۔ کنز ص ۱۹۲۔ قدی
ص ۱۲۶۔ بحوالہ حقیقتہ الفقہ۔ ایضاً

و۔ بیٹے یا پوتے کی نوڈی سے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم درختار جلد ۲
ص ۴۱۱۔ شرح وقایہ ص ۳۳۳۔ کنز مترجم ص ۱۹۱۔ بحوالہ حقیقتہ الفقہ ایضاً۔
ز۔ دادا یا دادی کی نوڈی سے جماع کرے تو حد نہیں۔ درختار جلد دوم
ص ۴۱۲ مترجم بحوالہ حقیقتہ الفقہ۔

ح۔ کسی کی نوڈی رہن ہو اور وہ اس سے زنا کرے تو حد نہیں مترجم
درختار جلد دوم ص ۴۱۲۔ ایضاً۔

ط۔ منکوحہ بلا گواہ سے جماع کرنے میں کوئی حد نہیں ہے۔ مترجم درختار
جلد دوم ص ۴۱۲۔ مترجم عالمگیری جلد ۲ ص ۶۴۱۔ بحوالہ حقیقتہ الفقہ۔

ی۔ غیر کی منکوحہ عورت سے نکاح کر کے صحبت کرے حلال جان
کیا اپنی مطلقہ عدت والی سے تو حد نہیں۔ مترجم درختار جلد دوم ص ۴۱۲۔ بحوالہ
حقیقتہ الفقہ ص ۱۶۳۔ کتاب الحدود۔

ک۔ جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں (ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ خالہ پھوپھی
وغیرہ) ان سے نکاح کر کے اور حلال جا کر صحبت کرے تو حد نہیں (ابوحنیفہ) مترجم
درختار جلد دوم ص ۴۱۳۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ص ۶۶۰۔ مترجم ہدایہ جلد
دوم ص ۲۵۴۔ شرح وقایہ ص ۳۳۱۔ کنز مترجم ص ۱۹۱۔ قدی مترجم ص ۲۲۶۔ کتب
مذہب حنفیہ بحوالہ حقیقتہ الفقہ ص ۱۶۳۔

ل۔ مذہب حنفی میں محرمات جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں ان سے
حرام جان کر کے بھی نکاح کرے تو حد نہیں (ابوحنیفہ) مترجم درختار جلد دوم
ص ۴۱۳۔ بحوالہ حقیقتہ الفقہ ص ۱۶۳۔

م۔ جس عورت کو اجابہ پر لیا ہو۔ (خرچے دے کر) زنا کرے تو حد نہیں
مترجم درختار جلد ۲ ص ۴۱۶۔ مترجم عالمگیری جلد ۲ ص ۶۴۱۔ کنز مترجم ص ۱۹۲۔

کتاب مذہب خفی بہ حوالہ حقیقتہ الفقہ۔

ن۔ زنا با مجبر کرنے سے حد نہیں (مذہب خفی میں) مترجم در مختار جلد دوم ص ۴۱۶۔ بہ حوالہ حقیقتہ الفقہ۔

س۔ کسی کی لوطی کو غضب کر کے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم در مختار جلد دوم ص ۴۱۶ ایضاً۔

ع۔ مذہب خفی میں خلیفہ اور امام اور بلوشہ زنا کرے تو حد نہیں۔ (اس لئے یہ زیادہ زنا کرتے ہیں) مترجم در مختار جلد ۲ ص ۴۱۶۔ مترجم عالمگیری جلد دوم ص ۶۶۵ مترجم ہدایہ جلد ۲ ص ۴۶۳

ف۔ عورت سوئے ہوئے مرد سے وطی کرے تو حد نہیں۔ ودوں پر فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ص ۶۶۲ مترجم۔

ص۔ جانور سے جماع کرنے سے حد نہیں۔ مترجم در مختار جلد ۲ ص ۴۱۲ فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۶۳۔ مترجم ہدایہ جلد ۲ ص ۴۵۵۔ مترجم شرح وقایہ ص ۳۳۱ مترجم کنز ص ۱۹۲۔ بہ حوالہ حقیقتہ الفقہ۔

ق۔ مذہب خفی میں اғلام کرنے سے حد نہیں آتی (الرحیفہ) مترجم در مختار جلد دوم ص ۴۱۵۔ مترجم عالمگیری جلد ۲ ص ۶۶۳۔ مترجم ہدایہ جلد ۲ ص ۴۵۵ مترجم شرح وقایہ ص ۳۳۱۔ مترجم کنز ص ۱۹۲۔ مترجم قدوری ص ۲۲۴۔ بہ حوالہ حقیقتہ الفقہ ص ۱۹۳ بار دوم

ر۔ اجنبی عورت سے فرج کے سوا وطی کرے تو حد نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۶۳۔ بہ حوالہ حقیقتہ الفقہ۔

ش۔ شراب کی بوجانے کے بعد شرابی نے شراب پینے کا اقرار کیا۔ تو حد نہیں ماری جائے گی (الرحیفہ اور ابو یوسف) مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۶۵۔ مترجم ہدایہ جلد ۲ ص ۴۶۴۔

ط۔ پھوسے اور انگور کی شراب پی کر مہوش ہو جائے تو حد نہیں۔

فتاویٰ مالگیری مترجم جلد دوم ص ۶۰ - ایضاً -
 ص - بھنگ پینے والے پر حد نہیں - اگرچہ نشہ ہو گیا ہو - مترجم فتاویٰ
 مالگیری جلد دوم ص ۶۰ -

من - گونگے چور - کفن چور - لکڑی دگھاس چور - دودھ و گوشت کے
 چور - میوہ یا کھڑی کھیتی کا چور - مسجد کے دروازہ کے چور - قرآن کے چور کسی
 کے لٹو کے کا چور - بیت المال کا چور تو حد نہیں مفصل حوالہ جات دیکھو حقیقتہ
 الفقہ ص ۱۶۳ - اگر زانی - شرابی - لوٹڈی باز اور چور پر کوئی حد نہیں تو اولیٰ علم
 شریعت اسلام میں حد کس پر جاری ہوگی -

۳ - کتاب پلید نہیں مذہب حنفی میں { اعتراض ملا - شبہ مذہب
 میں اگرچہ پایا کرتے ہیں

روغن میں گر جائے - تو بیشک اس روغن کو کھایا جائے - اس میں کوئی
 خوف نہیں - فروع کافی باب طعمہ جلد دوم -

جواب - فروع کافی جلد دوم میں کلب کے پنجے ترہائی کہی ہے -
 مذہب حنفی میں کتاب خمس العین ہے - ہرگز نہیں

الف - عند ابی حنیفہ لیس پنجس العین - انتہی - ابو حنیفہ کے
 نزدیک کتاب خمس العین یعنی خاص پلید نہیں - وہ موافق لما فی المحيط
 هذا ما فیہ من الرواۃ والذی لفقہیہ الدراۃ عدم نجاست
 عین لما قال صاحب الہدایہ والعدم الدلیل علی نجاست العین
 والاحمل عدمہا - والدلیل الدال علی نجاست سورہ لا یقضی نجاستہ
 عینہ واللہ اعلم انتہی بلفظہ - اکبری شرح منیۃ المصلی مطبوعہ لاہور
 ب - کہتے کی پڑی سے دو اکرنایا ہے - مترجم مالگیری جلد دوم ص ۳۲۲

۲۹۶ جلد ۲ ص ۲۹۶
 ج - اگر کتاب گنہ میں گر جائے اور پانی کو منہ نہ لگائے تو امام اعظم

کے نزدیک پانی پلید نہیں (عن ابی حنیفہ لا باس بہ۔ کہیری شرح فیتہ
المصلی ص ۱۵۱ ناقلہ عن الحلیط

د۔ ہذا اکلہ بنا علی ان الکلب نجس العین وقدم تقدم ان
الاصح فلا نہ ذکرہ الشیخ کمال الدین

۵۔ کتاب نجس العین نہیں ہے (ابو حنیفہ) مترجم در مختار جلد اول ص ۱۵۱
مترجم عالمگیری جلد اول ص ۲۰۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۹۲۔ ص ۱۱۱۔ ص ۱۲۰ بشتی
زیور حصہ دوم ص ۲۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ۔

۶۔ مٹی کے برتن میں کن موہ نہ ڈالے قرین بار و ہرنے سے پاک ہے
بشتی زیور حصہ اول ص ۱۲۰۔

۷۔ بھیگے گئے کچے چھینٹوں سے لہاس کے کانٹے سے کپڑا ناپاکی نہیں
ہوتا۔ مترجم در مختار جلد اول ص ۲۰۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۱۱۲۔ بحوالہ حقیقۃ
الفقہ بار دوم ص ۱۲۰۔

ز۔ کتلی کی بیج جائز ہے۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۱۱۳۔ ایضاً۔
ح۔ کتے کے بالوں کا تکرہ بندے میں مضائقہ نہیں۔ مترجم جلد اول ص ۱۱۳
ط۔ کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں۔ مترجم در مختار جلد اول
ص ۱۰۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۱۱۲۔

ی۔ کتے کی کھال کا قول اہل جہلے نماز بنانا جائز ہے۔ مترجم در مختار
جلد اول ص ۱۰۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۱۱۳۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ بار دوم ص ۱۲۹
ک۔ مذہب سنی میں کتے اور بھیرے کی کھال فوج کرنے سے پاک ہو
جاتی ہے۔ مترجم منیہ ص ۴۹۔ ایضاً۔

ل۔ مذہب اہل حدیث میں ہے۔ کہ زہری نے کہا۔ جب کتا کسی برتن
میں چھو بیٹھ کر رہے اور اس کے سوا اور پانی نہ ہو تو اس سے وضو کرے۔ اور
سفیان ثوری نے کہا قرآن سے ہی یہی نکلتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فلم تجددوا ماءً فتيصموا۔ تم پانی نہ پاؤ تو جمیم کرو اور کتے کا جھوٹا آخر پانی
 ہے الخ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب الوضو۔ باب الماء الذی یسئل
 بہ شعر الانسان۔ پہلا بارہ ص ۳۲، مطبع احمدی لاہور) عجب پاک مذہب ہے
 م۔ امام بخاری کے نزدیک کتے کا جو ٹھا پاک ہے اور کتے کا لٹا
 عکر۔ اور امام مالک کے نزدیک ایک روایت میں پاک ہے (حاشیہ بخاری ص ۱۶۱)
 ن حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص نے ایک کتا دیکھا۔ چوپایں کے مارے گیلی مٹی
 چاٹ رہا تھا۔ اس نے اپنا مونہ اتارا۔ اور اس میں پانی بھر کر اس کو پلانا
 شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر
 کی۔ اور اس کو جنت عطا فرمائی (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع
 احمدی لاہور۔ کتاب الوضو باب اذا شرب الکلب فی اللاند۔ پہلا بارہ ص ۳۲)
 س (سطر) ف۔ اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پاک ہونے پر
 دلیل کی ہے۔ کیونکہ اس کے مونے میں کتے نے پانی پیا۔ حالانکہ حدیث
 میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اس نے اپنا مونہ دھویا اور اس کو پاک کیا (حاشیہ بخاری)
 نوٹ۔ حضرات ناظرین انصاف فرمادیں مذہب اہل حدیث اور مذہب
 خفی میں جب کہ کتا نجس العین نہیں اور پاک ہے۔ تو اس کے ہاں اگر گھی یا پانی
 میں بیٹھا رہے تو کیا ڈر ہے۔

س۔ سو یا کتے کے پیچھے پرغبار ہو تو (مذہب خفی) میں تمیم جائز ہے
 (ابو حنیفہ عتر جم ہدایہ جلد اول ص ۱۲۷)

۴۔ اکثر اہل ملا۔ شیعہ مذہب میں خنزیر کے چمڑے کا ڈول بنا کر
 کفن میں پانی نکالنا درست ہے۔ کتاب من لایخضرہ الفقہ ص ۱۷۰
 جواب۔ مذہب خفی میں خنزیر کا چمڑا و باغٹ سے پاک
 ہو جاتا ہے۔ کتاب مذہب خفی کبیری ص ۱۲۷ میں امام ابو یوسف شاکر دہام

اعلم صاحب سے مروی ہے کہ اسی جلد المختصر فیضا لیطہر بالذباغ
و یتجوز بیدع والانتفاع بہ والصلوة فیہ وعلیہ لعموم قوله علیہ
الصلوة والسلام ایماہاب دلج ففتد طہر رواہ الترمذی من حدیث
ابن عباس ورواہ مسلم (کبیری شرح منیۃ المصلی ص ۱۴۵) مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۵۳
ترجمہ۔ خنزیر کا چمڑا باغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس کی بیج جائز ہے اور
اس سے نفع کمانا اور ہے اور اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مردار چمڑا رنگا جائے پاک ہو جاتا ہے۔

ب۔ سور کی کھال و باغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ مترجم منیۃ المصلی
ص ۱۴۵ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۹۔

ج۔ مردار جانور کا چمڑا وہ ہو یا ہوا میں سکھانے سے پاک ہو جاتا ہے
مترجم قتادے عالم گیری جلد اول ص ۳۲۔ ہشتی زیور حصہ اول ص ۳۲ بہ حوالہ
حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۹۔

د۔ مردار کی کھال جو وہ ہو یا ہوا میں و باغت دی ہوئی ہو۔ اگر تر ہو جائے
تو پاک ہے۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۹۹۔ شرح وقایہ ص ۴۰۔ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ
ص ۱۴۹۔ مردار جانور کا چمڑا وہ ہو یا ہوا میں سکھائے ہوئے پر نماز اور اس کے
ڈول سے وضو جائز ہے۔ مترجم قتادے عالم گیری جلد اول ص ۳۲۔ ہشتی
زیور حصہ اول ص ۳۲۔

۵۔ اعتراض ملا۔ شیعہ کہتے ہیں کہ چمڑا مردار میں پانی اور خون
اور دودھ وغیرہ رکھنا درست ہے۔ اور اس میں باقی و شیر ہینا درست ہے
کوئی خوف نہیں۔ کتاب شیعہ من لا یحضر فقہہ ص ۱۴۹۔

جواب۔ مذہب غنی کا فتوے ہے مردار جانور کا چمڑا وہ ہو یا ہوا
میں سکھائے ہوئے پر نماز اور اس کے ڈول سے وضو جائز ہے۔ مترجم
عالم گیری جلد اول ص ۳۲۔ ہشتی زیور حصہ اول ص ۳۲۔

نوٹ ملا صاحب آپ سوار جانور کے چمے چڑے کے کیوں میں کمی بھر رکھتے ہیں۔ اہل ہنود کے ان کیوں میں کمی پڑا رہتا ہے اور تمام اہل تسنن اس کو خرید کر کھاتے ہیں۔ تاکس طرح پاک ہیں۔

۶۔ مسائل طہارت چاہ { اعتراض ملا شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر لڑکا طعام کھائے والا کنوئیں میں

پیشاب کر دے تو صرف تین ڈول نکالے جائیں۔ اگر ایسا نہیں تو صرف ایک ڈول۔ کتاب من لایحضر الفقیہ ص ۵۔

۷۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اگر کنوئیں میں زمبیل گونسکی بھری ہوئی یا سرگین کی گر جائے۔ وہ گوند خشک ہو یا نہ ہو۔ تو اس کنوئیں کے پانی سے وضو کرنا درست ہے۔ ایضاً ص ۵

۸۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر کنوئیں میں گوند پڑ جائے تو صرف دس ڈول نکالنے کافی ہیں۔

۹۔ مسئلہ۔ مذہب شیعہ میں اگر پانی حوض میں خون کا آلودہ لہو ڈالا جائے تو پانی نجس ہوگا اور اگر پیشاب سے بھرا ہوا لہو (بول خشک ہو جائے) اس میں ڈال کر ملایا جائے۔ تو پانی پلید نہ ہوگا۔ اور لہو بھی پاک ہو جائے گا جامع عباسی ص ۱۱

۱۰۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں اگر کنوئیں میں خنزیر یا بلی یا خرگوش یا لونبیر جیسے بول آدمی کا پڑ جائے۔ تو صرف چالیس ڈول نکالنے کافی ہیں اگر کنوئیں میں گوند خشک یا چوہا مر جائے یا کتا پڑ جائے تو صرف سات ڈول نکالنے کافی ہیں۔ اگر خنزیر لے برتن کو زبان سے چاٹ لیا تو اس برتن کو سات دفعہ دھونا کافی اور نمکساریں کتا گر کر نمک ہو جائے۔ تو نمک پاک ہے۔ کتاب جامع عباسی ص ۲۵۔ ص ۲۶۔ ص ۲۷۔

۱۱۔ مسئلہ۔ مذہب شیعہ میں اگر کتا پانی میں پڑا ہو اور اس پانی سے

کسی شخص نے ایک پیالہ پانی کا بھر لیا اور اس پیالہ میں کچھ کتے کے بال ڈال دیے
تو پیالہ کا پانی پاک رہے باقی ماندہ پلید جامع عباسی ص ۳۷۔

جواب۔ یہ ملائی کے تھم اعتراضات لائینی ہیں۔ یا تو حجاب عاریت
ہے یا اپنے مذہب سے جہل و نادانی ہے۔ سنو۔

حدیث شریف میر بضاعتہ۔ عن ابی سعید الخدری قتل
قبل رسول اللہ ﷺ من بذر بضاعتہ وہی بذر تلتی فیما الخیض
والمحوم الکلاب والمنین فقال رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان الماء طہور لا ینجہ منی۔ رواہ احمد۔ والمترمذی والبوداؤد والنسائی۔
مشکوٰۃ شریف باب احکام المیاء۔ الفصل الثانی۔ جلد اول ص ۱۲۱ مطبوعہ امرتسر
رجبہ۔ حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ
علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ کیا ہم بضاعت نامی کنوئیں سے وضو کریں
اور وہ کنواں ہے۔ کہ اس میں کپڑے جیٹن کے اور کتوں کے گوشت اور
گندگی ڈالی جاتی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
تحقیق پانی پاک ہے۔ کوئی چیز اس کو نجس نہیں کرتی۔ ابو داؤد کی روایت میں
ہے کہ اس کنوئیں سے جناب رسول صلعم کو پانی پلایا جاتا تھا۔

حدیث شریف مقدار پانی۔ عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ
جناب رسول خدا ﷺ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کہ جنگل کی زمین میں
پانی ہوتا ہے (تو بھہ۔ تالاب) اور اس پر ہر قسم چار پائے اور نہر سے آئے
ہیں۔ جناب صلعم نے فرمایا۔ جس وقت کہ پانی دوسلہ یعنی سوا چھ من۔ پلایا
مشک ہو تو وہ پلید نہیں ہوتا (اذا کان الماء قلتین لم یجعل الخبث۔
فات لا ینجس) رواہ احمد۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ النسائی۔ الدارمی۔ ابن ماجہ۔
مشکوٰۃ جلد اول ص ۱۲۱۔ باب احکام المیاء۔ فصل الثانی مطبوعہ امرتسر۔
حدیث شریف۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ

صلعم سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا ہم اس پانی سے وضو کریں جسکو گدھوں نے
 فوٹھا کیا ہو۔ نہ لیا کہ ہاں اور اس پانی کے ساتھ وضو کر۔ جس کو سب دندوں
 (سور۔ کتا۔ بھیریا۔ شیر۔ وغیرہ) نے مشکوٰۃ جلد اول۔ احکام المیاء ص ۱۵۱
 حدیث شریف۔ عمر کے کما کہ میں نے جناب رسول اللہ صلعم سے
 سنا کہ وہ فرماتے تھے۔ کہ دندوں کے لئے وہ چیز ہے۔ جو اپنے ہاتھوں
 میں ڈال لیں اور جو باقی رہے اور وہ ہمارے واسطے پاک کرنے والا اور پینے
 کے قابل ہے۔ مشکوٰۃ جلد اول۔ احکام المیاء ص ۱۵۱۔

حدیث شریف باب الحیاض۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے
 کہ کسی نے بنی صلی علیہ وآلہ وسلم سے ان حوضوں کا حکم پوچھا۔ جو مکہ اور
 مدینہ کے بیچ میں ہیں۔ کہ انہر و دند سے بھی آتے ہیں۔ (جیسے شیر۔ بھیریا۔
 چیتا وغیرہ) اور گتے بھی اور گدھے بھی (خواہ جنگلی ہوں۔ خواہ شہری) اور
 انکے پانی سے طہارت کرنے کو پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا جو وہ اپنے پیٹ
 میں اٹھالے گئے وہ انکا ہے۔ جو حوض میں بیچ گیا۔ وہ ہمارے لئے
 پاک کرنے والا ہے۔ (رفع العجاہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول ص ۱۴۳ و مشکوٰۃ
 جلد اول باب احکام المیاء ص ۱۵۱۔ المرتری)

حدیث شریف۔ حضرت جابر نے کہا ہم ایک جو ہر پہنچے اور اس
 میں ایک گدھا راہڑا تھا۔ ہم اس کے اٹھال سے رکے۔ جب رسول اللہ
 صلعم پہنچے۔ تو آپ نے فرمایا پانی ایسی چیز ہے۔ کہ اس کو کوئی چیز نجس نہیں
 کرتی۔ پھر ہم نے اس میں سے پیا اور اسودہ ہوئے اور لا دلیا (رفع العجاہ
 عن سنن ابن ماجہ جلد اول ص ۱۴۳)

اجماع۔ علماء کا اجماع اس پر ہے کہ پانی قلیل ہو یا کثیر اور اس میں
 نجاست گر گئی۔ اور اس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا۔ تو وہ نجس ہے۔ غرض
 پانی ناپاکی کے گرنے سے نجس نہیں ہوتا۔ غرض ہوا یا بہت مگر جب کوئی وصف

اس کا بل جائے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور ابو ہریرہ اور حسن بصری اور ابن سبت اور مسکریہ اور ابن ابی لیلیٰ کا یہی قول ہے۔ ثوری اور داؤد ظاہری اور حنفی اور جابر بن زید اور امام مالک اور غزالی کا اور اہلبیت میں سے اسی کے قائل ہیں تسم اور امام سبکی (مترجم ابن ماجہ جلد اول ص ۴۱) دوم۔ اب کنوئیں اور پانی کے احکام مذہب حنفی کے بھی غور سے ملاحظہ فرما کر شکر مند ہوں

الف۔ وہ درود حوض میں آدمی کا پیشاب یا نجاست پڑ جائے تو وہ پاک ہے۔ مترجم در مختار جلد اول ص ۹۵۔ بہشتی زیور حصہ اول ص ۲۷۔ منقول از حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۱۔

ب۔ وہ درود حوض میں کتا سردہ پڑا ہو۔ تو اس کی دوسری طرف وضو جائز ہے۔ بہشتی زیور حصہ اول ص ۲۷۔ منقول از حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۱ باب پانی کے بیان میں۔

ج۔ کتا بٹے پانی میں بیٹھے۔ تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے اگر وصف نہ پالے۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۱۔ شرح وقایہ ص ۳۹۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۹۳ منقول از حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۱

د۔ حوض میں کتا گر گیا اور مر گیا۔ اگر تہ میں بیٹھ گیا۔ تو وضو جائز ہے۔ مترجم در مختار جلد اول ص ۹۵۔

۴۔ حوض میں جس جگہ نجاست گرے اسی جگہ سے وضو جائز ہے۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۲۔

و سپہ کو را دی میں لے کر پانی میں ڈالا جائے۔ تو پانی پاک ہے۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۴۵

ز۔ پیشاب کی چینیں اس سے در پانی میں گریں۔ کہ پانی نہ پہلے تو پاک ہے۔ مترجم در مختار جلد اول ص ۱۴۱۔

ح۔ پانی کے کنوئے میں چھا کر جائے تو پانی پاک ہے۔ مترجم ہدایہ
جلد اول ص ۱۱۵

ط۔ پیوسی بکری مری ہوئی کی پانی میں گر جائے تو پانی پاک ہے مترجم
مینۃ المصلی ص ۴۸۔

ی۔ کنوئیں میں کتا گر جائے۔ اگر منہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے مترجم
در مختار جلد اول ص ۱۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۱۱۲۔ منقول از حقیقۃ الفقہ بار
دوم ص ۱۳۳۔

ک۔ زندے کنوئیں میں گر جاویں اور زندہ نکالے جائیں۔ اگر منہ
نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۵۔ ایضاً
ل۔ غسل شدہ مردہ کنوئیں میں گرے تو پانی پاک ہے۔ مترجم فتاویٰ
عالمگیری جلد اول ص ۶۵۔

م۔ صنبی نے ڈول ڈھونڈنے کے لئے غوطہ لگایا۔ تو صنبی اور پانی
دونوں پاک ہیں (محمد) فتاویٰ عالمگیری مترجم جلد اول ص ۲۹۔ منقول از
حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۲

ن۔ کنوئیں میں بکری کا پیشاب گرے تو پاک ہے (محمد) مترجم ہدایہ
جلد اول ص ۱۱۱

س۔ پیشاب کی باریک چھٹیوں کنوئیں میں پڑ جائیں تو پانی نکالنے
کی ضرورت نہیں۔ مترجم در مختار جلد اول ص ۱۱۱۔ از حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۳

ع۔ سوزنک سار میں گر کر نمک ہو جائے تو پاک ہے (ابو حنیفہ و محمد)
مترجم عالمگیری جلد اول ص ۴۔ از حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۸

ف۔ مذہب شیعہ میں آدمی کا پاؤ خانہ گیلہ ہو یا گر کر پھٹ گیا یا توپس
ڈول نکالیں۔ وینیات کی دوسری کتاب ص ۲۱ فرمائیے ملا صاحب اس میں
کیا اعتراض ہے۔

میں۔ مذہب سنی والہ حدیث میں سوڑ کے جوٹے برتن کو تین بار دھونا کافی ہے۔ دیکھو تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پارہ اول ص ۴۲۔ مائتہ مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الرضو۔

مسئلہ ۹۔ جلق کرنا { شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ مشیت زنی کرنی درست ہے۔ کوئی خوف نہیں۔ کتاب حرم

کافی جلد دوم ص ۲۲۲۔

جواب۔ ملائنی کی ایمانداری و صداقت کا یہ نمونہ ہے کہ احادیث کو چھوڑ کر اور الفاظ کے غلط معنی کر کے آئینہ پاک پر تہمت لگاتا ہے۔ اُمّہ تعالیٰ سے ہرگز نہیں شرارتا۔ حالانکہ لاشی علیہ کے معنی میں کہ مجبوت پر کوئی حد نہیں اور مخالفت جلق و مشیت زنی میں، و احادیث موجود ہیں۔

حدیث شریف ممالفت جلق۔ سالتہ عن المضعضہ فقال

ہی من الفواخشر ر فروع کافی جلد دوم ص ۲۲۲ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مشیت زنی کی بابت پوچھا گیا۔ جناب نے فرمایا وہ غش کام ہے خصمہ جلق زون۔ منستی الارب خصمہ کے معنی مشیت زنی کرنا ہے دوسری حدیث۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل

ینکم بهیمۃ اودید ذک فقال کل ما انزل ب الرجل ما۔ من هذا و مثبہ فہو ذنا، ر فروع کافی جلد دوم ص ۲۲۴ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ کہ ایک شخص جانور سے وٹی کرتا ہے یا مشیت زنی کرتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے۔ فرمایا جو شخص اس مایہ حیات کو اس طرح ضائع کرتا ہے پس وہ زنا کرتا ہے۔

اب مذہب حنفی کے جلق کے واسطے مسائل و فتاویٰ پاک کا بھی ملاحظہ ہو

الف۔ روزہ میں اٹھ سے منی نکالنے سے روزہ فاسد نہیں۔ مترجم

در مختار جلد اول ص ۱۵۲۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۹۲۔ منقول از حقیقتہ الفقہ ص ۱۵
فتاویٰ قاضی خاں جلد اول ص ۱

ب۔ اگر زنا کے خوف سے جلق لگا کر منی نکال دے تو توقع ہے کہ
وبال نہ ہو۔ مترجم در مختار جلد اول ص ۱۵۲۔ منقول از حقیقتہ الفقہ ص ۱۵

ج۔ منی اپنے ہاتھ سے نکالے یا عورت کے ہاتھ سے یا عورت و مرد
باہم ہنگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم
در مختار جلد اول ص ۱۵۵۔ از حقیقتہ الفقہ۔

د۔ کیسے جلق لگانی یا عورت سے سوا فرج کے صحبت کی اور منی نکلنے
پر ذکر کو پکڑ لیا۔ بعد جانے شہوت کے ذکر کو چھوڑنے پر منی نکلے۔ تو غسل
واجب نہیں از نزدیک ابولیسف شاگرد امام اعظم، مترجم ہدایہ جلد اول ص ۶۹
از حقیقتہ الفقہ کتاب منی ص ۱۳۹

۱۔ مسئلہ ۱۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں عورت حیض و نفاس
والی اور جنبی اور جنبیہ مرد و عورت کو قرآن مجید کا پڑھنا جائز و درست ہے۔ کوئی
خوف نہیں۔ کتاب استیصار ص ۱۰۔ فرج کافی ص ۱۰۔

جواب۔ اس کا ردی محمد بن اسماعیل۔ مجہول الحال ہے۔ روایت
قابل سند نہیں۔ اسما والرجال نجاشی۔

فتوے حنفی حیف و نفاس کی حالت میں دعا کی نیت سے الحمد پر ہے
تو درست ہے (ابو حنیفہ ہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۰۱۔ از حقیقتہ الفقہ۔

ب۔ حالت جنابت میں آنت سے کم پڑھنا جائز ہے۔ مترجم در مختار
جلد اول ص ۱۰۰۔ عالمگیری جلد اول ص ۱۰۰۔ شریعت وقایہ ص ۱۰۰۔ ہشتی زیور حصہ دوم
ص ۱۰۱۔ از حقیقتہ الفقہ مترجم۔ بقول مالک مالک۔ اقرآ قرآن جائز است
کنز دہری ص ۱۰۰۔

ج۔ جنبی بطور دعا کے سورہ فاتحہ پڑھے تو کچھ ڈر نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

جلد چارم ص ۲۶۵ مترجم

۱۱۔ مسئلہ۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں کتنے اور خنزیر کی ہڈی
و پشم پاک صاف ہیں۔ جامع عباسی ص ۲

جواب دیکھو۔ نمبر اول۔ مذہب خفی میں ہے کہ کتے کی ہڈی
اور بال اور پٹھے پاک ہیں۔ مترجم در مختار جلد اول ص ۱۰۱۔ مترجم ہدایہ جلد اول
ب۔ سروے کی پانچ چیزیں پاک ہیں۔ بال۔ ہڈی۔ کھر۔ سینک۔ پٹھے
شرح وقایہ ص ۵۔

۱۲۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں کپڑے آلودہ شدہ شراب سے غازی
ہے۔ جامع عباسی ص ۳۔

جواب۔ یہ ابن بابویہ کا قول ہے۔ کسی امام پاک کا فرمان و حکم ہرگز نہیں
اور ہم پر حجت نہیں۔

مفتوئے احسنی۔ فاسقوں کے کپڑے جو شراب سے پرہیز نہیں کرتے
نہیں نہیں ہوتے۔ اصح یہ ہے۔ ان میں نماز مکروہ بھی نہیں۔ مترجم ہدایہ
جلد اول ص ۲۴۳

۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ نمبروں کے جوابات اعتراض نمبر ۶۔ طہارت
جاہ میں گذرے

۱۶۔ اعتراضات ملا ملتانی۔ مذہب شیعہ میں اگر کسی بے شہد اپنے
بیٹے کی بیوی سے صحبت کی۔ تو صرف اس کو دو مردینے آتے ہیں ایک
بعوض و دخول دوم بعوض منخ نکاح میاں پسرو زن۔ کتاب جامع عباسی
ص ۱۴۵ جلد دوم

۱۷۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں اگر باپ نے ایک عورت سے نکاح کیا۔
اور اس کی لڑکی سے اس کے فرزند نے پھر بے شہد نوجو فرزند سے باپ
نے طوطی کر لی۔ اور بیٹے نے ماں سے کر لی۔ تو اس صورت میں نصف نصف

حق مرد ملی کشندگان کو دینا پڑے گا۔ جامع عباسی ص ۱۲۵

الزامی جوابات

فقہ حنفی

الف۔ لڑکے نے بدعتی سے سوتیلی ماں پر راتھ ڈالا۔ تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہے۔ بدعتی زیور حصہ چارم ص ۱
ب۔ جس بیوی نے مرد کم عمری میں صحبت کر چکا ہو۔ اور پھر اسکو طلاق دیدے تو اس کی بیٹی سے اس مرد کا نکاح درست ہے۔ مترجم درمختار جلد دوم ص ۱۲۰۔ از حقیقۃ الفقہ۔

ج۔ سات آٹھ برس کی لڑکی سے جماع کیا۔ تو اس لڑکی کی ماں مرد پر حرام نہیں ہوگی۔ مترجم عالم گیری جلد دوم ص ۱۲۰
د۔ مرد کا آلہ منتشر ہوا اور اس نے بہت جورو کو طلب کیا۔ اس کے درمیان میں اس نے بیٹی کی ہانگوں میں داخل کیا۔ تو اگر حرکت انتشار کی نہ ہو تو جورو حرام نہیں اور اگر بڑھ گئی تو جورو حرام ہے۔ مترجم عالم گیری جلد دوم ص ۱۲۰ (شرم) از حقیقۃ الفقہ ص ۱۲۰

۴۔ ساس نے لڑائی میں اپنے مالک کا ذکر کر لیا۔ پھر ساس نے کہا کہ میں نے شہوت سے نہیں پکڑا تھا۔ تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔ مترجم عالم گیری جلد دوم ص ۱۲۰

و۔ بیٹے نے سوتیلی ماں کا بوسہ لیا۔ تو بیٹا مہر کا ضامن ہوگا۔ مترجم درمختار جلد دوم ص ۱۲۰

ز۔ بیٹے نے سوتیلی ماں سے جماع کیا۔ تو بیٹا مہر کا ضامن نہ ہوگا۔ مترجم

در مختار جلد دوم ص ۲۹

ح۔ شراب اور سود مہر کے بدلے میں ہو تو نکاح جائز ہے۔ مترجم شرح
دستایہ ص ۲۹۹۔ کنز الدقائق باب المہر ص ۲۱۲۔ از حقیقتہ الفقہ بار دوم ص ۱۸۱ و ۱۸۲
۱۔ مسئلہ۔ اگر آقا نے اپنی باندی کا نکاح غلام سے کر دیا۔ اور پھر آقا
نے اپنے غلام کی زوج باندی نکاح کر دہ سے دخول کیا۔ تو اس صورت میں برصغیر
مسنول بہ عوض دخول غلام کو کوئی شے بطور ہدیہ دیدنی چاہیئے۔

جواب۔ فتاویٰ حنفی۔ بیٹے یا پوتے کی لوثی سے زنا کرے تو حد
نہیں۔ مترجم در مختار جلد دوم ص ۲۱۱۔ شرح وقایہ ص ۳۲

ب۔ دادایا دادی کی لوثی سے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم در مختار
جلد دوم ص ۲۱۲۔ از حقیقتہ الفقہ۔

ج۔ ماں یا جو رو کی لوثی سے حلال جان کر صحبت کرے۔ تو حد نہیں
شرح دستایہ ص ۳۳

۱۹۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں اگر سنی شیعہ ہو جاوے تو حکم اس کا حکم کفر
ہے۔ جامع عباسی جلد اول ص ۱۳

جواب۔ یہ سچ ہے کیونکہ سنی اصول دین امامت کا قائل نہیں تھا۔ اب وہ
مذہب شیعہ پاک میں داخل ہوا۔ تو اس کو غسل کر کے توحید و رسالت و امامت
کا اقرار کرنا چاہئے تاکہ پاک و صاف ہو جائے۔

۲۰۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں روزہ دار کو بحالت روزہ شعروں میں تعریف
ائمہ دین مقدسات علیہ السلام کی کرنی منع ہے۔ جامع عباسی ص ۱۳۵

جواب۔ کیا ہرج ہے لاکثر لاکعبادۃ ربہ احدا پر عمل ہے۔

۲۱۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں منصب علی منصب خدا ہے۔ تفسیر جامع التفسیر
جواب۔ اس کا جواب چھپے دلا گیا ہے۔

۲۲۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں سید کی لڑکی سے نکاح ہر ایک مسلمان کا

درست ہے۔ چاہے جس قوم سے ہو۔ تفسیر لوامح التنزیل۔

جواب۔ یہ مجتہد کی اپنی رائے ہے۔ ہمارے واسطے حجت نہیں سیدانی کے ساتھ امتی کا نکاح کرنا ناجائز ہے۔ سادات کرام حسب نسب میں اعلیٰ۔ پاک و مقدس۔ اولاد رسول مقبول صلعم۔ قابل ادب و عزت ہیں۔ سلوات کا کفو۔ امتی سے ہرگز نہیں۔ امت کے سرواشریف ہیں۔ باقی مسلمان کم و بیش پر ہیں۔ دیکھو رسالہ اعانت السادات مولفہ سیدنا مولانا مولوی زمین العابدین صاحب جٹا لوی۔

۲۳۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں طبیب کو اجنبیہ عورت کی شرمگاہ دیکھنی درست ہے۔ حق الیقین ص ۲۲۳

جواب۔ بہ حالت مجبوری۔ علاج کے واسطے کوئی ہرج نہیں۔ ڈاکٹر صاحبان زمانہ علاج بکثرت کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ستورات پر اپریشین کرنا پڑ جاتا ہے۔ جان بچانی ذیمن ہے۔ منع کناں ہے۔

۲۴۔ مسئلہ۔ اعتراض ملائمتانی۔ شیعہ مذہب میں عورت کی دوبر میں وطی کرنا درست ہے۔

وطی فی الدبر۔ مذہب امامیہ میں وطی فی الدبر حرام بلکہ وہ سخریہ ہے اور استبصار کی احادیث سب ضعیف ہیں اور قول مولف ہمارے واسطے حجت نہیں۔ بلکہ مذہب سنی حنفی میں وطی فی الدبر جائز ہے۔ صحیح بخاری مسرجم مفتح احمدی پارہ اٹھارہ ص ۶۷۔ کتاب التفسیر میں ہے نافع نے کہا کہ عہد امین عمر نے کہا کہ فنا تو احرشکم انی مشتم سے یہ ملاو ہے کہ مرد عورت سے وہ میں جماع کرے۔

ب۔ نافع نے کہا کہ جب ابن عمر قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے۔

(راوی کتنا ہے) ایک دن قرآن میں نے لیا اور سورہ بقرہ سے پڑھ رہا ہے

تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے فساد کم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے
یہ آیت کس باب میں اتری ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ ابن عمر کے کما فلاں فلاں
باب میں نہ۔ اس روایت میں یہ صراحت نہیں کس بات میں اتری۔ اسحاق بن
داہود کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ عورتوں سے دبر میں جماع کرنے
کے باب میں اتری۔ ابن عمر سے اس کی اباحت (جائز ہونا) ہے اور امام مالک
اور شافعی بھی پہلے اسی کے قائل تھے۔ ف ۷۲۔ یہ لفظ دبر میں امام بخاری
نے چھوڑ دیا۔ ابن جریر نے اس کو موصول کید اس میں صاف مذکور ہے۔ یہاں
فی الدبر۔ ف ۷۳۔ اس کو طبرانی نے وصل کیا۔ اس میں صاف یوں ہے کہ یہ
آیت دلی فی الدبر کی اجانت میں اتری۔ ف ۷۴۔ بعضوں نے کہا۔ اتی۔ اس
کے معنوں میں ہے۔ یعنی جہاں چاہو۔ قبل یا دبر میں اور دلی فی الدبر کو انہوں نے
جائز رکھا ہے۔ مامدی نے کہا۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ جو دلی فی الدبر
کو درست کہتا ہے۔ وہ اتی کو اس کے معنوں میں لیتا ہے۔ حافظ نے کہا عموم
لفظ کا اعتبار ہوا کرتا ہے نہ خصوص سبب کا تہایت سے دلی فی الدبر کا جواز نکلیا
ایک جماعت ابوہریرہ جیسے بخاری۔ اور ذہبی اور ہزار اور سانی اور ابوعلی بن
پوری اس طرف گئی ہے۔ کہ دلی فی الدبر کی مخالفت میں کوئی حدیث ثابت
نہیں ہے (حاشیہ بخاری مترجم ص ۶۷) پٹ۔ مطلب یہ ہے کہ آیت ہے
دلی فی الدبر کا جواز نکلتا ہے الخ (حاشیہ بخاری ایضاً ص ۶۸) پٹ۔

ج۔ زحف العجاہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول مطبع صدیقی لاہور ص ۲۱۱ سطر ۱۱
پر صاف لکھا ہے۔ لیکن اپنی بی بی سے یا نڈی سے دبر میں صحبت کرنا قطعی حرام
نہیں ہے۔ یعنی ایسا حرام کہ اس کا منکر کا فرہڑے۔ کیونکہ کسی آیت یا متواتر
حدیث سے اس کی حرمت صاف ثابت نہیں ہوتی اور اس سبب سے ایک لفظ
علمائے فنا تو احد نکم اتی مشتمل سے دلی فی الدبر کو جائز بھی رکھا ہے الخ
امام صاحب انکھیں کھول کر پڑھو تفسیر و تشریح دلی جلد اول ص ۲۶۵ ضرور دیکھو

د۔ فتوے حنفی۔ غلام یا لونڈی یا بیوی سے اعلان کرے تو بالاجماع
حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم ص ۴۱۵۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۴۶۳
از حقیقتہ الفقہ ص ۱۹۳۔ کتاب الحدود

۸۔ اعلان کرنے سے حد نہیں آتی (الضعیف) مترجم درمختار جلد دوم ص ۴۱۵
مترجم عالمگیری جلد دوم ص ۴۶۳۔ مترجم ہدایہ جلد دوم ص ۴۵۵۔ شرح وقایہ ص ۳۲۱
مترجم کنز ص ۱۹۲۔ مترجم مدوری ص ۳۲۶۔ از حقیقتہ الفقہ ص ۱۹۳۔ کتاب الحدود۔
۹۔ ابن ملک استاذ امام اعظم صاحب کوفی و طینی الدبر کیا کرتا تھا۔
(در منثور بیوطی ص ۲۲۶)

ز۔ عہدت کیا تھ اعلان کرنے سے حرمت نہیں آتی۔ مترجم درمختار جلد ۲
ص ۴۱۵۔ مترجم عالمگیری جلد دوم ص ۴۱۵۔

۲۵۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں عاریتہ فرج یعنی مانگوں فرج اپنے
بھائی کو دینا درست ہے۔ کتاب استیصار جلد دوم ص ۴۵

جواب۔ حدیث میں یہ الفاظ نہیں آئے مگر صاحب آپ کی ایمانداری اور
ایمانی صداقت کا فوٹو ہے کہ جھوٹ کہتے ہو۔ پھر اس حدیث کے راوی ضعیف
ہیں۔ اگر ضعیف نہ بھی ہوں تو یہ باب حکم ولد البجاریۃ المجلتہ میں جاریہ لونڈی
کے ہبہ کا مسئلہ ہے۔ جو آپ کے مذہب سنی میں بھی جائز ہے۔ سنو۔ کشف
المغطا من کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور ص ۳۳ سطر ۵ پر ہے۔ عبد الملک بن
مروان نے ایک لونڈی اپنے دوست کو ہبہ کی۔ پھر پوچھا اس سے حال اس
لونڈی کا اس نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اس لونڈی کو اپنے بیٹے کو ہبہ کر دوں
فتوے حنفی۔ کس کی لونڈی رہن ہو اور وہ اس سے زنا کرے۔ تو
حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم ص ۴۱۵۔

ب۔ کسی کی لونڈی کو غصب کر کے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم درمختار
جلد دوم ص ۴۱۵

ج۔ ماں یا جھوٹی لڑکی سے حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں۔ بشرط
وہ یہ ضابطہ ۳۳۔ از حقیقۃ الفقہ۔

د۔ باپ کی لڑکی سے حلال جانکر بھی وطی کر لے تو حد نہیں۔ مشرح وقایہ
منہ ۳۳۔ کنز صلاۃ۔ از حقیقۃ الفقہ۔

و فتوے یوسفی حنفی (امام ابو یوسف شاگرد امام اعظم صاحب کفری کا فتوے)
اول۔ ابن مبارک کہتے ہیں۔ کہ جب ارون الرشید خلیفہ ہوا۔ تو اس کا دل
صدی کی ایک کنیز پر آگیا۔ اور اس کو طلب کیا۔ لیکن اس نے یہ کہہ
کر انکار کیا۔ کہ میں تمہارے والد کی ہم خانہ رہ چکی ہوں۔ اس لئے تم مجھ
سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن ارون الرشید دل کے احقوں مجبور
تھا۔ اس نے فوراً قاضی ابو یوسف کو بلایا اور اس سے چارہ کا پوچھا اس
نے کہا کہ امیر المومنین فرض کر لینا کہ تمام کنیزیں بیچ بولا کر تھیں۔ صحیح
نہیں ہے ممکن ہے کہ وہ جھوٹ بولتی ہو۔ اس کو آپ سچا نہ جانے اور کام
دل حاصل کیجئے (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی مترجم ص ۱۷۰)۔

دوم۔ عبد اللہ بن یوسف کہتے ہیں۔ کہ ارون الرشید نے قاضی ابو یوسف سے
کہا کہ میں نے ایک کنیز خریدی ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ اسے بیل
میں صحبت کروں۔ اگر کوئی صلا ہو تو بتلائے۔ قاضی ابو یوسف نے کہا کہ
اس کو اپنے کسی بیٹے کو ہبہ کر دیجئے اور پھر اس سے نکاح کر لیجئے قاضی
صاحب کو ایک لاکھ درہم انعام ملا (تاریخ الخلفاء سیوطی مترجم زمیندار
پریس لاہور ص ۱۷۱)۔

۲۶۔ مسئلہ شیعہ مذہب میں عورت فاجرو سے متہ کرنا بھی درست ہے
کتاب شیعہ استیصار جلد دوم ص ۱۷۱

جواب۔ فاجرو عورت سے جائز ہے جب کہ نکاح دائمی ہو۔ خاص
ما شیعہ پر لکھا ہے اذ اکمل النکاح علی سبیل الدوام بالفالج۔ ملا صاحب

آپ انگھ ہند کر کے نہ دیکھا کریں۔ دوسری انگھ سے بھی دیکھیں۔

۲۷۔ مسئلہ شیعہ مذہب میں ایک ارتد کرنے سے امام حسین علیہ السلام کا درجہ تناسل ہے۔ وہ وفات کرنے سے امام حسن علیہ السلام کا متن دفعہ کرنے سے حضرت مولانا شکاکشا علی علیہ السلام کا۔ چوتھی دفعہ کرتے سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ملتا ہے۔ دیکھو کتاب شیعہ بران المتد ص ۲۵ جواب۔ فتا ہوا الان تنکے کا سمرا لیتا ہے۔ ملا صاحب کا سکھ و بارود ختم ہو گیا ہے۔ کہ اصول و فروع کتب احادیث معتبرہ و مذہب شیعہ کو چھوڑ کر بران المتد رسالہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اور پھر اصل عبارت اصل کتاب کی نہیں لکھتے۔ ملا صاحب جب تک کسی امام پاک علیہ السلام کا فرمان نہ ہوگا۔ ہم کسی جہت کی شخصی رائے پر پابند نہ ہونگے۔ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ آپ ہمیشہ شیعہ کے مقابلہ میں شیعہ کے اصول و اصول و اصول زہدین کا لحاظ رکھیں

ب۔ تحقیقی جواب یہ ہے کہ ترفیب ثواب کے واسطے ہمیشہ بیان کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مذہب سنی کی کتب احادیث میں اس کا بہت ذکر ہے۔ تہذیبی باب مناقب میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو امام حسن اور امام حسین ادا انکے والدین سے محبت رکھے وہ میرے درجہ کے برابر میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن جائے گا۔ نہیں بلکہ یہ کہ معیت رسول مقبول صائم اس کو حاصل ہوگی۔

ج۔ صراح شیعہ پر درجہ کے معنی یہ ہے۔ بالنگاہ طریق۔ رستہ پاؤں رکھنے کی جگہ۔ یہ ظاہر ہے کہ جو کسی نبی یا امام کی حکم کی تعمیل کرتا ہے تو وہ انکے رستہ پر چلتا ہے۔ اس کی راہ امام کی راہ ہو جاتی۔ جیسا کہ سبیل المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے اپنا سراط مستقیم فرمایا ہے۔ اور صواعق مرقومہ ص ۲۳۹ پر درجہ

مراد مصیبت مذکور ہے۔ چونکہ متفقہ فعل و سنت رسول مقبول صلعم جبکہ خلیفہ عمر نے
بند کر دیا تھا۔ پس حج اس مردہ سنت کو زندہ کرے۔ اس کو مصیبت رسول مقبول
صلعم نصیب ہوگی۔ جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے کہ جو سنت نبوی کو زندہ کرے اسکو
سوشید کا ثواب ملے گا۔

۲۸۔ اعتراض ملاطعاتی۔ شیعہ مذہب میں کجیروں کی کمانی حلال ہے
کتاب فروع کا فی جلد دوم ص ۳۲

الجواب۔ ملا صاحب زور سے پڑھو۔ لعنة الله على الكاذبين۔ ملا ہو کر کیوں
جھوٹ لکھتے ہو۔ مترجم کرو اصل روایت پر موصوعن ابی بصیرة قال سالت
عن ابا عبد الله عليه السلام عن كسب المغنيات فقال التي يدخل
عليها الرجل حرام۔ والتي قد دعا الى الاعراس ليس به باس۔ ترجمہ جناب
ابن بصیرہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے
پوچھا کہ لڑکیوں کی کمانی کی بابت پوچھا۔ جناب نے فرمایا جو عورتیں پیشہ
کراتی ہیں۔ انکی کمانی تو حرام ہے اور جو گانے والی عورتیں ہمایہ و شادی پر
بلائے جاتے ہیں انکی کمانی میں کچھ ڈر نہیں۔ اور اس روایت مذکورہ میں مغنیات
کی یوں تشبیہ کی گئی ہے قال للمعلینہ التي تزف العرائس۔ جو گانے
والی دامن کے زفاف میں بلائے جاتے ہیں۔ جاہل ملائے عمارت عبارت
مذمت نردی ہے۔ شاید دوسری آنکھ سے نظر نہیں پڑی۔

ب۔ فتوے حنفی۔ مذہب حنفی میں ہے زانیہ عورت کجیروں کی خیرچی
محل ہے۔ دیکھو چلی ماحشیہ شرح وقایہ ص ۲۹۸۔

ج۔ جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو خیرچی دے کر زنا کرے تو وہ نہیں تہیم
رختار جلد دوم ص ۴۱۶۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۱۶۔ کنز ص ۱۹۳
۲۹۔ اعتراض ملاطعاتی۔ شیعہ مذہب میں اگر کسی نے نکاح اپنی
ماں وغیرہ محرمات سے کیا اور پھر اس کے ساتھ دخول کیا اور اس سے

لڑکا پیدا ہوا۔ اور اگر اس لڑکے کو کسی نے کہا کہ تو حرام زادہ ہے کہ کئے واسطے پر
 حد لگ جائے گی۔ کیونکہ ماں بہن وغیرہ کے ساتھ جو نکاح کیا گیا تھا وہ من وجہ
 صحیح اور درست تھا۔ کتاب فروع کافی جلد دوم ص ۲۱۲

الجواب: معترض نے مفہوم روایت بیان کرنے میں سراسر خیانت کی
 ہے۔ حالانکہ اسی روایت میں صاف لکھا ہے کہ محرمات سے نکاح حرام ہے
 یہ روایت نہ کسی امام پاک کی ہے اور نہ ہی کسی مجتہد عظیم کا فتوے ہے۔ یہ کلام
 بدنس نامی کی ہے۔ جو مجہول الحال ہے نہ وہ ہمارا امام ہے نہ وہ امام سے
 روایت کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے واسطے قابل محبت نہیں ہے دیکھو اصول کافی
 فتاویٰ حنفی۔ کتاب طہر البین جلد اول ص ۲۵۳ پر بحوالہ ہدایہ مصطفائی

ص ۳۳ و ہدایہ ترجمہ فارسی چھاپہ ذیل کشور ص ۲۴ لکھا ہے۔ یعنی اور جس شخص نے
 اس عورت سے نکاح کیا۔ جو اس کو حلال نہ تھی۔ پھر اس سے صحبت کی۔ تو
 ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر عدا جب نہیں۔ لیکن مارپیٹ ہے اگر اس نے
 عدا کیا ہے تو ابو یوسف اور محمد اور شافعی نے کہا ہے۔ کہ اس پر عدا ہے۔ اگر اس
 نے جا لگ کر کیا ہے اس لئے کہ اس عقد نے محل نہیں پایا۔ پس لغو ہوا۔ جیسے کہ
 لڑکوں کے ساتھ نکاح اور بے محل ہونا اس لئے ہے کہ محل وہ ہے جس
 میں حکم اس کا (یعنی اشرفیہ شریعی نکاح) محقق ہو اور حکم حلیہ ہے اور
 وہ عورت حرام ہے یعنی وہ محل تحقق نہیں ہے۔ ابو حنیفہ کی یہ دلیل ہے۔ کہ
 اس عقد نے محل کو پایا۔ اس لئے کہ محل وہ ہے جس میں مقصود حاصل ہو اور
 مقصود آدم کی بیٹیوں سے تولد و تناسل ہے۔ پس لائق تو یہ تھا کہ یہ نکاح سب
 احکام کی نظر سے صحیح ہو جاتا۔ و لیکن وہ اصلی حلت پیدا کرنے سے رہ چکا پر
 اس سے شبہ (یعنی شبہ نکاح) پیدا کر دیا۔ اس لئے کہ شبہ اسی کا نام ہے
 جو امر اصلی کی مثل ہو نہ یہ کہ بعینہ امر اصلی ہو۔ اور جب کہ اس نکاح نے شبہ
 پیدا کر دیا تو اس کے سبب حد جاتی رہی، لیکن وہ شخص گناہ کا مرتکب ہوا اور

چونکہ اس میں حد مقرر نہیں۔ اس لئے وہ لغزری یعنی مار پیٹ کیا جائے گا۔
 ب۔ مروان ثانی مغرب میں ہوا اور عورت انتائے مشرق میں اتنے فاصلہ
 پر کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو۔ کسی طرح ان کا نکاح کر دیا گیا مگر بعد
 تا بیچ نکاح کے عورت چھ مہینے میں بچہ جننے تو بچہ ثابت النجب ہوگا۔ حرامی ہوگا
 بلکہ یہ اس مرو کی کرامات تصور ہوگی۔ مترجم در مختار جلد دوم ص ۱۴۰۔ از حقیقۃ لفظ
 ص ۱۹۱ (مذہب حنفی)

ج۔ کسی نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی۔ دو برس سے کم میں لڑکا پیدا
 ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے۔ صراحہ نہیں۔ بشرتی زیور حصہ چہارم ص ۱۹۱ (ایضاً مذہب حنفی)
 د۔ نکاح ہو گیا اور نہ صحت نہ ہوئی۔ لڑکا پیدا ہو گیا تو شوہر ہی کا ہے۔
 صراحہ نہیں ایضاً۔

۴۔ میاں پچیس میں ہے بریں گذر گئیں۔ یہاں لڑکا پیدا ہو گیا۔ تو صراحہ
 نہیں۔ ایضاً۔

و۔ جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں (ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ خالہ۔ پھوپھی وغیرہ)
 انے نکاح کر کے اور حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں۔ سو کھو نزویک ابو حنیفہ
 مترجم در مختار جلد دوم ص ۱۴۰۔ مترجم عالمگیری جلد دوم ص ۱۹۱ مترجم ہدایہ جلد ۲
 ص ۲۵۵ شرح وقایہ ص ۳۳۱۔ کنز ص ۱۹۱ قدوری ص ۲۲۶

۳۰۔ اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں عورت کی شرمگاہ کو چومنا
 درست ہے۔ کتاب ملیۃ المتقین ص ۲۲ سطر ۲۲۔

الجواب۔ ملا صاحب کیوں ادھر ادھر ہر لفظ پاؤں مارتے ہو۔ یہ کتاب نہ
 اصول دین نہ فروع دین شیعہ ہے نہ تفسیر نہ حدیث نہ فقہ نہ تواریخ۔ تو ہمارے واسطے
 کب حجت ہو سکتی ہے۔ پھر اس میں کونسی شرعی مخالفت ہے۔ شاید ملا صاحب
 نے اپنی شرمناک مسائل فقہ حنفیہ پر نظر نہیں دوڑائی۔

الف۔ مذہب حنفی میں اگر مرد اپنے ذکر کو اپنی عورت کے منہ میں داخل

کے تو مکرم ہے۔ بعض کے نزدیک وہ بھی نہیں۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۳۵۔ از حقیقۃ الفقہ

ب۔ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی لکھنوی جلد اول ص ۳۲ پر ہے کہ اگر مرد اختلا کے وقت صند عورت کے پستان کو منہ میں لے لے اور دودھ پئے تو وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوتی (طمانچہ پر شتم بر خسانہ ملائیک چشم۔

ج۔ مذہب حنفی میں عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے۔ ابو حنیفہ مترجم در مختار جلد اول ص ۲۸۱ و مترجم ہدایہ جلد اول ص ۲۸۱۔ از حقیقۃ الفقہ ص ۱۲۵ د۔ جس عضو پر نجاست لگی ہو تو وہ تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے منہ ص ۵۰ ایضاً۔

۴۔ جو انگلی پاکستان نا پاک ہو تو چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ مجرم در مختار جلد اول ص ۱۸۱

۳۔ متعۃ النساء { اعترض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ متعہ کا نزول قرآن کے ساتھ ہوا ہے اور اس کی سنت آنحضور

علیہ السلام سے جاری ہوئی۔ یعنی زنا کی سنت آنحضور سے جاری ہوئی۔ کتاب استبصار جلد ۲ ص ۶۰

الجواب۔ بیشک متعہ کا نزول قرآن مجید کے ساتھ ہوا ہے اور متعہ کو آنجناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاری کیا۔ حضرت ابوبکر کی خلافت اور اہل خلافت حضرت عمر تک جاری رہا۔ مگر بعد حضرت عمر نے اس کو بند کر دیا۔ جاہل ملائے متعہ کو زنا لکھ کر جناب رسالت صلعم اور صحابہ کرام کی سخت توہین و بے ادبی کی ہے اور سب مسلمانوں کا دل دکھایا ہے۔ ترویج شیعہ کرتے ہوئے یہ خیال نہ آیا۔ کہ حضرت ابوبکر کی بیٹی اسمار نے زبیر سے متعہ کیا تھا۔ (تاریخ طبری و کامل و مروج الذہب سعودی ص ۱۶۹ جلد ۱) ابوسعید خدری و جابر بن عبد اللہ انصاری نے متعہ کیا (عمدة القاری جلد ۳ ص ۳۰۰ تہذیب

ابن عمر رضی اللہ عنہما - موطا امام مالک و صحیح مسلم یہ ملائمتی کی سخت گستاخی و نادانی ہے۔ کہ سنت رسول مقبول صلعم کو زنا کا الزام لگاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو پاک کلام قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے کہ آیت متعتا تار کہ مسلمانوں سے زنا کرنا یا سنو۔

الف۔ آیت شریف۔ عبد اللہ بن مسعود نے قرآن میں یوں پڑھا ہے **فَمَنْ مَتَّعْتُمْ مِنْهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى** جس سے صراحتاً متعت کی علت ثابت ہوتی ہے (حاشیہ تیسرے الباری شرح بخاری ص ۱۱۵ مطبع احمدی لاہور) زیادہ و کمیو تفسیر کشاف تفسیر درمنثور جلد دوم ص ۱۱۵ سطر ۹ تفسیر کبیر تفسیر نیشاپوری ب۔ حدیث شریف بخاری۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور چارے پاس عورتیں نہ تھیں جن سے اپنی خواہش بجاتے۔ ہم نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ہم اپنے تئیں خفی کیوں نہ کہدائیں آپ نے منع کیا پھر اسی سفر میں آپ سے ہم کو یہ اجازت ملی۔ کہ ایک کپڑا دے کہ بھی ہم عورت سے نکاح کر سکتے تھے یعنی متعت (تیسرے الباری شرح صحیح بخاری ص ۱۱۵ کتاب التفسیر مطبع احمدی لاہور) اور کمیو المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۴۲ جلد ۲ باب نکاح المتعت

ج۔ حدیث شریف صحیح مسلم۔ عن جابر بن عبد اللہ ليقول کنا نمتع

بالقبضۃ من التمر والدقیق الایام علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر حتی نفی عنہ عمر فی شان عمرو بن حویر

المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد ۲ ص ۱۴۲ باب نکاح المتعت ترجمہ۔

جابر کہتے تھے کہ ہم متعت کرتے تھے۔ یعنی عورتوں سے کئی دن کے لئے ایک

منہی مجھو اور انا دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اور ابو بکر

کے یہاں تک کہ منع کیا۔ اس سے حضرت عمر نے عمرو بن حویر کے قصہ میں

د۔ متعت زنا نہیں بلکہ نکاح ہے۔ امام زفر نے کہا ہے کہ جس نے نکاح

منقہ کیا۔ اس کا نکاح ہمیشہ کو ہو گیا۔ یعنی پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا اور گویا مدت کا ذکر تابل اعتبار نہیں رہا۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد چہارم ص ۴۲ مطبع صدیقی لاہور)

۸۔ منقہ کرنے والے پر حد زیادہ نہیں۔ (موطائمام مالک مترجم ص ۳۲ مطبع صدیقی لاہور)

۹۔ منقہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک مرد پر ایک مدت معین پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور بعد اس مدت کے وہ نکاح تمام ہو جاوے اور وہ عورت اس کے نکاح سے بلا طلاق باہر بھی جاوے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد چہارم ص ۴۲)

۱۰۔ بقول مالک منقہ جائز ہے کنز رسی ص ۵۵۔

ح۔ فتوے احسنی۔ نکاح منقہ منعقد ہوگا۔ جب کہ اس کی مدت اس قدر دراز ہو کہ آدمی اس مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا (ابو حنیفہ) مترجم عالمگیری جلد دوم ص ۲۔ (از حقیقۃ الفقہ)

ط۔ اہ نکاح کے وقت یعنی اس طرح پر کہے کہ نکاح کرتا ہوں میں تجھ سے اتنے مہر کے منہا بھرتک یا اس دن تک اس واسطے کہ یہ بھی معنوں میں منقہ کے ہے اور زفر (شاگرد امام اعظم صاحب کو فی) کے نزدیک درست ہے (دیکھو شرح وقایہ۔ مطبع رذاتی کانپور مترجمہ ص ۲۳۹)

۳۲۔ اعتراض شیعہ مذہب میں کہتے کاپس خوردہ یعنی شکار سے بچا ہوا مسلمان کو کھانا درست ہے۔ استبصار جلد ۲ ص ۲۳۲۔

جواب۔ مذہب ائمہ حدیث و خفی میں کہتے اور سور کا بھوٹھا پس خور، وہ پاک ہے۔ سنو۔

الف۔ مذہب بنی میں بقول امام مالک پس خوردہ سگ اور خوک پاک اور پاک کر نوالا ہے (کنز رسی ص ۵۵)

ب۔ امام بخاری کے نزدیک کتے کا جو ٹھاپاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک سوڑ کا جو ٹھا بھی پاک ہے۔ حاشیہ بخاری پارہ اول ص ۵۷۔ کتاب الوضوء مطبع احمدی لاہور۔

ج۔ امام بخاری نے کتے کے پاک ہونے پر دلیل لی۔ کیونکہ کتاب شکار پر کڑے گا۔ تو آخر اپنا منہ اس میں لگائے گا۔ تیسرا الہدی ترجمہ صحیح بخاری کتاب الوضوء پارہ اول ص ۵۷ حاشیہ ۱

د۔ امام بخاری نے نکالا کہ کتے کے جوٹھے برتن کو سات بار دھوئے گا جو حکم ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ نجاست کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ سوڑ اس سے زیادہ نجس ہے اور اس کے جوٹھے برتن کو تین بار دھونا کافی ہے۔ تیسرا الہادی پل ص ۵۷ حاشیہ۔

۳۳۔ اعتراض۔ شیعہ مذہب میں جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کتاب استبصار جلد ثانی ص ۳۷ سطر ۳۔

جواب۔ لعنتہ اللہ علی الکاذبین۔ ملا صاحب دوسری الجھ کو بھی کام میں لائیں اور کتاب کو غور سے پکھیں۔ کہوں بتان افتر و جھوٹ لکھنا نہ اعمال سیاہ کر رہے ہو اور مذہب شیعوں کی عداوت میں شہر مند ہوتے ہو صاف لکھا ہے ان یکون فعل ذالک ساهبا او ناسیا فانہ لایلز مہ شئی وقد تم صومہ۔ اگر جماع ہوا اور بھول سے کر بیٹھا۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ روزہ تمام ہوا۔ بھول کر کھاتے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ مذہب شیعہ پاک ہے جس پر اعتراض کرنا کاری وارد مذہب خفی نہیں ہے جو مخالف کتاب اللہ و سنت و فطرہ و عقل و سائنس ہو۔ اور انکل بچہ۔ بناوٹی مذہب ہو سنو۔

الزامی جوابات۔ ۱۔ عورت کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے سے اگر انزال ہو جاوے اگرچہ دیر تک دیکھنے اور نہ کر کرنے کے بعد ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ مترجم درمختار جلد اول ص ۵۹۔ مترجم عالم گیری جلد اول ص ۲۹۔ مترجم

۱۵۴۔ ہایہ جلد اول ص ۸۹۲۔ بھشتی زید ص ۱۳۶ ص ۱۵۴۔ از حقیقتہ الفقہ۔

ب۔ قبل فجر عدا جماع کیا۔ پھر فجر ہوتی ہے نکال لیا۔ بعد اس کے منی نکلے
تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول ص ۵۱۱۔ از حقیقتہ الفقہ ص ۱۵۴
ج۔ ناف یا ران میں جماع کرے۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں مترجم
درمختار جلد اول ص ۵۱۱۔ ایضاً۔

د۔ روزہ میں اٹھ سے منی نکالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ مترجم درمختار
جلد اول ص ۵۱۲ مترجم ہایہ جلد اول ص ۸۹۳۔ از حقیقتہ الفقہ ص ۱۵۴

۴۔ چوپایہ کے فرج یا مردے سے جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد
نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول ص ۵۱۲۔ مترجم عالم گیری جلد اول ص ۲۹۲۔ مترجم
ہایہ جلد اول ص ۸۹۳۔ شرح وقایہ ص ۱۰۱۔

و۔ جانور کی فرج کو اٹھ لگایا منہ چھا اور انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں مترجم
درمختار جلد اول ص ۵۱۲۔ مترجم عالم گیری جلد اول ص ۲۹۲۔ مترجم ہایہ جلد اول ص ۸۹۳
از حقیقتہ الفقہ۔

ز۔ مردہ عورت سے وطی کی۔ چھوٹی لڑکی یا بچہ سے وطی کی یا ران میں
یا پیٹ میں وطی کی یا بوسہ لیا تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول
ص ۵۱۵۔ از حقیقتہ الفقہ ص ۱۵۴۔

ح۔ منی اپنے اٹھ سے نکالے یا عورت کے اٹھ سے یا عورت و مرد
باہم تنگے ہو کر شہرے لگائیں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم
درمختار جلد اول ص ۵۱۵۔

ط۔ سوتی عورت یا مجنونہ سے جماع کیا گیا تو روزہ کافارہ نہیں۔ مترجم
درمختار جلد اول ص ۵۱۵۔ مترجم ہایہ جلد اول ص ۹۳۴۔ مترجم کنترا الدقایق ص ۹۰
لا بد منہ ص ۹۳۔ از حقیقتہ الفقہ۔

ی۔ عورت کو کپڑے کے اوپر سے ساس کیا اور انزال ہوا۔ اگر حرارت

معلوم نہ ہوئی تو روزہ فاسد نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۹۲۔ از

حقیقۃ الفقہ ص ۱۵۶ بار دوم

ک۔ عورت نے شوہر کا ماس کیا اور شوہر کو انزال ہوا تو روزہ فاسد

نہیں۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۹۲۔ مترجم ہدایہ جلد ۱ ص ۹۹۔

ل۔ عورتیں پیشی لٹائیں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

جلد اول ص ۲۹۲۔ مترجم۔ و مترجم ہدایہ جلد اول ص ۹۹۔ از حقیقۃ الفقہ۔

م۔ جو روزے میں ننا کے ذرے حلق لگائے اور منی نکال دے تو امید ثواب

ہے۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص ۹۹۔ از حقیقۃ الفقہ ص ۱۵۶

ن۔ روزہ دار مرد یا عورت سے اظہار کرے تو روزہ کا کفارہ نہیں۔ جیسے

ہدایہ جلد اول ص ۹۹۔

و۔ کسی نے بھولے سے کھانا کھلایا۔ یا پانی پیا۔ یا جماع کیا۔ اگر اس کو گمان

ہو کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ پھر اس نے کھانا تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔ مترجم عالمگیری جلد

اول ص ۲۹۲۔ از حقیقۃ الفقہ ص ۱۵۶۔ زیادہ دیکھو حقیقۃ الفقہ بار دوم مطبوعہ محبوب

المطالع لدہلی۔ غنیوں کے شرمنگ مسائل۔

۳۴۔ مسئلہ شیعہ مذہب میں نمازیں اپنے عضو تناسل سے مکمل کرنا

درست ہے اس فعل سے نماز کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔ کتاب استبصار جلد دوم

ص ۴۵۔ جز اول۔

جواب۔ جناب ملا صاحب مکمل کرنا نہیں۔ بلکہ کھلانا ہے۔ سو اس میں

کوئی جماعت ہے سنو!

الف مشکوٰۃ باب ما یوجب الوضو جلد اول ص ۱۱۲ مطبع اترسویں ہے کہ طلق

بن علی نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بعد وضو آدمی اپنی عورت کو

چھو لے یا وہ ایک کمرہ گوشت کا ہے (کیا ڈر ہے) ابو داؤد۔ ترمذی۔ شافعی

اور ابن ماجہ جیسے ہم نے اس کو روایت کیا (ابن ماجہ مترجم جلد اول ص ۱۹) /

ب۔ فتاویٰ حنفی (امام عظیم صاحب کا مذہب) باہم نکلے مرواؤ
 محدث کی شہرت کا ہیں لمبائے سے وضو نہیں ٹوٹتا (امام محمدؒ کا مذہب) امام عظیم
 مترجم درمختار جلد اول ص ۶۹ و مترجم عالمگیری جلد اول ص ۱۶۔ مترجم ہدایہ جلد ۱
 ص ۲۱ و شرح وقایہ ص ۲۱۔ مترجم منیۃ المصلی ص ۱۲۔ از حقیقۃ الفقہ۔

ج۔ اپنے ذکر کو یاد دوسرے کے ذکر کو پکڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا مترجم
 عالمگیری جلد اول ص ۱۶

د۔ اپنا ستر محدث دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ مترجم ہدایہ جلد ۱
 ص ۱۲۲۔ از حقیقۃ الفقہ

۴۔ آثار صحابہ حضرت علی۔ ابن مسعود اور حضرت عمار اور حسن بصری اور
 ربیعہ اور حضرت اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ (امام عظیم صاحب) اور ان کے پیروں
 نے کہا ہے کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کہ وہ ناقض وضو نہیں (مترجم سنن
 ابن ماجہ جلد اول ص ۱۶)

۳۵۔ مسئلہ شیعہ مذہب میں فدی و دوی بکرا اڑیوں تک چلی جاوے
 تو نہ وضو ٹوٹے اور نہ نماز فاسد ہوگی۔ فروع کافی جلد اول ص ۲۱۔ سطر ۱۴۔
 جواب کتاب سنن کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور ص ۲۸
 الرخصة فی ترک الوضوء من لدی میں ہے یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سعید
 بن المسیب سے پوچھا ایک شخص نے اور میں سنتا تھا کہ مجھے تری معلوم ہوتی
 ہے نمازیں۔ کیا توڑوں میں نماز کو۔ تو کہا سعید نے اگر یہ آوے میری رائ تک
 تو نہ توڑوں میں نماز کو یہاں تک کہ تمام کروں نماز کو۔

نزد قانی نے کہا کہ سعید بن السائب کا مذہب یہی ہے کہ نماز میں تری نکلنے
 سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگرچہ چنگے اور بے۔ اور مالک نے اس کو حمل کیا ہے
 مذی بہنے کے مارضہ پر یہی کہا باقی نے اور ابو عمرو نے کہا کہ مذی اگر اس
 کثرت سے بہتی ہو کہ بدن اور کپڑا معطلی کا بھر جاوے تو وہ مانع نماز نہیں ہے

ب۔ فتاویٰ حنفی (امام عظیم صاحب کا مذہب) باہم نکلے مرواؤ
 محدث کی شہرت کا ہیں لمبائے سے وضو نہیں ٹوٹتا (امام محمدؒ کا مذہب) امام عظیم
 مترجم درمختار جلد اول ص ۶۹ و مترجم عالم گیری جلد اول ص ۱۶۔ مترجم ہدایہ جلد ۱
 ص ۲۱ و شرح وقایہ ص ۲۱۔ مترجم منیۃ المصلی ص ۱۲۔ از حقیقۃ الفقہ۔

ج۔ اپنے ذکر کو یاد دوسرے کے ذکر کو پکڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا مترجم
 عالم گیری جلد اول ص ۱۶

د۔ اپنا ستر محدث دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ مترجم ہدایہ جلد ۱
 ص ۱۲۲۔ از حقیقۃ الفقہ

۴۔ آثار صحابہ حضرت علی۔ ابن مسعود اور حضرت عمار اور حسن بصری اور
 ربیعہ اور حضرت اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ (امام عظیم صاحب) اور ان کے پیروں
 نے کہا ہے کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کہ وہ ناقض وضو نہیں (مترجم سنن
 ابن ماجہ جلد اول ص ۱۶)

۳۵۔ مسئلہ شیعہ مذہب میں فدی و دوی بکرا ایڑیوں تک چلی جاوے
 تو نہ وضو ٹوٹے اور نہ نماز فاسد ہوگی۔ فروع کافی جلد اول ص ۲۱۔ سطر ۱۴۔
 جواب کتاب سنن کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور ص ۲۸
 الرخصة فی ترک الوضوء من لدی میں ہے یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سعید
 بن المیدب سے پوچھا ایک شخص نے اور میں سنتا تھا کہ مجھے تری معلوم ہوتی
 ہے نماز میں۔ کیا توڑوں میں نماز کو۔ تو کہا سعید نے اگر یہ آوے میری ران تک
 تو نہ توڑوں میں نماز کو یہاں تک کہ تمام کروں نماز کو۔

نزد قانی نے کہا کہ سعید بن السائب کا مذہب یہی ہے کہ نماز میں تری نکلنے
 سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگرچہ چمکے اور بھے۔ اور مالک نے اس کو حمل کیا ہے
 مذی بہنے کے مارضہ پر یہی کہا باقی نے اور ابو عمرو نے کہا کہ مذی اگر اس
 کثرت سے بہتی ہو کہ بدن اور کپڑا مٹی کا بھر جاوے تو وہ مانع نماز نہیں ہے

اگرچہ قبل نماز کے اس کو دھو لینا چاہیئے اور امام مالک کا مذہب یہی ہے کہ منی یا منی یا پیشاب اگر برابر نہ لگا کرے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ انتہی

۳۶۔ مسئلہ شیعہ مذہب میں حق امر ظاہر کرنا درست نہیں چوں کہ ہر کرے گا۔ اس کو خدا تعالیٰ دلیل اور عذاب کریگا۔ اصول کافی ص ۴۸۵

جواب۔ زبانہ بنی امیہ و بنی عباس کی خوشنوار و جابرانہ و ظالمانہ برائے نام اسلامی سلطنتوں میں مصلحت وقت یہی تھا۔ جو جواب دیا گیا۔ کیونکہ بادشاہان اسلام حقیقی اسلام اور وارثان اسلام کو مٹانے پر تلے رہتے تھے اور رسالت کریم علیہ السلام کو انہارا تکالیف پہنچاتے تھے اور حق بات کو نہ سنتے تھے۔ مذہب اسلام کے بالمقابل انہوں نے اپنا نیا گٹھی اسلام بنایا ہوا تھا۔ جس کے بانی مہدی حضرت نعمان بن ثابت کو فی امام عظم صاحب تھے۔ جو علماء و سلاطین کی منشا و مرضی کے مطابق مسائل گھڑتے رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ اگلیسے موقع پر مذہب امامیہ تقیہ میں نہ رہتا۔ تو آج مذہب شیعہ کا ایک بشریحی نظریہ آتا۔

اس حدیث کی شرح دوسری حدیث میں ہے۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال دخلنا علیہ جماعۃ فقلنا یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وانا مزید العراق فاوصینا فقال ابی جعفر علیہ السلام لیقوم شدیدکم ضعیفکم ولیدعہم فہم علی فقیہکم ولا یقبوا اسرنا ولا یتذلیعوا امرنا ولا یصلحوا امرنا۔ اصول کافی ص ۴۸۵۔ کتاب الایمان والکفر۔ باب الکتمان۔ مطبع نزل کشور۔

ترجمہ۔ عبد اللہ ابن بکیر روایت کرتا ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کو نصیحت بابرکت میں ہم ایک جماعت سے حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی اسے فرزند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو فک کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہم کو نصیحت فرمائیے۔ جناب سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چاہے کہ تمہارا تندرست اور قوی ضعیف لوگوں کی مدد کرے اور جو دو لہند ہو وہ فقیر و مسکین

کی مالی مدد کو۔ ہمارے راز کو شائع مت کرو۔ یعنی وہ احکام جو مخالف مذہب مخالفین ہیں اور ہمارے حکم (تہرۃ) کو ظاہر مت کرو۔ پس قیصر اور کتھان مذہب رازداری کا ایک اعلیٰ درجہ کا اصول ہے۔ جس نے مذہب امامیہ کو دنیا سے ملایا مہیٹ نہ ہونے دیا اور مخالفوں کی تلواروں کے سایہ کے نیچے پھونک پھونک کر اور حقیقی اسلام کی بنیاد اور اصول کو تلم لکھا۔ اگر مذہب امامیہ نہ ہوتا۔ تو آج سب لوگ عیسائی۔ یہودی۔ اور آریہ ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید و شان نبوت کو کوئی نہ جانتا۔ یہ ایک مذہب شیعیہ ہی کی حقیقت ہے کہ توحید و رسالت کی حقیقی رنگ و روپ کو دکھاتا ہے و لو کہ الکافرون۔ والمنافقون و نہ مذہب سنی سے لوچکیں ہزار ملکانہ راجوت مرتد ہو گئے۔

اعراض ملتانی۔ قاتل امیر دین طاہرین کون لوگ تھے

جواب صلیح۔ ملا صاحب اس کا جواب مدلل و مفصل ہماری طرف سے بڑے مختلف رسالوں اور اخباروں میں نکل چکا ہے۔ بار بار مروجہ سوال کو کرتے جاتے ہو۔ و کیو میلا رسالہ برائن الشیعہ و رستان الشیعہ و ناصر الایمان۔ و انوار القرآن وغیرہ۔ ملا صاحب قاتلان امیر دین سنی الذہب خارجی و ناصبی تھے۔
اول۔ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کا قاتل عبد الرحمن ابن عجم خارجی سنی الذہب تھا۔

دوم۔ جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام کے قاتل معاویہ بن ابوسفیان سنی۔ یزید پلید سنی اور جعدہ بنت اشعث بھانجی خواہر زادی حضرت ابوبکر خلیفہ ثانی اول سنی تھے۔

سوم۔ جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام شہید کربلا کے قاتل یزید پلید سنی ابن زبیل سنی۔ شمر ملعون سنی۔ عمرو بن سعد سنی پہ سالار فوج یزید ملعون سب سنی الذہب تھے۔

چہدم۔ سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام سے لے کر سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام تک سب ائمہ اطہار زہر سے شہید کئے گئے۔ ان کے قاتل بادشاہان بنی امیہ و بنی عباس اسلامی بادشاہ سنی المذہب تھے۔ پنجم۔ خانہ کعبہ کو ایک دفعہ یزید پلید ملعون کے لشکر نے گرایا۔ دوسری دفعہ حجاج بن یوسف سنی نے گرایا اور جلایا تیسری دفعہ و بانی نجدیوں نے اس کو لوٹا اور قتل عام کیا۔ سب سنی تھے۔

ششم۔ مدینہ منورہ میں یزید پلید ملعون سنی کے لشکر نے قتل عام کیا۔ مسجد نبوی میں گھوڑے بازے اور عورتوں سے زنا باجبر کیا۔ صحابہ کرام کو مار ڈالا۔ مدینہ لوٹ لیا۔ یہ سب لوگ شامی سنی المذہب تھے (دیکھو میری کتاب انوار الامم)

ہفتم۔ عبدالوہاب نجدی کی امت نے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو لوٹا۔ رؤسدا و مکتبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرایا۔ مکی اور مدنی مسلمانوں کو قتل کیا۔ یہ سب و بانی مدعیان سنت و حدیث سنی المذہب تھے۔ غرض جہاں مذہبی شور و شر فتنہ و بغاوت۔ شذیش و ایجیشن عدم تعاون و ترک موالات ہوتا رہا ہے سنی لوگ اس کے سر غننے ہو گئے رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مال و جان و حفظ امن کا نقصان کرتے رہتے ہیں۔ جو دوہویں صدی کے زنا نے شہادت دیدی ہے کہ امن و امان و قوانین کے پابند بے خبر۔ پوسکیل معاملات و سیاسی امور سے الگ تھلگ رہنے والا۔ صابر و مظلوم اور سرکار پرش گورنمنٹ عالیہ کا مفاد اور خیر خواہ فرقہ اسلام میں صرف فرقہ شیعہ ہی ہے۔

اعتراف ملا ملتانی۔ تعزیر داری مذہب شیعہ میں درست ہے یا نہیں الخ جواب۔ اس کا ثبوت دلائل و مفصل میں نے تعزیر حین۔ انوار حسینی اور رسالہ ماتم حین میں دے دیے ہیں۔ جو جناب سید من شاہ صاحب نقوی البخاری

سیکڑی انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر سے ملا صاحب کو مفت ملکتے ہیں

خاتمہ

میں نے مہر وار ملاقاتی کے تمام اعتراضات کے جوابات کتاب اللہ و احادیث
صحیحہ اور فقہ حنفیہ سے دیئے ہیں۔ امید ہے کہ ملا صاحب نظر انصاف و حق سے
اس کو غور سے پڑھیں گے۔ اگر وہ حق کے طالب ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو حق اور باطل میں فرق جانکر اپنے نباؤنی۔ مصنوعی اور
اجتماعی۔ قیاسی مذہب سنی حنفی سے جو سراسر بدعت ہے دست بردار ہو کر
حدیث ثقلین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و سنتی اہلبیتی
ان تمسکنتم بہما فلن تضلوا بعدی امید اپر عمل کر کے صدق دل سے
مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ میں شامل ہو جائیں گے اور تہذیب و دنیاوی عزت و
شہرت اور دولت کلمات مار کر ایمان کو مقدم رکھ کر سفینہ آل محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم پر سوار ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہی صراط مستقیم اور راہ نجات۔ حیات ابدی
اور ذریعہ نجات ہے۔

جعفری باشش گرد خاخواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی
و ما علینا الا البلاغ الملبین

صابر عفی عنہ

ضمیمہ

از قلم حقیقت رقم رئیس المحققین و فخر الشکاکین جناب
فیض باب مولانا موسیٰ و حکیم امیر الدین صاحب کھوکھر
رعطیس و سہم نمبر ارجیک حلال الدین کھوکھر ڈاکخانہ چیلہ
تحصیل و سلع جھنگ جائنٹ پمٹ لف کتاب لا جواب

فلک النجاة فی الامامة و الصلوة - سابق سنی
اعتراض ۱۷ - حقیقت مذہب شیعہ ملاقاتی مثلاً مذہب شیعہ میں اگر
کسی نے بے شہاد اپنے لڑکے کی بیوی سے صحبت کی تو صرف اس کو
دو مردینے آتے ہیں الخ

اعتراض ۱۸ - شیعہ مذہب میں اگر باپ نے ایک عورت سے نکاح
کیا اور اس کی لڑکی سے اس کے فرزند نے پھر بے شہاد زوجہ فرزند سے
باپ نے وطی کر لی اور بیٹے نے ماں سے کر لی - تو اس صورت میں نصف
نصف حق مرد ملی کنندگان کر دینا پڑے گا - اور جس نے پیشتر کی اس کو
دو مردینے پڑیں گے -

جواب - انوس ہے کہ فرد سنیہ حسب دستور پشویان خود اپنا دستور
اہل دہوکاوی اور ابلہ فریبی ہی رکھتے ہیں - انکی غرض محض مسلمانوں کو راہ حق
سے ہٹانا ہے - چنانچہ ان ہر دو اعتراضات میں اسکی کوتاہی کیا ہے کہ لفظ

پہلے شبہ لکھکر اپنی مطلب براری کر لی۔ درحقیقت جامع عباسی میں مسئلہ وطی باشبہ کی دو صورتیں لکھی ہیں۔ اصل عبارت جامع عباسی مطبوعہ تصحیح و تحشیہ سید آقا محمد کاظم طباطبائی ص ۲۹۱ سے لکھکر معترض کو خجالت کا آئینہ دکھایا جاتا ہے۔ اصل عبارت یہ ہے۔ دوم۔ آنکہ زن پسر را پدر بہ شبہ و خوبی کند دریں صورت بعضے مجتہدین بر آنند کہ پدر دومہر میدہد یک مہر بن جہت دخول باو و یک مہر بہ پسرخود جہت فتح نکاح میانہ پسرو زن۔ سو علم آنکہ شخصے زنے را نکاح کند و پسراو دختر آں زن را نکاح کند رنگاہ دختر را پدر بہ شبہر وطی کند انج۔ آند جامع عباسی ص ۲۹۱ میں وقوع وطی باشبہ کو اس طرح لکھا ہے کہ زن نے مرادو جامہ خواب خود بند و گماں کند کہ زن او و دخول کند انج پھر اس کے احکام لکھے ہیں۔ کہ اس پر کیا واجب ہوتا ہے اور کیا اس سے ساقط ہے۔ معترض صاحب کی کوتاہ نظری یا بددیانتی ہے کہ یہ اور باتے میں تمیز نہیں کر سکے۔ اور دخول باشبہ سے سقوط صدا اور وجوب مراعاتی مسئلہ ہے جس پر اعتراض لغو ہے۔ و کیو م شرح وقایہ مع عمدة الزمعة جلد دوم ص ۲۹۱ (ترجمہ)۔ یہ متون اور شروع میں بالاتفاق مرقوم ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ ظہیریہ میں ہے جو شخص اپنے گھر میں اندھیری رات میں کسی عورت کو پائے اور اس کے گمان میں وہ اس کی عورت معلوم ہو تو اس پر کوئی حد نہیں۔ حاوی میں اسی طرح ہے کہ اسی کو زفر نے ابی حنیفہ سے روایت کیا اور ربو اللیت کہتا ہے ہم روایت زفر پر عمل کر کے اور فتوے دیتے ہیں نیز لکھا کہ اجنبہ جو کسی کو مس لوم ہو کہ اس کی بیوی ہے (گو وہ رشتہ دار ہو یا کوئی ہو) او اس سے وطی کر لے۔ تو اس پر حد نہیں۔ مگر مراد اگر سے۔ کیونکہ وطی واجب مہر

۱۔ شرح وقایہ کے ہی صفحہ پر لکھا ہے۔ اگر عورت ابدیہ ماں بہن سے نکاح کر کے عدا و طی کر لے تو اس پر بہر سبب شبہ نکاح کے حد نہیں۔ جب بیویوں کے گھر کی یہ حالت ہے

وہ دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ ۱۲۰ منہ

مثل يلزوم حد سے خالی نہیں ہوتی۔ جب حد بہ سبب شبہ کے ساقط ہو گئی ہے
 مگر ادا کرنا واجب ٹھہرا۔ انتہی مخصوصاً بقدر الحاجة شرح وقایہ باب الوطی الذی
 یوجب الحد میں پہلا کلمہ یہی لکھا ہے المشبہة دائرة للحد یعنی مشبہ حد کو
 ساقط کر دیتا ہے۔ عمدة الرعاۃ میں اسی کی تشریح میں لکھا ہے۔ اصل دلیل
 اس میں حدیث اور دار الحدود بالمشبہات ہے جس کو امام ابو حنیفہ نے روایت
 کیا اور روایت دارقطنی اور بیہقی میں علی سے مرفوعہ مروی ہے اور دار الحدود
 اسی طرح ابن ماجہ و ترمذی و ابن ابی شیبہ و عالم وغیرہ سے روایت کو نقل
 کیا۔ پیسے رسول اللہؐ نے فرمایا حد کو شبہات کے ذریعے سے ساقط کر دو۔
 پس جہاں جید نکاح باپ بیٹے نے کٹے اور ابھی اپنی اپنی زوجہ سے
 مخالفت و موافقت کا کبھی موقع نہ ملا ہو اور اندھیری رات کے وقت اس
 شبہ ہو کہ ہر ایک اپنی منکوحہ سے ہم بستری کر رہا ہے۔ انہوں نے صحبت
 کی ہو۔ وہاں شبہ تو یہ ہے جس پر حد کلم رسول خداؐ کے ساقط اور مہر و جہ و خول
 کے واجب ہوتا ہے۔ گو بطور جبر مانہ وقوع فعل ناجائز کے اگرچہ بغیر قصد ہے۔
 کسی پر دہرکا دینا ضروری ہو۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ متفقہ فریقین ہے
 کوئی جائے اعتراض نہیں۔

دوم۔ اعتراض ۲۴۔ حقیقت مذہب شیعہ مثلاً۔ مذہب شیعہ میں عورت
 کی دہر میں وطی کرنا درست ہے۔

جواب۔ شیعہ کے نزدیک وطی فی الدبر ناجائز حرام یا مکروہ تحریمیہ ہے
 استبصار کی جن احادیث سے معتزمین نے استدلال کیا ہے وہ سب ضعیف
 ہیں۔ اور قول مولف استبصار کا ہمارے لئے واجب العمل مثل قول امام معصوم
 کے نہیں۔ حدیث ۱۳۷ میں علی بن اسباط راوی قطعی ہے جو اثنا عشریہ
 سے نہیں اور ۱۳۷ میں ادی مجہول ہے اور ۱۳۷ میں معویہ بن حکیم راوی
 قطعی ہے۔ اور استبصار مثلاً مذکور میں احادیث منع وطی فی الدبر کی بلفظ

انا لنفعل ذلک اور لفظ محاش النساء علی امتی حرامہ میری عورتوں کی میری امت پر حرام ہے۔ اور لفظ لا تفرش الا نث من ہذا الموضع وارد ہیں۔ ابن اعدیث کے بعد مولف استصحاب بھی کر اہمیت اور اس فعل سے پرہیز کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور پھر اس نے حدیث صافق کی مارہب ان لفعلا روایت کی ہے۔ یعنی میں نہیں پسند کرتا کہ کوئی اس فعل کو کرے۔ جس کتاب سے معترض نے استدلال کیا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ جو عرض کر دیا گیا ہے کہ احادیث مثبتہ جواز ضعیف ہیں اور دوسری احادیث مرویہ اسی صفحہ کتاب مذکور میں اہم حساب اپنی نسبت فرماتے ہیں ہم نہیں کرتے اور دوسروں کے لئے فرماتے ہیں میں نہیں پسند کرتا کہ کوئی اس فعل کو کرے اور دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ عورتوں کی دہریں میری امت پر حرام ہیں۔ بدیں سورت اہل الضان غور سنائیں۔ کہ شیعہ پر اعتراض کیا وقت رکھتا ہے۔ اس کتاب کے علاوہ دیگر کتب شیعہ سے بھی اس کو تشفی معترض کے لئے لکھ دیتا ہوں کہ پھر اس کو یارائے دم ندون باقی نہ رہے من کا محضر الفقیہ جلد دوم ص ۱۵۱ میں ہے وقال رسول اللہ محاش النساء علی رجال امتی حرام۔ دوسری حدیث صافق سے بجواب سائل وطی فی الدر کے اس طرح ہے کہ فرمایا ہے بعثک فلا تؤذھا۔ یعنی عورت تیری خوش طبعی کی باعث ہے پس اس فعل سے اس کو ایذا مت پہنچاؤ۔ اور فروع کافی جلد دوم ص ۲۳۲ میں امام رضا سے مروی ہے۔ فرمایا انا لا نفعل ذلک۔ ہم اس کو نہیں کرتے۔ جب امام صاحب نہیں کرتے اور کہنیواوں کو منع کرتے ہیں تو لنا بہم اسوۃ حسنة ہمیں انکی اتباع واجب ہے۔ اس لئے کسی کو یہ عمل نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ رسول اللہ سے آئمہ احرام کا لفظ روایت فرماتے ہیں اور تفسیر قمی میں تحت آیت فاقوا حرثکم اپنی منیتم کے لکھا ہے۔ وقال الصادق اے متے شئتم فی الفرج والدلیل علیہ لفظ الحرث وکذا فی تفسیر

البدھان تحت آیت مذکورہ۔

اور تفسیر صافی ص ۱۱۱ تحت آیت مذکورہ لکھا ہے۔ اسے من اتی جہتہ
شئتم العیاشی والقمی من الصادق اے متی شئتم فی الفرج و فی ریوا
اخری عنہ اتی ساعة شئتم و فی اخری من عند امہا او من خلفہا
فی القیل و فی التہذیب من الرضا (یہو کا قول نقل سنیا کہ وہ کہتے
تھے۔ اگر مرد و عورت کو پیچھے سے مجامعت کرے تو اس کا بھینکا پیدا ہوتا
ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری) انی شئتم من خلف او قدام
خلافا لقول الیہود و لم یعن فی ابدارہن۔ پھر روایت کافی سے نقل کی
کہ امام عالی مقام فرماتے ہیں و صاحب ان تفعلہ یعنی میں نہیں پسند کرتا۔ کہ تو
اس فعل کو کرے۔ اور مختلف الشیخ ص ۱۱۱ میں ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں یہ فعل حرام
ہے (اور پھر لکھا) کہ جمع بین الاول کے طور پر ہم اس فعل کی شدت کو راہتہ
پر فتوے دیتے ہیں۔ اور صاحب شرح تشریح الاسلام سالک لاناہم کتاب النکاح
مکرمات الجملع میں لکھتے ہیں لکنہ مکروہ علی کراہتہ شدیدہ و ذہب
مجاہدہ من علمائہ و منهم القمویوں و ابن حمزہ اے انہ حرام
وانی فی الآیہ تردد کیف کما فی قولہ تعالیٰ اتی یکون لی غلام انتہی
ملخصاً یعنی بعض کے نزدیک کراہتہ شدیدہ سے نیل مکروہ ہے اور بعض
کے نزدیک حرام ہے اور آیت سے یہ ثابت ہے کہ جس طرح چاہا ہو آگے یا پیچھے
سے فرج میں دخول کرو۔ تفسیر صافی و قمی و عیاشی و برہان سے یہ تصریح امام
مذکور ہو چکا ہے۔ کہ اس آیت سے مقصود حراز و طی فی البدہن نہیں بلکہ آگے
یا پیچھے سے تمام حجاز میں وطی مقصود ہے۔

سوم۔ اعتراف علی ص ۱۱۱ رسالہ۔ مذہب شیعہ میں کہتے کا پس خورد
یعنی شکار کے پکا ہوا مسلمان کو کھانا درست ہے۔

جواب۔ استبصار کتاب استدلال معترضین میں دونوں قسم کی احادیث

شکاری کتے کے واسطے مروی ہیں۔ جواز کی اور عدم جواز کی بھی صورت مسئلہ یہ ہے کہ کتہ شکاری سیکھا ہوا اگر ہمیشہ شکار کو قتل کر کے اس سے کھانے کا ملوی ہو تو اس صورت میں اس شکار کا کھانا حائز نہیں۔ جیسا کہ استبصار جلد دوم ص ۲۴ میں اس کی نسبت تین احادیث وارد ہیں اور جو کتا تعلیم یافتہ اکثر شکار کو مالک کے لئے روک رکھتا ہے اور اگر قتل کر دے تو بھی اس سے نہیں کھاتا وہ اگر کبھی اس سے اتفاقاً کچھ کھا بھی لے تو وہ شکار کھانا درست ہے یعنی جس جگہ اس کا منہ لگا ہو اس کو کاٹ کر باقی کو کھالینا درست ہے کیونکہ جب بسم اللہ پڑھا اس کو شکار پر چھوڑا جاتا ہے۔ اس کو مارنے سے حکم قرآن شکار و بیچ کا حکم رکھتا ہے پس اگر ایسے جانور سے جس کو آدمی ذبح کرے کتہ کچھ کھالے تو کیا وہ سارا گوشت پھینک دیا جائے گا۔ یا اسی جگہ سے ٹکڑا کاٹ کر پھینک دیا جائے گا۔ سو جس طرح اس جانور کا کھانا درست ہے۔ اسی طرح جس کو کتا شکاری جس پر ذکر اسم اللہ کا کر کے چھوڑا گیا ہو قتل کرے وہ شکار مذبح کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اتفاقاً اس سے وہ کچھ کھا جائے۔ اس کا بقیہ استعمال کرنا جائز ہے۔ اس مسئلہ میں بھی فریقین مشترک ہیں جیسا کہ تتبع میں جواز و عدم جواز استعمال اس شکار کی نسبت احادیث وارد ہیں۔ جس سے کتا شکاری کچھ کھا جائے اور تطبیق میں مولف استبصار نے یہ لکھا ہے کہ ایجاد منع میں وہ کتا مراد ہے جو عادتاً اس سے کھالیتا ہو اسی طرح اہل تشن کی کتب میں دونوں قسم کی احادیث وارد ہیں۔ جواز کی بھی اور عدم جواز کی تیز اور امام مالک نے انکی تطبیق یہ لکھی ہے کہ منع تنزیہی ہے تحریمی نہیں دیکھو کہ لین مائشہ تغیر جلدائیں ص ۹۳ بروایت فکلو امما امسکن علیکم و قال مالک لا یشترط (اسے عدم اکل الکلب من الصید) مطلقاً لمحدث ابی ثعلبہ عندہ اچی داؤد فکل وان اکل وحمل حدیث عدی علی التزیید۔ یعنی امام مالک کے نزدیک شکاری کتے میں شکار سے نہ کھانے

کی مطلق شرط نہیں۔ کیونکہ حدیث ابی ثعلبہ سے جو ابو داؤد نے روایت کی ہے یہی ثابت ہے کہ اگرچہ کتا کھالے تو بقیہ کو کھالینا چاہیے اور امام مالک نے حدیث عدی کو جو عدم جواز کھانے اس شکار پر وال ہے۔ متذکرہ پر حمل کیا ہے کہ اگر نہ کھاویں تو بہتر مگر منع تحریمی نہیں کہ جائز نہ ہو۔

اور روضہ مذہب شرح در ربیعہ ص ۳۱۲ مولفہ سید صدیق حسن میں ہے امام احمد والوداؤد نے حدیث عبداللہ بن عمرو کو ابی ثعلبہ ششی سے روایت کیا کہ اس نے رسول اللہ سے شکاری کتے کی نسبت سوال کیا۔ تو رسول نے شکار کھالینے کا حکم دیا۔ پھر سنن یا گوزن ہو یا نہ ہو اور سنن یا وان کل منہ اگرچہ کتا اس سے کھا بھی جائے و متذکرہ ابن حجر و ابن حبان و ابن ماجہ و ابن کثیر نے ابن حجر کہتے ہیں اس حدیث کے اسناد میں کوئی جرح نہیں اور اسی طرح سنن ابی داؤد و ترمذی و بیہقی و حاکم و ابی داؤد و ابن کثیر مطبوعہ برعاشین فتح البیان طبع مصر جلد ۲ ص ۲۱۱ میں نیز حدیث ابی ثعلبہ بروایت ابی داؤد۔ ان الفاظ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول نے نعم وان اکل منہ ہکذا وی التسانی پر لکھا کہ ابو داؤد نے دوسرے اسناد سے بھی اس کو روایت کیا۔ پھر لکھا و ہذا ان اسنادان جیدان۔ یعنی یہ دونوں اسناد جید ہیں اور اسی طرح ثوری نے حدیث سے مرقا روایت کیا اور نیز ابن جریر و غیرہ نے سلمان و سعد بن ابی وقاص و ابی ہریرہ و عمر و علی و ابن عباس و غیرہ سے مرقا روایت کیا۔ انتہی۔ ترجمہ اور میزان نبی شرفانی جلد ۲ ص ۱۰۷ طبع مصر میں لکھا ہے کہ ایسے شکار سے جس کو کتے نے مار کر کچھ کھا لیا ہو۔ کھالینا امام مالک نے نزدیک اور امام شافعی کے آخر قول میں حلال ہے۔ انتہی۔ نیز دیکھو سنن ابی داؤد کی تصحیح استغاثہ تفسیر ابن جریر طبری جلد ششم ص ۲۰۷ سورہ مائدہ ذیل تفسیر مکمل لکھا ہے کہ سلیمان کتا ہے اگرچہ کتا شکاری شکار سے دو تہائی کھا جاوے تو بھی اس کو کھانا جائز ہے

اسی طرح سلت اسانید کیساتھ حضرت سلمان سے مرقوناً روایت کیا اور ایک اٹا
کے ساتھ بروایت سلمان مرفوعاً رسول خدا سے روایت کیا جو کچھ کہتے تھے صحیح
ہوے۔ اس کو کھالینا چاہئے اور اسی طرح بعینہ حضرت سعد بن ابی وقاص سے
اسانید خمسہ روایت کیا اور اسی طرح تین اسنادوں کے ساتھ ابن جریر نے
ابو ہریرہ سے روایت کیا اور مثل اس کی اسانید اریوہ خود عبد اللہ بن عمر بھی
روایت کی۔

جب احادیث اہل تسنن سے مرفوعاً و موقوفاً یہی علت ثابت ہے اور ہر
چار آئمہ مالکان مصلے سے ایک نہیں بلکہ دو امام علت کے قائل ہیں۔ تو پھر
شیعہ پر اعتراض کرنا حیا کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے۔ والسلام
علی من اتبع الهدی۔

احقر۔ امیر الدین از چک جلال الدین۔ ڈاکخانہ
چیلہ۔ ضلع جھنگ نظام خود

مختصر سرت کتب

انوار الفت آرن

مولف حاجی وڈاکٹر نور حسین صاحب برہنگہ سیالوی سابق سنی۔ اس رسالہ میں رویداد مباحثہ جہنگ شیعوں کا ایمان۔ فضائل قرآن عقائد علمائے کلام شیعہ فیصلہ قرآنی جواب اعتراضات انجمن صدیقی۔ مذہب سنی اور شان فت آرن۔ اعتراضات ملاطمتی مصحف علی علیہ السلام کے جوابات کتاب سنت و اقوال آئمہ معصومین علیہم السلام سے دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ قرآن شریف مذہب شیعہ میں منزل من اللہ غیر معروف اور قابل سند اور واجب اصل ہے اور نبیوں کے ایمان بالقرآن پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ انکا ایمان موجودہ قرآن پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہ رسالہ مومنین کے لئے نور ایمان۔ ضیاء چشم۔ حوزہ جان اور مخالفین کے لئے راہبر کامل۔ قیمت فی جلد ۱۰۔

وسیلۃ النجات

مولف جناب شیخ عبدالعزیز صاحب جعفری قانگولی۔ بھروی سابق سنی۔ یہ رسالہ ذاکروں کے لئے اچھا ذخیرہ ہے اور مجالس میں واعظانہ طور امانت اور خلافت کے متعلق باذکار خلقت و علت و خلقت و علم مدارج و موت و حیات

ہر قسم کی کتابیں کا پتہ یہ منبر کتب خانہ اثنا عشری لاہور منسل

پیشوایان حق مختصر بیان کرنے کو بحیثیت مجموعی نہایت ہی مفید ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ منوع المذاق اور مقطوع الاعضاء مولا کی صف ماتم واقعی راہبر و خزانہ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اس کتاب کی جو صاحب پڑھیں گے۔ انکے لئے ضرور وسیلہ نجات کا ہوگا۔ قیمت فی جلد صرف ۴۰

آئینہ تصوف

مولفہ جناب شیخ عبدالعزیز صاحب جعفری قانزنگری سابق سنی۔ اس رسالہ میں نبیؐ ہی محققانہ کوشش سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے کہ مذہب حق صرف مذہب شیعہ ہی ہے۔ جہاں صرفیائے کلام جنگی سنی اکابر خلفائے رسول اور راہبران راہ ہدایت۔ بلکہ عارف کامل اور دارۃ اسلام بالایمان کامرکز بہ سلسلہ تبلیغ حق قرار دیتے ہیں۔ عقائد اور مذہبی جدلیت کا توسل بھی انہیں امر الہییت تک ہی منتهی ہے۔ نیز اس میں بحث بیعت رواجی کی طرف بھی حق الفہم عامہ پر تمثیل گریز بہ بقصہ بیعت طلبی یزید عنید توجہ دلائی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴۰

ترغیب الجماعت

مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم حافظ علی محمد صاحب (سابق سنی) اس کتاب میں تمام اعتراضات نماز باجماعت کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں قیمت ۴۰

نماز حق منظوم

مصنفہ جناب لانا مولوی سید الطاف علیشاہ صاحب ہنوداری۔ نظم مؤرخہ ۱۳۰۲ ہجری ۲۵ کو مدعیہ عام میں برکت علی محمد نال میں پڑھی گئی اور قابلید ہے قیمت ۴۰

ہرسم کی کتابیں کا پتہ پتہ کتب خانہ انا عمری ہو میلووی

حسٹم النبوة

اس میں جناب حاجی وڈاکٹر نور حسین صاحب مبارک جھنگ سیالوی سنی نے لائل
قتاہرہ اور براہین باہرہ کے تیز حربوں سے مزاحمت کی رگ حیت کی ایسی طرح پھیل
ڈالا ہے کہ منگامہ آرائی کی اب ان میں جہالت ہی پیدا نہ ہوگی۔ اور اس میں معیار
نبوت حقانی و خلافت آسمانی بشارات کتب الہامی اور عقاید مرزا صاحب قادیانی پر
ایک مکمل فیصلہ شرعی لکھا گیا ہے۔ قیمت ۵۔

برہان الشیعہ رو بہتان الشیعہ

حال ہی میں ایک سنی مولوی نے ایک کتاب بہتان الشیعہ شائع کی ہے۔
جس میں اعتراضات بدزبانی موضوع روایات اور غلط خواہجات کا طومار باندھ دیا ہے
چونکہ ناواقف مسلمانوں میں ہبگڑا۔ قناد۔ حفظ امن۔ مذہب شیعہ سے نفرت اور اصلی
اسلام سے ناواقفیت اور منافرت کا اندیشہ تھا۔ اس لئے مسلمانوں کی خیر خواہی اور
دین حق کی اشاعت کی واسطے وڈاکٹر و حاجی نور حسین صاحب مبارک سنی حنفی مصنف
ثبوت خلافت و آلینہ مذہب سنی وغیرہ جھنگ سیالوی نے اس کتاب کا دندان شکن
جواب کتب معتبرہ اہلسنت سے نہایت ہی متانت و شائستگی سے لکھا ہے اور اہلسنت
کی توحید و معرفت ذات الہی و شان رسالت پناہی۔ اجمال خلفائے ثلاثہ و شرمناک مسائل فقہ
پر کافی روشنی ڈالی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ سوائے مذہب امیر آئنا عشریہ کے اور کوئی
اسلامی فرقہ ناجائز نہیں باقی سب مذاہب قرآن شریف اور صراطِ مستقیم راہ نجات سے
کوسوں دور ہیں اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ قاتلان امام حسین علیہ السلام اہلسنت ہی تھے اور آخر ہر
شیعہ آلینہ مذہب حنفی دین کر دیا ہے جس میں تمام اہلسنت کے راز کئے رسیبتہ کو خوب
دلالت انعام کر دیا ہے۔ رسالہ قابل دید ہے قیمت ۸۔

ہر قسم کی کتابیں لئے کاپتہ۔ میمنجر کتب خانہ آٹھ عشری لاہور۔ منسل حوالی

ذریعہ اصلاح

انجمن دائرۃ الاصلاح نے حال ہی میں ایک رسالہ بنام حضرت روافض کا خدا سے مقابلہ شائع کیا ہے۔ چنانچہ منشی نعمت اللہ جان صاحب اختر رسالہ بنی نے نہایت مذہب طریقہ میں ان کا دندان شکن جواب لکھا ہے۔ جس کا نام ذریعۃ اصلاح و اصلاح دائرۃ الاصلاح ہے اس رسالہ میں نہ صرف اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ بلکہ اسناد معتبرہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اہلنت کے اہل قرآن کریم کی عظمت و توقیر نہیں۔ قرآن کا جلانا پھاڑنا اور اس کو تیرا زری کا تحفہ مشق بنانا۔ انکے خلفا کا شیوہ رکبہ۔ انکے اہل قرآن پاک کو خون اور مٹیاب سے لکھنا جائز ہے پس جس چیز کی عظمت نہ دل میں موجود نہ داخل مذہب ہے۔ اس پر ایمان کیونکر ہو سکتا ہے اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جناب عثمان اور بنی ابی مالشہ صاحبیت قرآن میں غلطیوں کے قائل تھے۔ غرض ہر طریق سے سندات معتبرہ اور حوالہ جات کتب اہلنت سے روشن کر دیا ہے کہ تحریف قرآن کے قائل اہلنت ہی ہیں۔ آخر میں ایک بے بنیاد اور مشہور عالم افواہ کا کہ شیعوں میں حافظ قرآن نہیں ہوتے ازالہ کیا گیا ہے۔ اناہ۔ بخندہ۔ فیروز پور چھاؤنی وغیرہ میں حفاظ شیعہ کا کثیر القدا جمع میں قرآن سنانا اور حفاظ اہلنت کا انکی صحت پر مہر کرنا اور تحریزی سندات عطا کرنا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔ اس غرض سے کہ عامۃ الناس اس سے مستفید ہوں۔ رسالہ ہذا کی قیمت صرف ۳ روپے رکھی گئی ہے۔

رسالہ نماز شیعہ با ترجمہ

مولفہ جناب مولوی سید حسرت علی شاہ صاحب مجتہد العصر خیر اللہ پوری مدظلہ جس میں اصول دین۔ فروع دین۔ نجاسات غسل تیمم وغیرہ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۴۴
ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ ہے۔ میجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ منسل حوالی